سرکاری رپورٹ

# صوبائی اسمبلی پنجاب

## مباحثات2019

سوموار،25۔نومبر2019

(یوم الاثنین،27۔ربیع الاوّل1441ھ)

## سترہویں اسمبلی: سولہواں اجلاس

جلد 16 : شمارہ 6

523

# ایجنڈا

# برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

## منعقدہ25۔نومبر2019

## تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

## سوالات

(محکمہ آبپاشی)

## نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

## توجہ دلاؤنوٹس

## سرکاری کارروائی

(اے) رپورٹوں کاایوان کی میز پر رکھا جانا

1۔ محتسب پنجاب کی سالانہ رپورٹ برائے سال2017 کاایوان کی میز پر رکھا جانا

**ایک وزیر** محتسب پنجاب کی سالانہ رپورٹ برائے سال2017 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

2۔ لاہور، گوجرانوالا، راولپنڈی اور سرگودھا ڈویژنوں کی کیٹل مارکیٹ مینجمنٹ کمپنیوں کے اکاؤنٹس کی آڈٹ رپورٹ برائے سال17-2016 کاایوان کی میز پر رکھا جانا

**ایک وزیر** لاہور، گوجرانوالا، راولپنڈی اور سرگودھا ڈویژنوں کی کیٹل مارکیٹ مینجمنٹ کمپنیوں کے اکاؤنٹس کی آڈٹ رپورٹ برائے سال17-2016 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

524

3۔ حکومت پنجاب کے حسابات مدبندی برائے مالی سال 17-2016 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

**ایک وزیر** محتسب پنجاب کی سالانہ رپورٹ برائے سال 2017 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

**ایک وزیر** حکومت پنجاب کے حسابات مدبندی برائے مالی سال 17-2016 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

4۔ حکومت پنجاب کا مالی گوشوارہ برائے مالی سال 17-2016 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

**ایک وزیر** حکومت پنجاب کا مالی گوشوارہ برائے مالی سال 17-2016 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

5۔ چیف میٹروپولیٹن پلانز اور چیف ٹاؤن پلانر، یوڈی ونگ ایل ڈی اے لاہور، ایچ یو ڈی اینڈ پی ایچ ای ڈیپارٹمنٹ لاہور حکومت پنجاب کے سپیشل آڈٹ کی رپورٹ برائے سال 2014 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

**ایک وزیر** چیف میٹروپولیٹن پلانز اور چیف ٹاؤن پلانر، یوڈی ونگ ایل ڈی اے لاہور، ایچ یو ڈی اینڈ پی ایچ ای ڈیپارٹمنٹ لاہور حکومت پنجاب کے سپیشل آڈٹ کی رپورٹ برائے سال 2014 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

6۔ سی اینڈ ڈبلیو، ایچ یو ڈی اینڈ پی ایچ ای، آبپاشی، ایل جی اینڈ سی ڈی ڈیپارٹمنٹس، بی آئی ایس ای راولپنڈی حکومت پنجاب کے اکاؤنٹس کی آڈٹ رپورٹ برائے سال 18-2017 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

**ایک وزیر** سی اینڈ ڈبلیو، ایچ یوڈی اینڈ پی ایچ ای، آبپاشی، ایل جی اینڈ سی ڈی ڈیپارٹمنٹس، بی آئی ایس ای راولپنڈی حکومت پنجاب کے اکاؤنٹس کی آڈٹ رپورٹ برائے سال 18-2017 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

7۔ ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر گجرات، محکمہ داخلہ حکومت پنجاب کے اکاؤنٹس کی سپیشل آڈٹ رپورٹ برائے سال 17-2016 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

**ایک وزیر** ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر گجرات، محکمہ داخلہ حکومت پنجاب کے اکاؤنٹس کی سپیشل آڈٹ رپورٹ برائے سال 17-2016 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

525

8- پبلک سیکٹر کمپنیز (والیم-III)حکومت پنجاب کے اکاؤنٹس کی آڈٹ رپورٹ برائے سال 18-2017کاایوان کی میز پر رکھا جانا

ایک وزیر پبلک سیکٹر کمپنیز (والیم-III)حکومت پنجاب کے اکاؤنٹس کی آڈٹ رپورٹ برائے سال 18-2017ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

## (بی) مسودات قانون پر غوروخوض اوران کی منظوری

1- مسودہ قانون پبلک پرائیویٹ پارٹنر شپ پنجاب2019(مسودہ قانون نمبر30بابت2019)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون پبلک پرائیویٹ پارٹنر شپ پنجاب2019کو فوری طور پر زیر غور لانے کی غرض سے قواعدانضباط کار،صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234کے تحت متذکرہ قواعد کے قاعدہ95کی مقتضیات کو معطل کیاجائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون پبلک پرائیویٹ پارٹنر شپ پنجاب2019،جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے پلاننگ وڈویلپمنٹ نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے،فی الفور زیر غور لایاجائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون پبلک پرائیویٹ پارٹنر شپ پنجاب2019منظور کیا جائے۔

2- مسودہ قانون میانوالی یونیورسٹی2019(مسودہ قانون نمبر29بابت2019)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون میانوالی یونیورسٹی2019،جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے ہائر ایجوکیشن نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے،فی الفور زیر غور لایاجائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون میانوالی یونیورسٹی2019منظور کیا جائے۔

526

3۔ مسودہ قانون اینیمل ہیلتھ پنجاب 2019(مسودہ قانون نمبر 14 بابت 2019)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون اینیمل ہیلتھ پنجاب 2019(مسودہ قانون نمبر 14 بابت 2019)، جیسا کہ اسے اسمبلی میں پیش کیا گیا اور جیسا کہ اسے مورخہ 22۔اپریل 2019 کو سٹینڈنگ کمیٹی برائے لائیوسٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ کے سپرد کیا گیا، قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 154(6) کے تحت فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون اینیمل ہیلتھ پنجاب 2019 منظور کیا جائے۔

4۔ مسودہ قانون(ترمیم)فورٹ منرو ڈویلپمنٹ اتھارٹی 2019(مسودہ قانون نمبر 25 بابت 2019)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)فورٹ منرو ڈویلپمنٹ اتھارٹی 2019 (مسودہ قانون نمبر 25 بابت 2019)، جیسا کہ اسے اسمبلی میں پیش کیا گیا اور جیسا کہ اسے مورخہ 29۔جولائی 2019 کو سٹینڈنگ کمیٹی برائے ہاؤسنگ ،شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کے سپرد کیا گیا، قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 154(6) کے تحت فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)فورٹ منرو ڈویلپمنٹ اتھارٹی 2019 منظور کیا جائے۔

527

# صوبائی اسمبلی پنجاب

## سترھویں اسمبلی کا سولھواں اجلاس

### سوموار، 25-نومبر 2019

### (یوم الاثنین، 27-ربیع الاوّل 1441ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں شام 4بج کر 12 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر جناب پرویز الٰہی منعقد ہوا۔

---

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری عبدالماجد نُور نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم o

بسم اللّٰہ الرّحمٰن الرّحیم o

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ۭ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝٥٦ اِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ
وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا
مُّهِيْنًا ۝٥٧ وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ بِغَيْرِ
مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ۝٥٨

**سورة الأحزاب آيات 56 تا 58**

اللہ اور اس کے فرشتے پیغمبرؐ پر درود بھیجتے ہیں۔ مومنو! تم بھی ان پر دُرود اور سلام بھیجا کرو (56) جو لوگ اللہ اور اس کے پیغمبر کو رنج پہنچاتے ہیں ان پر اللہ دُنیا اور آخرت میں لعنت کرتا ہے اور ان کے لئے اس نے ذلیل کرنے والا عذاب تیار کر رکھا ہے (57) اور جو لوگ مومن مردوں اور مومن عورتوں کو ایسے کام (کی تہمت سے) جو انہوں نے نہ کیا ہو ایذا دیں تو انہوں نے بہتان اور صریح گناہ کا بوجھ اپنے سر پر رکھا (58)

وماعلینا الا البلاغ o

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

## نعت رسول مقبول ﷺ

نبی سید الانبیاء کے برابر نہ پہلے تھا کوئی، نہ اب ہے، نہ ہو گا
محمدؐ کا ثانی محمدؐ کا ہمسر نہ پہلے تھا کوئی، نہ اب ہے، نہ ہو گا
اگر ہے تو اِک ذات اللہ کی ہے جو ذاتِ محمدؐ سے اعلیٰ ہے ورنہ
محمدؐ سے اعلیٰ محمدؐ سے بڑھ کر نہ پہلے تھا کوئی، نہ اب ہے، نہ ہو گا
جسے حق نے بلوایا عرشِ عُلیٰ پر ہوئے فضلِ حق سے وہ محبوبِ داور
خدا کی خدائی میں ایسا پیمبرؐ نہ پہلے تھا کوئی، نہ اب ہے، نہ ہو گا

**جناب سپیکر:** بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔

## تعزیت

## سابق معزز ممبر راجہ ارشد محمود کی والدہ کی وفات پر دعائے مغفرت

**محترمہ زیب النساء:** جناب سپیکر! راجہ ارشد محمود، راولپنڈی سے ایم پی اے تھے ان کی والدہ محترمہ انتقال کر گئی ہیں۔ ان کے لئے دعائے مغفرت کی جائے۔

**جناب سپیکر:** جی، دعائے مغفرت کی جائے۔

(اس مرحلہ پر سابق معزز ممبر راجہ ارشد محمود کی والدہ (مرحومہ)
کے لئے ایوان میں دعائے مغفرت کی گئی)

## سوالات

## (محکمہ آبپاشی)

## نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

**جناب سپیکر:** آج کے ایجنڈے پر محکمہ آبپاشی سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال نمبر 1279 جناب منیب الحق کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1309 جناب محمد ارشد ملک کا ہے، ان کی request آئی ہے۔ میرے سوال کو pending کر دیا جائے لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ راحیلہ نعیم کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

**محترمہ راحیلہ نعیم:** جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 1360 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

**جناب سپیکر:** جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

## اریگیشن ریسرچ انسٹیٹیوٹ ماڈل کی سٹڈی سے متعلقہ تفصیلات

*1360: **محترمہ راحیلہ نعیم:** کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) اریگیشن ریسرچ انسٹیٹیوٹ میں ایک ماڈل سٹڈی کی پر کتنا ٹائم درکار ہوتا ہے؟

(ب) اس ریسرچ انسٹیٹیوٹ میں کس کس ماڈل پر ریسرچ کی جاتی ہے؟

(ج) سال 2019 میں کتنے ماڈل کی سٹڈی کی گئی؟

(د) مصنوعی طریقوں سے زیر زمین پانی کے لیول کو بڑھانے کے لئے ریسرچ سے کتنا استفادہ ہوا، تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

**پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (جناب محمد اشرف خان رند):**

(الف) ایک ماڈل سٹڈی کی تکمیل کا دورانیہ، پراجیکٹ کی نوعیت اور ضرورت کے مطابق ہوتا ہے۔ عموماً ماڈل سٹڈیز چار سے چھ ماہ میں مکمل کی جاتی ہیں۔

(ب) اریگیشن ریسرچ انسٹیٹیوٹ مختلف اقسام کی ماڈل سٹڈیز پر ریسرچ کرتا ہے۔

1. Bridge Alignment
2. River Training Works
3. Barrages/ Headworks
4. Water Reservior /Dam
5. Hydro Power Projects

(ج) اریگیشن ریسرچ انسٹیٹیوٹ نے سال 2019 میں چار ماڈل کی سٹڈی کی ہے۔

(د)

1) اریگیشن ڈیپارٹمنٹ گورنمنٹ آف پنجاب نے اریگیشن ریسرچ انسٹیٹیوٹ میں گراؤنڈ واٹر مینجمنٹ سیل قائم کیا ہے۔ یہاں صوبہ پنجاب کے کینال کمانڈ ایریا میں سال میں دو دفعہ گراؤنڈ واٹر لیول اور کوالٹی کا ڈیٹا لیا جاتا ہے۔ گراؤنڈ واٹر لیول اور کوالٹی کے نقشہ جات بنا کر پنجاب اریگیشن ڈیپارٹمنٹ کی ویب سائٹ پر رکھے جاتے ہیں۔

2) مصنوعی طریقوں سے زیر زمین پانی کے لیول کو بڑھانے کے لئے ریسرچ انسٹیٹیوٹ اولڈ میلسی کینال سکیم پر کام کر رہا ہے۔ جس کے ذریعے ہیڈ اسلام پر سیلاب کے پانی کو اولڈ میلسی کینال (جو کہ 1965 سے بند تھی) میں ذخیرہ کر کے زیر زمین پانی میں شامل کرنا ہے، ریچارج کی صلاحیت اور رفتار کو بڑھانے کے لئے اضافی کنویں بنائے گئے ہیں اور زیر زمین پانی کے لیول کو چیک کرنے کے لئے پیزومیٹر لگائے گئے ہیں۔ پراجیکٹ پر ابھی سول ورک کا کام ہو رہا ہے۔ بعد ازاں پراجیکٹ پر مصنوعی طریقے سے زیر زمین پانی کے لیول کو بڑھانے کا کام شروع

ہو گا۔زیر زمین پانی کے لیول کو مصنوعی طریقہ سے بڑھانے کے لئے مختلف تجربات اور بندوبست کیا جا رہا ہے جس کے تحت فیلڈ ریسرچ سٹیشن بانکوال میں Rain Water Harvesting ماڈل بنایا گیا ہے اس کے علاوہ ٹھوکر نیاز بیگ لاہور اور NUST راولپنڈی میں بھی زیر زمین پانی کے لیول کو بڑھانے کے لئے تجربات اور مشاہدات کئے جا رہے ہیں۔

3) زیر زمین پانی کو ریگولیٹ کرنے کے لئے واٹر ایکٹ 2019 بنایا گیا ہے جو منظوری کے مراحل میں ہے۔

4) پانی کے ذخائر کو مناسب طریقے سے استعمال کرنے کے لئے پنجاب واٹر پالیسی 2018 بنائی گئی ہے جو کہ منظور ہو چکی ہے۔

5) کسانوں اور دیگر عوام میں آگاہی مہم کے ذریعے زیر زمین پانی کی اہمیت اور مناسب استعمال کے لئے دو سیمینار اور پورے پنجاب میں چھ ورکشاپس منعقد کی گئی ہیں۔

**جناب سپیکر:** کوئی ضمنی سوال ہے؟

**محترمہ راحیلہ نعیم:** جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اریگیشن ریسرچ انسٹیٹیوٹ نے سال 2019 میں چار ماڈل سٹڈیز کی ہیں۔ اس کی تفصیلات وزیر موصوف ہمیں بتا دیں۔ اس کے علاوہ ریسرچ پر کتنے اخراجات ہوئے اور اس سے کس کس نے فائدہ اٹھایا ہے؟

**جناب سپیکر:** جی، پارلیمانی سیکرٹری!

**پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (جناب محمد اشرف خان رند):** جناب سپیکر! میری بہن نے ٹھیک کہا ہے کہ 2019 میں چار ماڈل سٹڈیز ہوئی ہیں۔ ان پر کتنے اخراجات آئے اس بارے میں گزارش ہے کہ اخراجات ہر پراجیکٹ کی نوعیت سے ہوتے ہیں۔ پراجیکٹ کی نوعیت کیا ہے کوئی پراجیکٹ چھوٹا ہوتا ہے اور کوئی بڑا ہوتا ہے۔ ہم نے پراجیکٹس کی تفصیل دے دی ہے۔ اگر ان کو پرائس کی detail چاہئے تو یہ نیا سوال دے دیں تو ہم انشاءاللہ ان کو provide کر دیں گے۔

**محترمہ راحیلہ نعیم:** جناب سپیکر! میں نے بڑا limited سوال پوچھا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ چار ماڈل سٹڈیز ہیں۔ یہ ہر ایک کے اخراجات بتا دیں کہ فنڈز کتنے تھے اور کتنے اخراجات ہوئے؟

**جناب سپیکر:** آپ نے جواب دیا ہے کہ اریگیشن ریسرچ انسٹیٹیوٹ نے سال 2019 میں چار ماڈل کی سٹڈی کی ہے۔ وہ کہہ رہی ہیں کہ آپ نے سٹڈیز کا کہا ہے تو ان پر کتنا خرچ آیا ہے؟

**پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی** (جناب محمد اشرف خان رند): جناب سپیکر! میں اس کی تفصیل محکمہ سے لے کر انشاءاللہ محترمہ کو دے دوں گا۔

**محترمہ راحیلہ نعیم:** جناب سپیکر! یہ سوال ہاؤس کی پراپرٹی ہو گیا ہے۔

**جناب سپیکر:** پارلیمانی سیکرٹری! اس کا جواب ہاؤس کو دینا ہے۔ منسٹر صاحب! آپ اس میں help کریں۔ آپ نے پارلیمانی سیکرٹری کو کھڑا کر دیا ہے۔

**وزیر آبپاشی** (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! اسی طرح تو ان کو groom کریں گے۔

**جناب سپیکر:** نہیں، یہ ٹریننگ سنٹر تو نہیں ہے یا آپ یہاں نہ بیٹھتے تو پھر ان کی ٹریننگ میں کر دیتا۔

**وزیر آبپاشی** (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! میں ان کو assist کرنے کے لئے یہاں بیٹھا تھا۔

**جناب سپیکر:** اگر آپ ہاؤس میں ہوں گے تو جواب آپ کو دینا ہو گا۔ اگر پارلیمانی سیکرٹری نے جواب دینا ہے تو پھر آپ کو باہر جانا پڑے گا۔ اگر آپ یہاں موجود ہیں تو یہ آپ کا محکمہ ہے۔ آپ کو یہ arrangement پہلے کرنا چاہئے تھا۔ اب آپ ہی جواب دیں۔

**وزیر آبپاشی** (جناب محمد محسن لغاری): حاضر جناب!

**جناب سپیکر:** پارلیمانی سیکرٹری سن لیں گے کہ جواب کیا آتے ہیں۔

**وزیر آبپاشی** (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! آپ نے میری تصحیح فرما دی ہے۔ میرا خیال یہ تھا کہ ہمارے جو نئے ممبران آئے ہیں ان کو اس طرح confidence ملے گا اور انہیں exposure ہو گا۔ میں اس لئے ساتھ بیٹھا تھا کہ اگر ان کو کہیں مدد کی ضرورت ہو تو میں ان کو بتا سکوں۔

**جناب سپیکر:** ہم ان کی ٹریننگ کر لیں گے۔ آپ اس کی فکر نہ کریں لیکن جب آپ ہوں گے تو جواب آپ نے ہی دینا ہے۔

**وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):** جناب سپیکر! جی، حاضر ہوں۔ یہ جو چار ماڈل سٹڈیز ہوئی ہیں ان پر تقریباً 2.5 ملین فی سٹڈی خرچ آتا ہے کیونکہ ہر چیز کا ماڈل بنایا جاتا ہے اور simulation run کی جاتی ہے جن میں مختلف scenarios آ سکتے ہیں۔ ان چار سٹڈیز پر تقریباً دس ملین روپے خرچ آیا ہو گا۔ اس کی اگر exact detail چاہئیں تو انشاء اللہ وہ بھی میں آپ کو provide کر دوں گا۔ اس وقت ہر سٹڈی کی الگ الگ detail میرے پاس نہیں ہے۔

**محترمہ راحیلہ نعیم:** جناب سپیکر! میں نے یہ بھی پوچھا تھا کہ جب آپ نے اتنے بھاری اخراجات کئے ہیں تو اس سے کتنی عوام مستفید ہوئی ہے یا آپ نے کتنی awareness دی کہ لوگوں نے اس سے فائدہ اٹھایا ہے۔

**وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):** جناب سپیکر! یہ جو سٹڈیز ہوتی ہیں یہ مختلف نوعیت کی ہوتی ہیں۔ کہیں پر دریا کی taming کرنی ہے، اگر کہیں پر دریا کی taming کر کے کوئی پُل بنانا ہے دریا کا behavior کیا ہو گا اور اس پُل سے کتنے لوگ گزریں گے تو اس بہاؤ کو دیکھنے کے لئے یا under ground water situation کو دیکھنے کے لئے یہ such as specific persons نہیں ہوتی۔ یہ broad based studies ہوتی ہیں جن کا آبادی کی تعداد سے تعلق نہیں ہوتا بلکہ پانی کے نظام کو بہتر کرنے سے ہوتا ہے۔

**جناب سپیکر:** اس انسٹیٹیوٹ میں سب سے اچھی چیز یہ ہے کہ جو water level نیچے چلا گیا ہے اس کو raise کرنے کے حوالے سے پروگرام بنا رہے ہیں۔ وہ سب سے کام کی چیز ہے۔

**محترمہ راحیلہ نعیم:** جناب سپیکر! میرا ایک اور ضمنی سوال ہے کہ smart واٹر مینجمنٹ سسٹم کے لئے ابھی تک جو ریسرچ ہوئی ہے اس کا کام کب تک شروع کریں گے کہ لوگ پانی کی کمی میں بھی فائدہ اٹھا سکیں گے کہ زمین کا گھیراؤ کم ہو گا، پانی کم استعمال ہو گا اور ہم زیادہ سے زیادہ فصلیں لے سکیں گے؟

**وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):** جناب سپیکر! ہمارا پانی کا نظام ایسا ہے کہ جس کی ownership مختلف جگہوں پر مختلف اداروں کی ہوتی ہے۔ پانی جب دریا میں ہوتا ہے تو اس کو وفاق دیکھتا ہے جب نہروں میں آتا ہے تو ہمارے پاس آتا ہے جب واٹر کورسز میں چلا جاتا ہے تو

ایگریکلچر کے پاس چلا جاتا ہے جب شہروں میں پینے کا پانی استعمال ہونا ہے تو پھر واسا اور اس قسم کے ادارے دیکھتے ہیں اس لئے ہر ایک کا اپنا اپنا domain ہے جس کے ساتھ اس کو ہم نے لے کر چلنا ہے۔ پانی کی قیمت، پانی کا استعمال، کس کے لئے کتنے پانی کی allocation کرنی ہے تو اس کے لئے ابھی ہم واٹر ایکٹ لائے ہیں اس کے تحت ایک ہی باڈی کے تحت وہ ہوگا اور اس کے ساتھ ہم اس چیز کو آگے لے کر چل سکیں گے کہ پانی کا استعمال کون سے سیکٹر میں ہو رہا ہے۔ انڈسٹری، کسانوں بلکہ ہر جگہ پر پانی کی ضرورت ہے کیونکہ پانی زندگی ہے۔ اس کو regulate کرنے کے لئے ہم نے پچھلے دنوں واٹر ایکٹ پاس کیا ہے اس کے تحت ہم اس کو مانیٹر بھی کریں گے بلکہ اس میں تمام سٹیک ہولڈرز کی input کے ساتھ آگے لے کر چلیں گے۔

**محترمہ راحیلہ نعیم:** جناب سپیکر! اگر اجازت دیں تو ایک ضمنی سوال اور پوچھ لوں؟

**جناب سپیکر:** محترمہ! آپ کا سوال تھا کہ واٹر کی مینجمنٹ کیسے بہتر کی جاسکتی ہے تاکہ فصل بھی زیادہ ہو اور پانی بھی کم استعمال ہو۔ میں بتا دیتا ہوں کہ ہم نے اس کا best system یہ شروع کیا تھا کہ ہر یونین کونسل میں laser leveler provide کئے تھے جس سے واٹر مینجمنٹ بہت بہتر ہو گیا تھا۔ جب level ٹھیک ہوتا ہے تب پانی کم استعمال ہوتا ہے۔

**محترمہ راحیلہ نعیم:** جناب سپیکر! میرا بس ایک اور ضمنی سوال ہے۔

**جناب سپیکر:** یہ آخری ضمنی سوال ہوگا۔

**محترمہ راحیلہ نعیم:** جناب سپیکر! اگر منسٹر صاحب کے جواب کے بعد ایک اور ضمنی سوال نکل آیا تو اُس کو بھی allow کر دیجئے گا۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اب تک انہوں نے کتنی canal اور نالیوں کو پکا کر لیا ہے کیونکہ سب سے اچھا source یہی ہے کہ پانی کی shortage اور پانی کو بچانے کی غرض سے canal اور کھالوں کو پکا کر لیا جائے؟

**جناب سپیکر:** کیا آپ سارے پنجاب کے بارے میں پوچھ رہی ہیں؟

**محترمہ راحیلہ نعیم:** جناب سپیکر! یقیناً میں نے پورے پنجاب کے حوالے سے پوچھا ہے۔

**جناب سپیکر:** نہیں، یہ تو fresh question بنتا ہے۔

**محترمہ راحیلہ نعیم:** جناب سپیکر! یہ fresh question کیسے بنتا ہے؟ میں fresh question کروں گی تو پھر اُس کا جواب 6 یا 9 مہینے بعد آئے گا۔

**جناب سپیکر:** محترمہ! پورے پنجاب کا یہ کیسے بتایا جا سکتا ہے کیونکہ منسٹر صاحب کے پاس یہ انفارمیشن نہیں ہو سکتی کہ پورے پنجاب میں کون کون سے کچے کھالے پکے کئے ہیں؟ یہ انفارمیشن نہیں دی جا سکتی اس کے لئے fresh question آئے گا۔ میں اس کی اجازت نہیں دوں گا۔ اگلا سوال محترمہ شازیہ عابد کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

**محترمہ شازیہ عابد:** جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ مجھے آج ایک دفعہ پھر احساس ہوا ہے کہ پوری پنجاب حکومت trained ہو رہی ہے جیسا کہ ابھی منسٹر صاحب اپنے پارلیمانی سیکرٹری کو trained کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ میرا سوال نمبر 1414 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

**جناب سپیکر:** جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

## جام پور: موضع ہیرو میں حفاظتی بند کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

***1414: محترمہ شازیہ عابد:** کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ موضع ہیرو (تحصیل جام پور) کی حفاظت کے لئے حفاظتی بند بنایا گیا تھا؟

(ب) اس بند کو بنے کتنا عرصہ ہو گیا ہے اور اس بند کی اب تک کتنی بار مرمت کی گئی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ 2010 کے سیلاب میں یہ بند ٹوٹ گیا تھا جس سے موضع ہیرو کی آبادی شدید متاثر ہوئی اور 9 سال کا عرصہ گزرنے کے باوجود اس بند کو دوبارہ تعمیر نہیں کیا گیا اور نہ ہی اس کے لئے کوئی فنڈ مختص کئے گئے ہیں؟

(د) مذکورہ بند کی تعمیر و مرمت کا حکومت کب تک ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

**وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):**

(الف) یہ درست نہ ہے، موضع ہیرو تحصیل جام پور کی حفاظت کے لئے کوئی بند نہ بنایا گیا تھا۔ لیکن دریائے سندھ کی چند چھوٹی مغربی شاخوں کو بند کرنے کے لئے مٹی کا ایک گرائن (Groyne) ضلعی حکومت نے بنایا تھا جس کو ہیرو فلڈ بند (گرائن) کہا جاتا ہے۔ یہ بند (گرائن) 1991 میں محکمہ آبپاشی کو منتقل کر دیا گیا۔

(ب) ہیرو فلڈ بند (گرائن) 1991 میں محکمہ آبپاشی کو منتقل کیا گیا اور 2012 اور 2015 میں اس کام کی مرمت کی گئی ہے۔

(ج) یہ درست ہے کہ 2010 کے فلڈ میں پانی اس بند (گرائن) کے اوپر سے گزرا اور اس بند میں دو شگاف ہو گئے تھے۔ جس سے موضع ہیرو کی آبادی متاثر ہوئی تھی لیکن 2012 میں اس بند (گرائن) کی مرمت کر دی گئی تھی اور اس کو مضبوط کر دیا گیا تھا۔

(د) دریائے سندھ کی ایک مغربی شاخ اب ہیرو فلڈ بند (گرائن) کے بہت قریب آچکی تھی اور کٹاؤ کرتی ہوئی بند کی طرف بڑھ رہی تھی۔ جنوری 2019 سے ہیرو فلڈ بند کے بچاؤ کے لئے ایک سکیم پر کام شروع کیا گیا تھا جس میں تین پتھر کے سٹڈ بنائے گئے اور ہیرو فلڈ بند (گرائن) کو دریا کے کٹاؤ سے بچانے کا انتظام کیا گیا ہے۔ اس کام کا تخمینہ تقریباً 10 کروڑ روپے ہے اور یہ کام 30۔ جون 2019 کو مکمل کر لیا گیا ہے۔ جولائی اور اگست 2019 میں دریائے سندھ میں درمیانے درجے کا سیلاب تھا۔ جس کو ان سٹڈوں کی تعمیر کی وجہ سے بحفاظت ہیرو فلڈ بند سے گزار دیا گیا اور کسی قسم کا کوئی نقصان نہ ہوا۔

**جناب سپیکر:** کوئی ضمنی سوال ہے؟

**محترمہ شازیہ عابد:** جناب سپیکر! میرا سوال موضع ہیرو فلڈ بند کے حوالے سے تھا کہ موضع ہیرو کی حفاظت کے لئے حفاظتی بند بنایا گیا تھا جس کا منسٹر صاحب کی طرف سے جواب آیا ہے کہ کوئی بند نہیں بنایا گیا بلکہ ایک Groyne بنایا گیا تھا۔ 30۔ جون 2019 کو اس Groyne کے اوپر انہوں نے 10 کروڑ روپے کا خرچ کر کے پتھر ڈالے اور اسے مضبوط کیا۔

جناب سپیکر! میرا یہ سوال تھا کہ اگست میں سیلاب آیا جس سے بہت سے مواضعات ڈوب گئے لیکن حکومت نے اس کو totally deny کیا کہ سیلاب سے کوئی گاؤں نہیں ڈوبا جبکہ 30- جون 2019 کو 10 کروڑ روپے کی لاگت سے Groyne کو مضبوط کرنے کے لئے پتھر ڈالا جاتا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ سیلاب درمیانے درجے کا تھا لیکن حیرت کی بات یہ تھی کہ درمیانے درجے کے سیلاب میں بھی قریبی بستیاں ٹِل ماہتم، کچی بخش، موضع ہیر وزیر آب آئے، سینکڑوں ایکڑ کھڑی فصلات زیر آب آئیں اور لوگوں کے مکانات منہدم ہو گئے لیکن ہاؤس کے اندر حکومت ہمیں یہ کہتی ہے کہ وہاں کوئی سیلاب ہی نہیں آیا تھا؟ جب یہ ہاؤس کے اندر اس طرح deny کر دیتے ہیں تو اس کا مطلب یہی بنتا ہے کہ ان کو کچھ پتا ہوتا ہے، وہاں جاتے ہیں اور نہ ہی وہاں کے لوگوں کے نقصانات کا تخمینہ لگاتے ہیں؟ وہاں لوگوں کی کھڑی فصلیں تباہ ہوئیں اور لوگوں کے مکانات منہدم ہو گئے تو یہ اُن کی کیا دادرسی کریں گے جبکہ سرے سے یہ تخمینہ ہی نہیں لگاتے؟

**جناب سپیکر:** محترمہ! آپ کی speech آگئی ہے لہٰذا اب آپ تشریف رکھیں۔ جی، منسٹر صاحب!

**وزیر آبپاشی** (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! آپ کا شکریہ کہ آپ نے ممبر کو سمجھایا کیونکہ سوال پالیسی سٹیٹمنٹ ہوتا ہے لیکن خبر بنانے کے لئے کچھ اور چیز ہوتی ہے۔

جناب سپیکر! میرے پاس جو statistics موجود ہیں ان کے مطابق یہ دس کروڑ روپے 2012 میں خرچ ہوئے تھے جب اس کو strengthen کیا تھا۔ 2010 میں سیلاب کا پانی بند کے اوپر سے گزرا تھا لیکن بند as such ٹوٹا نہیں تھا اور اُس بند کو اوپر کیا گیا ہے۔ ابھی اس پر 69 لاکھ 35 ہزار 887 روپے کا کام ہوا ہے جس کی ابھی تک payment نہیں ہوئی اور اُس کا process چل رہا ہے۔ Groyne اور بند کا بھی فرق ہے۔

**جناب سپیکر:** کیا 69 لاکھ اب استعمال ہوئے ہیں؟

**وزیر آبپاشی** (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! 10 کروڑ روپے سے پہلے کام ہو چکا ہے لیکن اس سال اُس کو مزید strengthen کرنے پر 69 لاکھ 35 ہزار 887 روپے کا کام ہوا ہے۔ اس وقت میری اطلاع کے مطابق پانی بغیر کوئی نقصان کئے گزر گیا ہے۔ اگر ہماری بہن کے پاس کوئی

ثبوت ہے کہ موضع جات میں پانی گیا ہے تو بتائیں ہم اُس کو address کریں گے لیکن ہماری اطلاع کے مطابق پانی safely pass ہو چکا ہے۔

**جناب سپیکر:** منسٹر صاحب! پانی تو safely گزر جاتا ہے لیکن نقصان بعد میں نکلتا ہے۔ چلیں، محترمہ سے پوچھ لیتے ہیں۔

**محترمہ شازیہ عابد:** جناب سپیکر! جیسے میں نے پہلے بھی عرض کیا کہ پُل ماہتم، کچی بخش اور ہیرو کی جو بستیاں ہیں وہاں پر فصلیں بھی برباد ہوئی ہیں اور مکانات بھی تباہ ہوئے ہیں۔

**جناب سپیکر:** منسٹر صاحب! وہ ہیرو اور دوسری بستیوں کی بات کر رہی ہیں۔ آپ کے محکمہ اریگیشن کے سیکرٹری صاحب نظر نہیں آرہے وہ کدھر ہیں؟

**وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):** جناب سپیکر! رش کی وجہ سے وہ late ہو گئے ہیں اور گاڑی park کر رہے ہیں۔

**جناب سپیکر:** دیکھیں، اجلاس کا ٹائم 3:00 بجے کا ہے۔ اب گاڑی سیدھی کرنے کا کیا فائدہ ہے، اُن کی اپنی گاڑی تو اب خراب ہو گئی ناں؟ میں یہ سوالات postpone کرتا ہوں۔ ہم یہ سوال دوبارہ take up کریں گے لیکن سیکرٹری صاحب یہاں خود آئیں۔ ہاؤس بتائے کہ کیا پندرہ منٹ دیکھ لیں؟ منسٹر صاحب! ہاؤس کی رائے ہے کہ پندرہ منٹ دیکھ لیتے ہیں لہٰذا اُن کو جا کر لے آئیں۔

ہاؤس کی انفارمیشن کے لئے ہم نے ایک میٹنگ اپوزیشن کے ساتھ کی ہے جس میں کچھ چیزیں طے کی ہیں اور پارٹی کے سب لوگ اُس پر بات کریں گے۔ میٹنگ میں یہ چیز طے ہوئی ہے کہ ہر پارٹی سے 35/30 ممبران میرے ساتھ بیٹھ کر اکٹھا اجلاس کریں گے جس میں حکومت اور اپوزیشن کے نمائندے بھی ہوں گے۔ اُس میٹنگ میں ہم نے ہاؤس کے اندر ہونے والی گفتگو سمیت کچھ چیزیں طے کرنی ہیں کیونکہ ہماری اور آپ سب کی یہ اجتماعی ذمہ داری بنتی ہے۔ جمعہ کے دن unfortunately جو گفتگو ہوئی ہے اُس سے پورے ہاؤس کا وقار مجروح ہوا ہے کیونکہ پورے ہاؤس کے اثرات جو میڈیا میں گئے ہیں وہ اس قدر خراب گئے ہیں جس میں ہم سب قصوروار اور ذمہ دار بنتے ہیں لہٰذا اِن چیزوں کو روکنے کے لئے ہماری اجتماعی ذمہ داری بنتی ہے۔ ہم اس issue پر اکٹھے میٹنگ کریں گے جس کے بعد اُس کی implementation ہر پارٹی کا فرض ہو گا۔ اب

جناب سمیع اللہ خان بھی آ گئے ہیں۔جناب سمیع اللہ خان !میں ہاؤس کو brief کر رہا تھا کہ ہاؤس کا decorum اور وقار مجروح نہ ہو اس لئے ایسی تجاویز بھی رکھیں گے جن پر عملدرآمد کروانا ہر پارٹی کی لیڈر شپ کا کام ہے۔ہم نے ابھی پندرہ منٹ کا وقفہ اس لئے کیا ہے کیونکہ سیکرٹری اریگیشن لابی میں موجود نہیں تھے اس لئے منسٹر صاحب سے کہا ہے کہ اُن کو لے کر آئیں۔

## پوائنٹ آف آرڈر

**محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری:** جناب سپیکر !پوائنٹ آف آرڈر۔

**جناب سپیکر:** جی، فرمائیں!

## میڈیکل اور ڈینٹل کے طالب علموں کو VIVA کی بنیاد پر فیل نہ کرنے کا مطالبہ

**محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری:** جناب سپیکر !شکریہ۔میں وزیر ہائر ایجوکیشن کی موجودگی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے آپ کی توجہ ایک نہایت ہی اہم مسئلے کی طرف دلانا چاہتی ہوں کہ مجھے جو ذاتی تجربہ ہوا ہے کہ ہمارے میڈیکل اور ڈینٹل کے students جو کہ ڈاکٹر بن رہے ہیں، ان کے viva کا process بہت عجیب ہے۔میں نے پہلے بھی پچھلے دور میں بھی یہ بات کی تھی اور میں دوبارہ کہہ رہی ہوں کہ بچوں کے future چند examiners کے یا کچھ ایسے "بڑوں" کے ہاتھ میں ہوتے ہیں جہاں پر وہ اس دن کس موڈ کا شکار ہیں، پتا نہیں ہوتا۔

جناب سپیکر !ایک بچہ جس نے dentistry میں پیتھالوجی کے ڈیپارٹمنٹ میں distinction لی ہے لیکن اس کے examiner نے اسے ایک نمبر سے fail کر دیا چونکہ وہ بچہ کلاس میں انہیں پسند نہیں تھا یہی نہیں بلکہ viva میں 49 نمبر دے کر کل سات بچے fail کئے جبکہ ان میں سے ایک بچے کی distinction تھی جو کہ ضائع ہو گئی۔اس کلاس میں احمد حسن نام کے دو بچے تھے تو ان میں سے ایک بچہ "سر" کے پاس گیا اور اس نے کہا کہ مجھے کیوں fail کیا کیونکہ میرا viva تو بہت اچھا ہوا تھا۔انہوں نے کہا کہ "اچھا" میں نے دوسرے والے کو fail کرنا تھا چلو کوئی بات نہیں۔

جناب سپیکر! یہ ظلم ہے اور اس طرح بچے ڈپریشن میں جاتے ہیں۔ جو بچے محنت کر رہے ہیں، جو ڈاکٹر کی stage تک پہنچتے ہیں اور میڈیکل کالجز میں پہنچتے ہیں وہ بچے ہماری "کریم" ہوتے ہیں چونکہ میری بچی وہاں پڑھتی ہے تو اس لئے مجھے ذاتی تجربہ ہے۔

جناب سپیکر! میں وزیر ہائر ایجوکیشن سے گزارش کروں گی کہ اس پر کوئی طریق کار بنایا جائے۔ میڈیکل کونسل کو تجویز کیا جائے۔۔۔

**جناب سپیکر:** محترمہ! اس پر تو وزیر صحت کوئی بات کریں گی۔ وزیر ہائر ایجوکیشن کا اس سے تعلق نہیں بنتا بلکہ وزیر صحت کا بنتا ہے تو وہ آتی ہیں تو ان سے ان کا مؤقف لیا جائے گا۔

**محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری:** جناب سپیکر! میں سمجھتی ہوں کہ ہمیں کچھ نہ کچھ recommend کرنا چاہئے اور viva کے اندر بچوں کو fail کرنے کا طریق کار ویسے ہی ختم ہو جانا چاہئے۔

**جناب سپیکر:** جی، جی۔

**محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری:** جناب سپیکر! جو بچے پڑھ کر distinction لے رہے ہیں انہیں viva میں fail کیسے کیا جا سکتا ہے؟

**جناب سپیکر:** جی، منسٹر ہائر ایجوکیشن! آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں؟

**وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن و ٹیکنالوجی بورڈ** (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! جی، میں اس سلسلے میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ basically concept تو ان کا ٹھیک ہے اور یہ درست کہہ رہی ہیں جو کہ بہت پہلے change ہو جانا چاہئے تھا even admissions کا جو process ہے اس میں ہائر ایجوکیشن بھی اگلے چند سالوں میں کچھ changes recommend کر رہا ہے کیونکہ صرف کسی ایک چیز پر depend کر کے آپ ایک student کا مکمل ریکارڈ خراب نہیں کر سکتے اور کسی ایک شخص کے ہاتھ میں بھی ان کا مستقبل نہیں دے سکتے تو I agree with it اور آئندہ میں انشاءاللہ ہیلتھ منسٹر صاحبہ سے بھی بات کرتا ہوں to look into it. Thank you Sir

**محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری:** جناب سپیکر! بچوں کی جو recommendations منسٹر صاحب بنا رہے ہیں تو اس میں ایک چیز اور add کر لیں۔۔۔

**جناب سپیکر:** محترمہ! منسٹر صاحب نے اچھی بات کی ہے۔

**محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری:** جناب سپیکر! اس میں ایک چیز اور add کر لیں کہ viva کے اندر fail کرنے کا concept نہیں ہونا چاہئے۔ کوئی تھیوری میں fail ہو جائے تو اور بات ہے۔

(اس مرحلہ پر وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد) ایوان میں داخل ہوئیں)

**جناب سپیکر:** چلیں، ٹھیک ہے۔ منسٹر ہیلتھ صاحبہ بھی آ گئی ہیں تو ان سے بھی اس حوالے سے ان کا مؤقف لے لیتے ہیں۔ جی، منسٹر ہیلتھ صاحبہ!

**وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):** جناب سپیکر! محترمہ اپنی بات repeat کر دیں۔

**جناب سپیکر:** محترمہ! repeat کر دیں۔

**محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری:** جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ میڈیکل کالجز کے students جنہیں viva کے اندر ایک نمبر سے fail کر دیا جاتا ہے۔ اس دفعہ جو BDS سیکنڈ ائر کا جو زرلٹ آیا ہے ان میں سے ایک لڑکا جس کی پیتھالوجی میں تھیوری کے اندر distinction ہے لیکن اسے viva میں 49 نمبر دے کر ایک نمبر سے fail کر دیا گیا اور fail اس لئے کیا گیا ہے کہ اس کالج کے جو internal examiner تھے انہیں وہ لڑکا پسند نہیں تھا یا کلاس میں وہ انہیں تنگ کیا کرتا تھا۔ پھر احمد حسن نام کے دو لڑکے تھے جن میں سے ایک احمد حسن کو غلطی سے fail کر دیا کیونکہ انہوں نے دوسرے احمد حسن کو fail کرنا تھا۔

جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ پنجاب اسمبلی میں ہم کوئی قرارداد پاس کر لیں یا جیسے آپ بہتر سمجھیں تو یہ ہمارے بچوں پر احسان ہو گا کیونکہ بچے ہمارا future ہیں۔ بچے ڈپریشن میں جاتے ہیں جب ان کا زرلٹ بن کر آئے گا۔ Sir without any reason red mark ہو گا اس کے اس رزلٹ کارڈ کے اوپر تو ہم کوئی قرارداد پاس کریں یا ڈینٹل کونسل کو یہ recommend کریں کہ viva کے اندر بچوں کو fail کرنے کا concept ختم ہونا چاہئے۔ اگر کوئی بچہ تھیوری پاس نہیں کرتا جس نے اگر محنت نہیں کی تو وہ تھیوری پاس نہیں کرے گا اور وہ

fail ہو جائے گا لیکن viva کے اندر ذاتی پسند ناپسند کے اوپر بچوں کا future ان کے ہاتھوں میں دینا قطعی طور پر نامناسب ہے جو کہ نہیں ہونا چاہئے۔

**جناب سپیکر:** جی، ٹھیک ہے۔ جی، منسٹر صاحبہ!

**وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):** جناب سپیکر! سب سے اہم چیز تو یہ ہے کہ کبھی ایک examiner نہیں ہوتا اور professional exams کے اندر ایک سے زائد examiner ہوتے ہیں۔ اس کا یہ مطلب ہے کہ اگر پیتھالوجی میں ہے تو کم از کم وہاں پر دو examiners ہوں گے اور دو examiners میں سے ایک internal examiner ہوتا ہے اور دوسرا باہر سے external examiner آیا ہوتا ہے۔ Important یہ چیز ہے کیونکہ clinical کام ہیں تو viva کے بغیر بڑا مشکل ہو جاتا ہے کہ آپ بچوں کو assess کر سکیں۔ ساری دنیا کے اندر vivas ہوتے ہیں، آپ ان سے سوالات پوچھتے ہیں اور سوالات کے جواب لیتے ہیں۔ Clinical side کے اوپر تو چھ، چھ examiners ہوتے ہیں جو صرف ensure کرنے کے لئے examiners کے درمیان marks divided ہوتے ہیں تاکہ کسی قسم کی discrepancy نہ ہو۔۔۔

**جناب سپیکر:** منسٹر صاحبہ! پھر بھی آپ دیکھ لیں کیونکہ ایک تجویز آئی ہے تو اسے آپ examine کر لیں۔

**وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):** جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔ میں پتا کر لوں گی اور خاص طور پر اس کیس کے بارے میں ضرور پتا کروں گی ورنہ اس کو ensure کرنے کے لئے کہ human error جو ہے وہ کم سے کم ہو۔ یہ ہوتا ہے کہ viva کے اندر کچھ سوالات ہوتے ہیں جو ایک تو ان کی real performance کے بھی ہوتے ہیں۔ یہ جو انہوں نے کیس بتایا ہے تو میں سارا پتا کر کے اس کے بارے میں تفصیل سے بتا دوں گی۔

**محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری:** جناب سپیکر! میں اس بچے کی جو distinction آئی تھی۔۔۔

**جناب سپیکر:** نہیں، محترمہ!اب آپ تشریف رکھیں کیونکہ آپ کا پوائنٹ آگیا ہے جس پر منسٹر صاحبہ نے اسے examine کرنے کی یقین دہانی کروائی ہے۔

(اس مرحلہ پر سیکرٹری آبپاشی سپیکر گیلری میں آگئے)

## نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(---جاری)

**جناب سپیکر:** چونکہ ہم نے سیکرٹری آبپاشی کی عدم موجودگی کے باعث پندرہ منٹ کے لئے وقفہ سوالات کو pending کیا تھا چونکہ اب سیکرٹری آبپاشی آگئے ہیں تو قبل ازیں محترمہ شازیہ عابد کا سوال زیر بحث تھا۔ منسٹر صاحب! آپ اس حوالے سے سیکرٹری سے انفارمیشن لیں ناں۔

**وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):** جناب سپیکر! محترمہ! جو ذکر کر رہی ہیں تو دریا کا ایک area ہوتا ہے، سمجھانے میں ٹائم زیادہ لگ جائے گا تو اس دریا کے area کے اندر دریا خود بہتا رہتا ہے اور اپنا رخ بدلتا رہتا ہے۔ یہ جو بند اور groyne بنائے جاتے ہیں یہ دریاؤں کو channelize کرنے کے لئے اس علاقے میں پہلے بنائے جاتے ہیں جہاں پر زیادہ آبادی ہو جاتی ہے۔ جب اس بند کو پانی نے cross ہی نہیں کیا تو اس بند کے ارد گرد علاقہ میں جو کہ دریا سے باہر والا تھا، وہاں پر کیسے نقصان پہنچ سکتا ہے۔ نقصان ضرور ہوا ہے لیکن اس علاقے میں ہوا ہے جو دریا کے اندر کا علاقہ تھا۔

**جناب سپیکر:** منسٹر صاحب! ٹھیک ہے لیکن آپ یہ سمجھیں ناں کہ جو موضع جات ہیں جن کی محترمہ نے نشاندہی کی ہے اور جہاں پر actually loss ہوا ہے اس کو آپ assess کرالیں۔ ان کا مقصد صرف یہی ہے۔ محترمہ! موضع جات کے نام بتادیں۔

**محترمہ شازیہ عابد:** جناب سپیکر! جو موضع جات ہیں یہ اس کے نقصانات کو assess تو کریں---

**جناب سپیکر:** محترمہ! آپ موضع جات کے نام بتادیں کیونکہ اب سیکرٹری صاحب بھی آگئے ہیں جو کہ انہیں نوٹ کریں گے۔

**محترمہ شازیہ عابد:** جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔ ان کے نام ہیں پل ماہتم، کچی بخش اور موضع بستی ہیر وہیں تو پل ماہتم موضع ہیر وکا ہی حصہ ہے۔ بستی ہیر و میں تو گھر بھی منہدم ہوئے ہیں اور یہاں پر سینکڑوں ایکڑ پر کھڑی فصلات بھی زیر آب آئی ہیں تو منسٹر صاحب اس کے نقصانات کو assess کرائیں تاکہ حقائق سامنے آسکیں۔

**جناب سپیکر:** جی، ٹھیک ہے۔ منسٹر صاحب اور سیکرٹری صاحب نے نوٹ کر لیا ہے تو وہ اس کا جواب دے دیں گے۔

**محترمہ شازیہ عابد:** جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

**جناب سپیکر:** اگلا سوال نمبر 1461 سید حسن مرتضیٰ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1464 جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔۔۔ موجود نہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ عنیزہ فاطمہ کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

**محترمہ عنیزہ فاطمہ:** جناب سپیکر! سوال نمبر 1503 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

**جناب سپیکر:** جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

## لاہور: کینال جلو موڑ تا موہلنوال کی بھل صفائی سے متعلقہ تفصیلات

***1503: محترمہ عنیزہ فاطمہ:** کیا وزیر آبپاشی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا لاہور کینال جلو موڑ تا موہلنوال کی بھل صفائی سال 2018-19 میں کی گئی ہے اگر ہاں تو کون سی بُرجی سے لے کر کون سی بُرجی تک کی گئی ہے، تفصیل بیان کریں؟

(ب) بھل صفائی میں کون سی مشینری استعمال کی گئی اور کتنے اخراجات ڈیزل، پٹرول وغیرہ کی مد میں خرچ کئے گئے، تفصیل بیان فرمائیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ نہر میں ٹریکٹر سے کوڑا کرکٹ اور بھل وغیرہ کو ہموار کر دیا گیا ہے بھل نہر سے باہر نہ نکالی گئی ہے؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ نہر کی بھل صفائی، تزئین و آرائش اور مرمت کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

**وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):**

(الف) لاہور کینال کی صفائی ٹھوکر نیاز بیگ سے لے کر شاہکام چوک / موہلنوال بُرجی نمبر0+000 سے36+000 (نیاز بیگ ڈسٹری بیوٹری) تک کی گئی ہے۔ جلوہیڈ سے لے کر ٹھوکر نیاز بیگ تک بمطابق سائٹ سروے بھل صفائی کی ضرورت نہ ہے۔

(ب) بھل صفائی بذریعہ کنٹریکٹر کروائی گئی ہے جس پر 11,00,000 روپے خرچہ آیا ہے۔

(ج) چونکہ جلوہیڈ سے لے کر ٹھوکر نیاز بیگ تک بھل صفائی کی ضرورت نہ ہے لہٰذا بھل صفائی کی بجائے نہر کے پیندے میں سے تمام رکاوٹیں دور کر کے ہموار کیا گیا ہے۔

(د) ضرورت کے تحت حکومت اس کی بھل صفائی اور مرمت کا ارادہ رکھتی ہے جبکہ نہر کی تزئین و آرائش محکمہ PHA کے ذمہ ہے۔

**جناب سپیکر:** کوئی ضمنی سوال ہے؟

**محترمہ عنیزہ فاطمہ:** جناب سپیکر! اس سوال کے جز (الف) کے جواب میں لکھا ہے کہ:

"موہلنوال برجی نمبر0+000 سے36+000 تک نیاز بیگ ڈسٹری بیوٹری تک لاہور کینال کی بھل صفائی کی گئی ہے اور جلوہیڈ سے لے کر ٹھوکر نیاز بیگ تک بمطابق سائٹ سروے بھل صفائی کی ضرورت نہیں ہے"

جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ آخر کیوں ضرورت نہیں ہے کیونکہ میں روزانہ ایف سی کالج انڈر پاس سے جاتی ہوں تو یہ کینال کا چھوٹا سا area ہے اگر یہاں پر نہر کے دونوں اطراف میں گند ہے اور لفافے و دیگر کوڑا کرکٹ پڑا ہوتا ہے تو کیا جلوہیڈ سے لے کر ٹھوکر نیاز بیگ تک نہر کی صفائی کا کام نہیں ہو گا، میرا سوال یہ ہے کہ انہوں نے کیوں ضرورت محسوس نہیں کی کہ باقی کی صفائی کروائی جائے؟

**جناب سپیکر:** جی، منسٹر صاحب!

**وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):** جناب سپیکر! desilting اور بھل صفائی ایک پروگرام کے تحت ہوتی ہے۔ ہر نہر کی ہر سال صفائی نہیں ہوتی بلکہ اکثر نہروں کو پانی کے flow کے ساتھ ہی صاف کیا جاتا ہے اور وہ اس کے ساتھ ہی صاف ہو جاتی ہیں۔ لاہور والی نہر کو ایک خصوصی حیثیت حاصل ہے کیونکہ یہ ہمارے capital کے درمیان میں سے گزرتی ہے اور اس کے دونوں اطراف تزئین و آرائش کا ایک سلسلہ ہوتا ہے اور ہمارے ہاں خوبصورتی کے لئے بھی اس کی اہمیت ہے تو اس کی صفائی کی جاتی ہے لیکن اس میں پی ایچ اے والوں سے مل کر اس پر کام کیا جاتا ہے۔ ہمارا کام پانی کے flow کے اندر جو رکاوٹ ہوتی ہے اس کو دور کرنا ہوتا ہے اور خوبصورتی کے لئے کام پی ایچ اے والے کرتے ہیں۔

**جناب سپیکر:** منسٹر صاحب! آپ تو ماشاءاللہ دیہاتی علاقوں سے تعلق رکھتے ہیں ہر سال بھل صفائی must ہوتی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

منسٹر صاحب! آپ سر نہ ہلائیں۔ جب غلام حیدر وائیں وزیر اعلیٰ تھے تو ان کے بارے میں مشہور ہو گیا تھا کہ غلام حیدر وائیں! تسی ہور کوئی کم نئی کر دے صرف بھل صفائی کر دے او۔ اُس وقت زمینداروں کو بہت فائدہ ہوا تھا۔ جب میرا دور تھا ہم اس وقت بھی ہر سال بھل صفائی کرواتے تھے۔ آپ کو کوئی غلط guide کر رہا ہے کہ یہ پانی کے flow سے صاف ہو گی۔ اگر یہ پانی کے flow سے صاف ہونی ہوتی تو پھر کیا ہی بات تھی، پھر تو کمال ہو جانا تھا۔ ایسے نہیں ہوتا بلکہ اس کے لئے بھل صفائی کرانا بہت ضروری ہوتا ہے۔ یہ نہر جس کا محترمہ نے ذکر کیا ہے یہاں تو گند ہی بہت پڑا رہتا ہے۔ وہاں پر صفائی نہ کرنے کی وجہ سے smell شروع ہو جاتی ہے۔ سڑک کی جو main artery ہے اگر بھل صفائی نہ ہو تو پھر وہاں smell آجاتی ہے۔

**وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):** جناب سپیکر! چونکہ ہمارے لوگ اس میں گند پھینک رہے ہوتے ہیں۔۔۔

**جناب سپیکر:** منسٹر صاحب! آپ کے محکمے کی یہ ذمہ داری ہے کہ اس کو صاف کرے۔

**وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):** جناب سپیکر! جی، بالکل صحیح۔

**جناب سپیکر:** میں ہر روز وہاں سے خود گزرتا ہوں وہ بالکل صاف نہیں ہوتی، وہاں کوئی بھل صفائی کرتا ہی نہیں ہے۔ محترمہ ٹھیک کہہ رہی ہیں۔

**وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):** جناب سپیکر! حاضر سر، اب کریں گے۔

**جناب سپیکر:** آپ نے تو آرڈر دینا ہے کہ بھل صفائی کی جائے۔

**وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):** جناب سپیکر! اس کی تعمیل ہو گی۔

**محترمہ عنیزہ فاطمہ:** جناب سپیکر! جز (ب) میں پوچھا گیا ہے کہ بھل صفائی میں کون سی مشینری استعمال کی گئی ہے؟ اس کے جواب میں انہوں نے لکھا ہے کہ بھل صفائی contractor سے کروائی گئی ہے جس پر 11 لاکھ روپے لاگت آئی ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ کیا contractor کو contract دینے کے بعد اِن کی ذمہ داری ختم ہو جاتی ہے، کیا یہ پوچھنا ان کی ذمہ داری نہیں ہے کہ وہ کس مشین سے صفائی کریں گے، کیا اسے چیک کرنا ان کی ذمہ داری نہیں ہے کہ آیا یہ صفائی ہوئی ہے یا نہیں ہوئی؟ مجھے سمجھ نہیں آتی یہ فنڈز مانگتے ہیں، ان کو گرانٹ دی جاتی ہے اور وہ فنڈز خرچ بھی ہو جاتے ہیں لیکن پچھلے ڈیڑھ سال سے کوئی کام نظر نہیں آتا۔

**جناب سپیکر:** جی، منسٹر صاحب!

**وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):** جناب سپیکر! بھل صفائی کو excavator سے صاف کر کے، ٹریکٹر ٹرالی کے ذریعے manual labour کے ساتھ وہاں سے remove کر دیا جاتا ہے۔ ان کا سوال تھا کہ کس مشینری سے صفائی کی جاتی ہے؟ میں نے جواب دے دیا ہے کہ اس کو اس طرح سے صاف کیا جاتا ہے۔

**جناب سپیکر:** منسٹر صاحب! میں آپ کو بتاؤں کہ ہمارے ضلع گجرات میں زمیندار بھل صفائی کے لئے رو رہے ہیں کیونکہ وہاں پچھلے کئی سالوں سے نہیں ہوئی۔ آپ کو تو ایک سال ہوا ہے میں کہہ رہا ہوں کہ پچھلے کئی سالوں سے بھل صفائی نہیں ہوئی ہے۔

**وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):** جناب سپیکر! ورک پلان کے اندر یہ ہماری priorities میں ہے۔ جب canal close ہونے کا وقت آئے گا تو اس پر کام ہو گا۔

**جناب سپیکر:** آپ اس کو اس طرح سے نہ لیں کہ یہ بھل صفائی آپ کے آنے سے نہیں ہوئی، یہ کوئی ایک سال کی بات نہیں ہے میں تو پچھلے چار پانچ سالوں کی بات کر رہا ہوں کہ یہ نہیں ہوئی۔

**وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):** جناب سپیکر! میں بھی یہ عرض کر رہا ہوں کہ دسمبر میں جب نہروں کا closure ہو گا، اس کا پورا ایک schedule بنایا ہے۔۔

**جناب سپیکر:** منسٹر صاحب! محکمہ کے عملہ کو کھینچو کہ بھل صفائی کرانا بہت ضروری ہے۔

**وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):** جناب سپیکر! جی، بالکل۔

**جناب سپیکر:** اگلا سوال نمبر 1556 جناب منیب الحق کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1560 چودھری افتخار حسین چھچھر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال چودھری اشرف علی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔

**جناب نصیر احمد:** جناب سپیکر! میں ان کے behalf پر ہوں۔

**جناب سپیکر:** جی، سوال نمبر بولیں۔

**جناب نصیر احمد:** جناب سپیکر! سوال نمبر 1584 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

**جناب سپیکر:** جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

## سیلاب کے پانی کو سمندر میں گرنے
## سے بچاؤ کے سلسلہ میں حکومتی اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

***1584: چودھری اشرف علی:** کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ہر سال سیلاب کے دنوں میں دریائی پانی نہروں کی ضرورت سے زیادہ ہوتا ہے چونکہ سیلابی پانی ذخیرہ کرنے کے لئے نئے ڈیمز نہیں بنائے گئے اس لئے صوبہ میں 10 سے 20 ملین ایکڑ پانی سمندر کی نذر ہو جاتا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سال کے باقی ماندہ دنوں یعنی ستمبر سے جون تک دریاؤں میں پانی کی دستیابی ضرورت سے کم ہوتی ہے اس لئے آبپاشی کے لئے مطلوبہ پانی دستیاب نہیں ہو پاتا؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو سیلاب کے دنوں میں پانی کو سمندر کی نذر ہونے سے بچانے اور باقی ماندہ دنوں یعنی ستمبر سے جون تک پانی کی کمی کو پورا کرنے کے لئے حکومت نے کیا اقدامات اٹھائے ہیں، تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

**وزیر آبپاشی** (جناب محمد محسن لغاری):

(الف) درست ہے بلکہ ہر سال اوسطاً 29 ملین ایکڑ فٹ پانی سمندر کی نظر ہو جاتا ہے۔ پانی کا یہ ضیاع نئے ڈیم بنانے سے رُک سکتا ہے لیکن بڑے ڈیم بنانا وفاقی حکومت کے دائرہ اختیار میں ہے۔

(ب) درست ہے۔

(ج) سیلاب کے دنوں میں پانی کو سمندر کی نذر ہونے سے بچانے اور باقی ماندہ دنوں یعنی ستمبر سے جون تک پانی کی کمی کو پورا کرنے کے لئے نئے ڈیم بنانا ضروری ہے۔ نئے ڈیم بنانا مرکزی حکومت پاکستان کے دائرہ اختیار میں ہے اس سلسلہ میں یہ بتانا ضروری ہے کہ واپڈا نے سال 2002 میں ایک ڈویلپمنٹ پلان 2025 ترتیب دیا تھا جس میں پانی کی صورتحال اور دریاؤں پر نئے ڈیم بنانے کے منصوبوں کی نشاندہی کی گئی تھی اس پلان کے مطابق، سکردو، بھاشا، کالاباغ، منڈا، ڈھوک پٹھان اور روتاش جیسے بڑے ڈیموں کی نشاندہی کی گئی تھی۔ موجودہ حکومت پاکستان نے اس کا نوٹس لیتے ہوئے بھاشا ڈیم جس پر سب صوبے متفق ہیں۔ جس کے بنانے کے عزم کا اعلان کیا ہے۔ واپڈا اس سلسلے میں مناسب کارروائی کر رہا ہے۔

**جناب سپیکر:** کوئی ضمنی سوال ہے؟

**جناب نصیر احمد:** جناب سپیکر! اس سے پہلے کہ میں سوال کروں ابھی آپ نے سیکرٹری صاحب کی غیر حاضری پر جس طرح سے نوٹس لیا ہے یہ بڑی اچھی بات ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس سے ہاؤس کی عزت میں اضافہ ہوا ہے۔ جس باریک بینی اور مشاہدے کے ساتھ آپ ہاؤس کو چلا رہے ہیں کاش اس صوبے کا وزیر اعلیٰ بھی تھوڑی سی فہم استعمال کرتا تو آج صوبے کے حالات زیادہ بہتر ہوتے۔ خیر، میرا منسٹر صاحب سے ضمنی سوال یہ ہے کہ جز (الف) میں پوچھا گیا تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ ہر سال سیلاب کے دنوں میں دریائی پانی نہروں کی ضرورت سے زیادہ ہوتا ہے چونکہ سیلابی پانی ذخیرہ کرنے کے لئے نئے ڈیمز نہیں بنائے گئے اس لئے صوبہ میں 10 سے 20 ملین ایکڑ فٹ پانی سمندر کی نذر ہو جاتا ہے؟

جناب سپیکر! اس کے جواب میں کہا گیا ہے کہ یہ درست ہے بلکہ ہر سال اوسطاً 29 ملین ایکڑ فٹ پانی سمندر کی نذر ہو جاتا ہے۔ یعنی 10 سے 20 ملین نہیں بلکہ 29 ملین ایکڑ فٹ پانی ضائع ہو جاتا ہے جسے نئے ڈیمز بنا کر روکا جا سکتا ہے لیکن بڑے ڈیم بنانا وفاق کی ذمہ داری ہے۔

جناب سپیکر! منسٹر صاحب! جب آپ 2008 تا 2012 تک اپوزیشن میں تھے تو پورے پانچ سال ہر سیشن میں آپ کی تقریر میں صرف کالا باغ ڈیم کی ہی بات ہوتی تھی۔ بقول آپ کے کہ جنوبی پنجاب کی lifeline اگر ہے تو وہ کالا باغ ڈیم ہے۔ صرف انسان نہیں بلکہ جانور، درخت اور پوری زراعت پانی پر منحصر کرتی ہے اور کالا باغ ڈیم سے وہاں پر ایک انقلابی تبدیلی آ سکتی ہے۔ یہ کیا وجہ ہوئی ہے کہ جب سے آپ منسٹر بنے ہیں اس کے بعد کالا باغ ڈیم کا ذکر بھی نہیں ہوا اور اس کے بنانے کی اہمیت بھی ختم ہو چکی ہے؟ آپ نے اس جواب میں بتا دیا ہے کہ جب تک یہ ڈیمز نہیں بنیں گے 29 ملین ایکڑ فٹ پانی جس کی بلین میں cost ہے ضائع ہو تا رہے گا۔

جناب سپیکر! پچھلے ڈیڑھ سال سے کالا باغ ڈیم بنانے کے حوالے سے یا بھاشا ڈیم کے علاوہ کوئی بڑا ڈیم بنانے کی کوئی بات ہوئی ہے؟

**جناب سپیکر:** منسٹر صاحب! اس کی میں وضاحت کر دیتا ہوں۔ ان کے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ ہم نے تو ڈیم نہیں بنایا لیکن کم از کم آپ ہی وعدہ کر لیں کہ ہم ڈیم بنائیں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

**وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):** جناب سپیکر! جو پوائنٹ آؤٹ کیا گیا ہے میں اس کے بارے میں یہ عرض کروں گا کہ بالکل ہم اس وقت دنیا میں ان ملکوں میں ہیں جہاں پانی کا storage سب سے کم ہے۔ ہم اپنے annual flow کا تقریباً 8 سے 9 فیصد پانی سٹور کرتے ہیں اور دنیا کی اوسط 40 فیصد ہے۔ پانی کے storage کی capacity ہمیں ہر صورت بڑھانی ہے۔ ہمارے پانی کی تقسیم کا صوبوں کے درمیان فارمولا جس کو 1991 کا water preparation record کہتے ہیں اس میں بھی یہ چیز واضح لکھی گئی ہے کہ نئے storages بنائے جائیں گے۔ ان نئے storages بنانے میں پنجاب صرف 12 فیصد حصہ لے گا اور 88 فیصد باقی صوبوں کو دیا جائے گا۔

جناب سپیکر! اس میں کوئی دوسری رائے نہیں ہے کہ نئے storage بنانا بہت ضروری ہے۔ جہاں تک کالا باغ ڈیم کی بات ہے تو کالا باغ ڈیم کے اوپر ہماری تمام چیزیں مکمل ہیں۔ اس کو ہم فنانس کر کے کل سے ہی شروع کروا سکتے ہیں لیکن بدقسمتی سے کالا باغ ڈیم پر باقی صوبوں کی reservations ہیں جس کی وجہ سے یہ ایک controversial project بن گیا ہے۔ اس کا بننا بہت ضروری ہے لیکن ہم لوگ اپنی ناسمجھی کی وجہ سے نقصان کر رہے ہیں۔ 29 ملین ایکڑ فٹ پانی جو ہم ہر سال نیچے بھیج رہے ہیں اگر ہم اس کی monetary value لیں تو دنیا کہتی ہے کہ ایک ملین ایکڑ فٹ پانی کے ساتھ over a billion dollars کی economy generate ہوتی ہے۔ ہم ہر سال تقریباً 30۔ ارب ڈالر اپنی economic activity کا potential loose کر رہے ہیں۔ ہماری حکومت آنے کے بعد ہم نے بھاشا ڈیم پر کام کرنا شروع کیا ہے، اس کے اوپر کام ہو رہا ہے اور انشاء اللہ ہو گا۔ جہاں تک ہمارے پنجاب کا تعلق ہے تو ہم پوٹھوہار کے علاقے میں اور ڈیرہ غازی خان راجن پور کی کوہ سلیمان والی range کے اندر جو پہاڑی نالے آتے ہیں ان کو tame up کر کے اپنے نئے storages کے لئے وہاں کام کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! ابھی recently ہمارے وزیر اعلیٰ نے ہدایت دی تھی کہ کوہ سلیمان کی range کے اندر پانی آ کر تباہی پھیلا رہا ہے اس تباہی کی بجائے ہم اس سے آبادی کریں۔ انشاء اللہ تین چار سالوں میں ہم اس پانی کو harness کر کے استعمال کریں گے۔

**جناب سپیکر:** چلیں، ٹھیک ہے۔ میں آپ کی انفارمیشن کے لئے بتانا چاہتا ہوں کہ یہ جو پچھلے پانچ سال گزرے ہیں اس میں سب سے زیادہ خیبر پختونخوا میں ڈیمز بنے ہیں اور small dams بھی بنے ہیں۔ اِدھر میں نے پنجاب میں کوئی 25 چھوٹے ڈیمز پوٹھوہار کے علاقے میں بنائے تھے اور unfortunately پچھلے دس سالوں میں ایک سال ڈیم بھی نہیں بنا۔ دیکھیں! یہ fact ہے اور آپ چیک کر لیں۔ دس سالوں میں اتنا کچھ ہو سکتا تھا کہ آپ کم از کم سارے اس علاقے میں پچاس سال ڈیم بنا سکتے تھے، اس کا فائدہ ہونا تھا اور آپ کو credit ملنا تھا لیکن unfortunately وہ نہیں ہوا۔ چلیں وہ نہیں ہوا لیکن بڑے ڈیموں کی تو بات چھوڑیں وہ وفاقی حکومت کرے گی اور کر رہی ہے لیکن موجودہ صوبائی حکومت اس پر کام شروع کرے اور میرے دور میں جو ڈیم بنے ہوئے ہیں، آگے اس کی جو distribution ہے جس میں sprinkler, irrigation system پروگرام تھا، آپ کوئی ایسا پروگرام لائیں جس سے زمیندار تک پانی پہنچ جائے۔

**وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):** جناب سپیکر! اس وقت ہمارے گیارہ ڈیمز مختلف stages پر ہیں جو بن رہے ہیں اور یہ وہ پانی ہے جس کا ہمارا سندھ کے ساتھ جھگڑا ہوگا اور نہ کسی اور کے ساتھ جھگڑا ہوگا یہ ہمارا اپنا پانی ہے جس کو ہم use کریں گے۔ ہم جو پانی ضائع کر رہے ہیں اس کو ہم use کریں گے اور ہماری ترجیحات میں سے اوّلین ترجیح یہ ہے کہ ہم نے اپنے پانی کے وسائل کو بہتر استعمال کرنا ہے اور اپنے پانی کی storage capacity کو بڑھانا ہے جو پنجاب حکومت کے اختیار والی چیزیں ہیں، وہ ہم کر رہے ہیں اور ہمارا جو ڈویلپمنٹ کا بجٹ ہے ہم mainly اس میں اسی پر ہی کام کر رہے ہیں۔

**جناب سپیکر:** جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال جناب محمد یوسف کا ہے۔

**جناب نصیر احمد:** جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے فرمایا ہے کہ 29 ملین ایکڑ فٹ پانی ضائع ہو رہا ہے تو اس حوالے سے کوئی ایک پروگرام بن رہا ہے اور مجھے بڑی خوشی ہوئی ہے، اللہ کرے کہ اگر دو سے تین سال یہ حکومت رہتی ہے تو وہ کیا پلان ہے اس کا ذکر کریں گے کہ جس میں ابھی انہوں نے کہا ہے کہ 29 ملین ایکڑ فٹ پانی کو look after کریں گے؟

**جناب سپیکر:** وہ تو انہوں نے بتا دیا ہے۔

**وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):** جناب سپیکر! میری گزارش ہے۔

**جناب سپیکر:** جی، منسٹر صاحب! پہلے جواب آ گیا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد یوسف کا ہے۔

**(اذان مغرب)**

**جناب سپیکر:** ایک سوال لینے کے بعد پھر نماز کے لئے وقفہ کر دیں گے۔ ویسے بھی پھر وقفہ سوالات تقریباً پورا ہو جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1608 جناب محمد یوسف کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1825 جناب ممتاز علی کا ہے ان کی request آئی ہے کہ میرے سوال کو pending کر دیا جائے لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1826 بھی جناب ممتاز علی کا ہے ان کی request آئی ہے کہ میرے سوال کو pending کر دیا جائے لہٰذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1830 چودھری اشرف علی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1896 جناب طاہر پرویز کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ شاہدہ احمد کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

**محترمہ شاہدہ احمد:** جناب سپیکر! سوال نمبر 2016 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

**جناب سپیکر:** جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

## خانیوال: نہر کے موگہ جات
## کے سائز کو مصنوعی طریقہ سے کم کرنے سے متعلقہ تفصیلات

***2016: محترمہ شاہدہ احمد:** کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تحصیل خانیوال 10R/2L کے تمام موگوں کا سائز ایک فٹ تین انچ چوڑا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان موگہ جات کو دو/دو اینٹوں مع مشین سے آدھا بند کر دیا گیا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ موگہ جات کو اس طرح بند کرنے سے زمیندار کا ہفتہ وار منظور شدہ پانی آدھا رہ گیا ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ اسی وجہ سے زمیندار پانی پورا کرنے کے لئے ٹیوب ویل چلانے پر مجبور ہیں جس کی وجہ سے زیر زمین پانی کافی نیچے جا چکا ہے۔ کیا حکومت زمینداروں کے پانی کا یہ مسئلہ حل کرنے اور کیا 2L/10R کے موگہ جات پر لگائی گئی اینٹیں نکالنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

**وزیر آبپاشی** (جناب محمد محسن لغاری):

(الف) ہر موگہ CCA پر ڈیزائن شُدہ ہے اور ہر موگے کا اپنا منظور شُدہ پانی ہے۔

(ب) تمام موگے sanctioned A-Form کے تحت نصب ہوئے ہیں اور یہ درست نہ ہے کہ موگہ جات کو دو / دو اینٹوں سے بند کیا گیا ہے۔ مزید یہ کہ وہ موگے جو منظور شُدہ سائز سے بڑے پائے گئے اُن کی درستی کی گئی ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے۔ ہر موگے سے منظور شُدہ پانی کا ہی اخراج ہو رہا ہے۔

(د) محکمہ انہار 2L/10R مائنر کو اس کے AFS کے مطابق منظور شُدہ پانی دے رہا ہے اور کسی قسم کی بھی غیر قانونی تبدیلی موگہ جات میں محال ہے اور محکمہ انہار اس قسم کے اقدام کا قطعاً سوچ بھی نہیں سکتا۔

**جناب سپیکر:** کوئی ضمنی سوال ہے؟

**محترمہ شاہدہ احمد:** جناب سپیکر! میں نے یہ سوال 13-مارچ کو submit کروایا تھا اور اس کا جواب آج آیا ہے۔ میں محکمہ کا شکریہ ادا کرتی ہوں اور پنجاب اسمبلی کا بھی شکریہ ادا کرتی ہوں کہ میں نے جس مقصد کے لئے سوال raise کیا تو وہ مقصد حل ہو گیا اور اس حلقے میں اس نہر سے تمام موگوں کی اینٹیں نکال دی گئیں۔ وہاں پر ایک سب انجینئر ہیں جو کہ یہ اینٹیں دیتا تھا اور غریب عوام سے پیسا لے کر ان اینٹوں کو نکالتے تھے تو اللہ کا شکر ہے کہ وہ مسئلہ حل ہو گیا ہے۔ اب سب اینٹیں نکل چکی ہیں اور میرے سوال کا یہ فائدہ ہوا ہے۔ شکریہ

**جناب سپیکر:** جی، ٹھیک ہو گیا۔ اگلا سوال 2059 جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2176 جناب محمد ارشد چودھری کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال ملک محمد احمد خان کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں!

**ملک محمد احمد خان:** جناب سپیکر! سوال نمبر 2194 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

**جناب سپیکر:** جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

## اوکاڑہ: موضع امیر اتیجیکا تحصیل دیپالپور
## کے قریب بی ایس لنک کی پل کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*2194: **ملک محمد احمد خان:** کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ موضع امیر اتیجیکا تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ کے قریب بی ایس لنک کی پل بہت پرانی ہے اور ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ پُل بہت تنگ ہے اور ٹرانسپورٹ کی ضروریات پوری کرنے کے قابل نہ ہے؟

(ج) کیا حکومت مذکورہ بالا پُل کی کشادگی اور اس کی تعمیر نو کے لئے تیار ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

**وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):**

(الف) یہ درست ہے کہ بصیر پور سے موضع امیر اتیجیکا تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ کی طرف جانے والی سڑک پر بی ایس لنک (1) کی RD.261+879 پر پُل بہت پرانا ہے اور ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے اس پُل کی repair کا کام اس سال کے 2019-20 کے ورک پلان میں شامل ہے اور اس کو اسی سال repair کر دیا جائے گا۔

(ب) یہ درست ہے کہ مذکورہ پل علاقے کی بڑھتی ہوئی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے تنگ ہے۔ تاہم مذکورہ پُل D.R Bridge ہے اور اس کی چوڑائی 14 فٹ ہے۔ اس کی چوڑائی کو بڑھانے کے لئے نیا پُل تعمیر کرنا پڑے گا۔

(ج) فی الحال اس کی کشادگی زیر غور نہ ہے لیکن اس کی repair کا کام اسی سال مکمل کر دیا جائے گا۔ پُل کی چوڑائی بڑھانے کے لئے نیا پُل تعمیر ہونا ضروری ہے جو کہ M&R فنڈز سے تعمیر ہونا ممکن نہ ہے۔

**جناب سپیکر:** کوئی ضمنی سوال ہے؟

**ملک محمد احمد خان:** جناب سپیکر! میرا اس میں ایک ضمنی سوال ہے، براہ مہربانی کیا منسٹر صاحب بتا سکیں گے کہ اگر اس میں کوئی فنڈز رکھے گئے ہیں تو وہ کب تک utilize ہو جائیں گے اور اگر رکھے گئے ہیں تو کتنے رکھے گئے اگر اس کی ٹریفک کی need کو دیکھنا چاہتے ہیں تو پھر یہ چھوٹا bridge ہے تو کیا اس کی expansion کا بھی کچھ کیا جا سکتا ہے؟

**جناب سپیکر:** جی، منسٹر صاحب!

**وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):** جناب سپیکر! شاید ان کی آواز eco ہو رہی ہے۔

I couldn't quit understand what he was saying, Sir?

**ملک محمد احمد خان:** جناب سپیکر! سوال کے جواب میں کہا گیا ہے کہ اس کی M&R میں اس پُل کی مرمت کر دی جائے گی اور ساتھ یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ پل چھوٹا پُل ہے تو میری معزز منسٹر سے request ہے کہ اگر کوئی فنڈز رکھے گئے ہیں تو kindly وہ بتا دیں اور کام کب تک مکمل ہو جائے گا یا ٹریفک کے count کو دیکھتے ہوئے اس کی expansion کی جا سکتی ہے اگر یہ possible ہے؟

**وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):** جناب سپیکر! یہ M&R کے وسائل سے زیادہ بڑا کام ہے تو اس کو ADP میں شامل کر کے اس کو رکھنے کے لئے بالکل غور کیا جا سکتا ہے۔

**ملک محمد احمد خان:** جناب سپیکر! شکریہ

**جناب سپیکر:** اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

**وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):** جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

**جناب سپیکر:** بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

## نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

**(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)**

### اوکاڑہ میں نہروں اور راجباہوں کی صفائی سے متعلقہ تفصیلات

***1279: جناب منیب الحق:** کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چھ ماہ کے دوران ضلع اوکاڑہ میں نہروں اور راجباہوں کی بھل صفائی کا کام کیا گیا ہے ان نہروں اور راجباہوں کی بھل صفائی کے لئے کون کون سی مشینری استعمال ہوئی اور اس پر کتنے اخراجات آئے، انہار اور راجباہ وار تفصیل بتائیں؟

(ب) مذکورہ علاقہ میں جن نہروں اور راجباہوں کی بھل صفائی نہیں ہوئی ان کی صفائی نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) کیا حکومت مذکورہ علاقہ کی بقایا نہروں اور راجباہوں کی بھل صفائی کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

**وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):**

(الف) ضلع اوکاڑہ میں محکمہ انہار کی تین کینال ڈویژن آتی ہیں۔ جو درج ذیل ہیں:

1. اوکاڑہ کینال ڈویژن (LBDCIP)
2. قصور کینال ڈویژن (لاہور زون)
3. خانواہ کینال ڈویژن (لاہور زون)
4. ڈویژن وار بھل صفائی کی تفصیل درج ذیل ہے:

اوکاڑہ کینال ڈویژن پچھلے چھ ماہ کے دوران اوکاڑہ کینال ڈویژن ایل بی ڈی سی میں نہروں اور راجباہوں کی بھل صفائی کا کوئی کام نہ کیا گیا ہے۔ ان نہروں اور راجباہوں کی بھل صفائی کے لئے کوئی مشینری استعمال نہ ہوئی لہٰذا اس پر کوئی اخراجات نہ آئے۔

قصور کینال ڈویژن مالی سال 19-2018 میں قصور کینال ڈویژن تحصیل دیپالپور کی 14 راجباہوں پر بذریعہ ٹھیکیدار بھل صفائی کا کام کروایا گیا۔ اخراجات اور انہار کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

خانواہ کینال ڈویژن خانواہ کینال ڈویژن میں ضلع اوکاڑہ تحصیل دیپالپور میں 39 راجباہوں کی بھل صفائی کا کام بذریعہ ٹھیکیدار کیا گیا ہے۔ اخراجات اور انہار کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) اوکاڑہ کینال ڈویژن کی تمام نہریں اور راجباہوں کی کنکریٹ لائننگ

Rehabilitation and upgaradation of channels of Okara Division LBDC کے تحت مکمل ہو چکی ہے۔ نہروں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ جس کی وجہ سے بھل صفائی کی فی الحال ضرورت نہ ہے تمام نہریں اپنے ڈیزائن ڈسچارج کے مطابق چل رہی ہیں۔

قصور کینال ڈویژن قصور ڈویژن ڈی سی سی، قصور کی حد بندی میں واقع حسب ضرورت تمام نہروں کی بھل صفائی کروائی جا چکی ہے۔

خانواہ کینال ڈویژن ضلع اوکاڑہ میں زیادہ تر نہروں کی بھل صفائی ہو چکی ہے۔ بقایا کوئی نہر ایسی نہیں جس کی بھل صفائی کی ضرورت ہو۔

(ج) اوکاڑہ کینال ڈویژن کی تمام نہروں اور راجباہوں کی بھل صفائی کی فی الحال ضرورت نہ ہے اور تمام نہروں اور راجباہوں کی ٹیل ہائے جات اپنے حق کے مطابق پانی دے رہی ہے۔

قصور کینال ڈویژن قصور ڈویژن ڈی سی سی، قصور کی حد بندی میں واقع حسب ضرورت تمام نہروں کی بھل صفائی کروائی جا چکی ہے۔

خانواہ کینال ڈویژن ضلع اوکاڑہ تحصیل دیپالپور میں محکمہ کے خیال میں بقایا نہروں کی بھل صفائی کی فی الحال ضرورت نہ ہے۔

## چنیوٹ میں محکمہ کے دفاتر / انہار / مائنزاور منظور شدہ پانی سے متعلقہ تفصیلات

*1461: **سید حسن مرتضیٰ:** کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع چنیوٹ میں کون کون سی انہار / راجباہ / مائنز ہیں اوران کا recommended پانی کتنا ہے؟

(ب) ان میں اس وقت کتنا پانی چھوڑا جارہا ہے؟

(ج) اس ضلع کا منظور شدہ پانی کتنا ہے اور یہ کس تناسب / طریق کار کے تحت منظور کیا گیا تھا؟

(د) اس ضلع میں محکمہ ہذا کے کون کون سے دفاتر کہاں کہاں قائم ہیں ان میں کون کون سے فرائض سرانجام دیئے جاتے ہیں؟

(ہ) اس ضلع میں کتنی اسامیاں خالی پڑی ہیں؟

(و) اس ضلع میں کون کون سی مشینری چالو حالت میں ہے اور کون کون سی ناکارہ پڑی ہوئی ہے؟

**وزیر آبپاشی** (جناب محمد محسن لغاری):

(الف) ضلع چنیوٹ میں محکمہ انہار فیصل آباد زون کی دو کینال ڈویژن ہیں جو کہ فیصل آباد کینال ڈویژن اور جھنگ کینال ڈویژن ہیں ان کی نہروں کی تفصیل درج ذیل ہے:

### فیصل آباد کینال ڈویژن

| نام راجباہ | منظور شدہ ڈسچارج (Cs.) |
|---|---|
| پیروالا ڈسٹی | 21.00 |
| ولانیاوالا ڈسٹی | 24.00 |
| ساروالا مائنر | 2.70 |
| جونیانوالہ ڈسٹی | 20.12 |
| شیخن مائنر | 2.25 |
| چنیوٹ ڈسٹی اینڈ سسٹم | 158.00 |

| | |
|---|---|
| کوٹ غنی برانچ | 9.50 |
| رجوعہ مائنر | 2.50 |
| کوٹ والامائنر | 4.00 |
| کوٹ احمد یار برانچ | 41.90 |
| مکووالامائنر | 1.50 |
| کموکامائنر | 4.80 |

## جھنگ کینال ڈویژن

| نام راجباہ | منظور شدہ ڈسچارج (Cs.) |
|---|---|
| بھوانہ برانچ | 506.00 |
| مندرجہ ذیل نہریں بھوانہ برانچ سے نکلتی ہیں | |
| لنگرانہ ڈسٹی | 2.96 |
| چوٹی ڈسٹی | 8.49 |
| ہوآنہ ڈسٹی | 5.65 |
| فیڈر ڈسٹی | 228.22 |
| احمد نگر مائنر | 5.05 |
| نصرت پور مائنر | 9.58 |
| سلطان پاکھڑا ڈسٹی | 208.37 |
| موچیوالا ڈسٹی | 5.57 |
| بوریوالا ڈسٹی | 5.58 |

## فیصل آباد کینال ڈویژن

| نام راجباہ | منظور شدہ ڈسچارج (Cs.) |
|---|---|
| مجیدوالامائنر | 6.31 |
| کوٹ وساوامائنر | 15.53 |
| رسالومائنر | 4.70 |
| ٹھٹھ فتح علی مائنر | 3.60 |
| جھانب مائنر | 12.25 |
| سرننگہ مائنر | 3.70 |
| جمال جبی ڈسٹی | 26.29 |
| کانگرا ڈسٹی | 5.43 |
| واگھووالا ڈسٹی | 36.00 |
| جیئن والامائنر | 6.40 |

### جھنگ کینال ڈویژن

| نام راجباہ | منظور شدہ ڈسچارج (.Cs) |
|---|---|
| مستان پور مائنر | 4.33 |
| عربی مائنر | 6.73 |
| منڈ والی ڈسٹی | 19.88 |
| امین پور ڈسٹی | 11.15 |
| گلوتراں ڈسٹی | 38.13 |
| نیلا 1-ڈسٹی | 16.61 |
| نیلا 2-ڈسٹی | 17.61 |

(ب) ان میں اس وقت 857.42 کیوسک پانی چھوڑا جا رہا ہے اور ان نہروں میں پانی کی کمی بیشی Rotational Programme کی وجہ سے ہے۔

(ج)

i. منظور شدہ پانی 880.34 کیوسک ہے۔

ii. منظور شدہ شرح پانی =2.84 اور 1.89 کیوسک فی ہزار ایکڑ ہے۔

(د) اس ضلع میں محکمہ انہار فیصل آباد کے مندرجہ ذیل دفاتر قائم ہیں اور ان میں مندرجہ ذیل فرائض سرانجام دیئے جاتے ہیں۔

1۔ دفتر سب ڈویژنل آفیسر امین پور سب ڈویژن (فیصل آباد کینال ڈویژن) امین پور

i. ریونیو کیسز کی سماعت۔

ii. عدالتی امور کی تیاری۔

iii. نہری پانی چوری کی روک تھام کیلئے اقدامات۔

iv. دیگر سرکاری امور۔

2۔ دفتر سب ڈویژنل آفیسر چنیوٹ ڈرینج سب ڈویژن چنیوٹ۔

i. چنیوٹ فلڈ بند کی دیکھ بھال۔

ii. سیم نالوں کی دیکھ بھال۔

(ہ) اس ضلع میں دفتر سب ڈویژنل آفیسر چنیوٹ ڈرینج سب ڈویژن چنیوٹ کی مندرجہ ذیل اسامیاں خالی ہیں۔

| | | |
|---|---|---|
| i. ارتھ ورک مستری | = | 1 |
| ii. بیلدار | = | 1 |
| iii. سب انجینئر | = | 1 |

(و) اس ضلع میں دفتر سب ڈویژنل آفیسر چنیوٹ ڈرینج سب ڈویژن چنیوٹ میں ایک ٹریکٹر مع ٹرالی اور ایک ریت بھرنے والی مشین درست حالت میں موجود ہے۔ اس کے علاوہ کوئی ناکارہ مشینری موجود نہ ہے۔

## فیصل آباد: محکمہ آبپاشی کے دفاتر، مشینری سے متعلقہ تفصیلات

*1464: **جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع فیصل آباد میں محکمہ آبپاشی کے کتنے دفاتر ہیں؟

(ب) اس ضلع میں کون کون سی انہار / راجباہ / مائنز ہیں؟

(ج) اس ضلع میں کتنا بجٹ مالی سال 19-2018 میں فراہم کیا گیا ہے؟

(د) اس ضلع میں محکمہ ہذا کی کتنی مشینری ہے کتنی درست حالت میں اور کتنی ناکارہ پڑی ہوئی ہے؟

(ہ) کیا حکومت ناکارہ مشینری کی فروخت کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(و) اس ضلع میں کون کون سی اسامیاں محکمہ ہذا میں خالی پڑی ہوئی ہیں؟

**وزیر آبپاشی** (جناب محمد محسن لغاری):

(الف) ضلع فیصل آباد میں محکمہ انہار کے کل 30 دفاتر ہیں۔

(ب) ضلع فیصل آباد میں کل 163 انہار / راجباہ / مائنز ہیں جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ضلع فیصل آباد میں محکمہ آبپاشی کو 19-2018 میں کل 1295.75 ملین روپے بجٹ فراہم کیا گیا جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

i. محکمہ آبپاشی ضلع فیصل آباد کو 19-2018 میں ترقیاتی مد میں 62.744 ملین روپے بجٹ فراہم کیا گیا۔

ii. محکمہ آبپاشی ضلع فیصل آباد کو 19-2018 میں مرمت و نگہداشت کی مد میں 216.497 ملین روپے بجٹ فراہم کیا گیا۔

iii. محکمہ آبپاشی ضلع فیصل آباد کو 19-2018 میں تنخواہوں اور الاؤنسز وغیرہ کی مد میں 1016.509 ملین روپے بجٹ فراہم کیا گیا۔

(د) ضلع فیصل آباد میں 53 مشینیں ہیں جن میں 31 چالو حالت میں ہیں۔ چار مرمت کی وجہ سے بند پڑی ہیں اور 18 ناکارہ حالت میں پڑی ہیں۔

(ہ) محکمہ مجوزہ قوانین کے تحت فروخت کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ مزید یہ کہ پانچ ناکارہ مشینوں کی سروے رپورٹ منظور ہو چکی ہے اور ان کی چار دفعہ نیلامی بھی ہوئی ہے۔ مگر بولی مقرر کردہ قیمت سے کم ہونے کی وجہ سے نیلام نہیں ہوئیں اب اُن کی دوبارہ نیلامی کرنی ہے۔

(و) ضلع فیصل آباد میں کل 168 خالی اسامیاں ہیں جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

## ضلع اوکاڑہ کی نہروں کی بھل صفائی سے متعلقہ تفصیلات

***1556: جناب منیب الحق:** کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع اوکاڑہ کی تمام نہروں کی بھل صفائی کہاں سے لے کر کہاں تک کب کی گئی تھی نہر وار تفصیل بیان کریں؟

(ب) بھل صفائی میں کون کون سی مشینری استعمال کی گئی، کتنی سرکاری مشینری استعمال کی گئی اور کتنی کرایہ پر لی گئی نیز اس پر کتنے اخراجات پٹرول / ڈیزل وغیرہ کی مد میں کئے گئے تفصیل بیان کریں؟

(ج) مذکورہ ضلع میں گزشتہ چھ ماہ میں کتنی نہروں / راجباہوں کی بھل صفائی کی گئی ہے اس پر کتنے اخراجات آئے ہر نہر اور راجباہوں کی الگ الگ تفصیل بیان کریں؟

(د) کیا حکومت مذکورہ ضلع کی تمام نہروں / راجباہوں کی بھل صفائی اور تعمیر و مرمت کرانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

**وزیر آبپاشی** (جناب محمد محسن لغاری):

(الف) ضلع اوکاڑہ میں محکمہ انہار کی تین کینال ڈویژن اوکاڑہ، قصور اور خانواہ کینال ڈویژن آتی ہیں۔ جن کی بھل صفائی کی تفصیل درج ذیل ہے:

**اوکاڑہ کینال ڈویژن:** پچھلے پانچ سالوں سے اوکاڑہ کینال ڈویژن LBDC میں نہروں کو پختہ کئے جانے کا کام بذریعہ پراجیکٹ ڈائریکٹر LBDCIP لاہور جاری ہے جس کی وجہ سے اوکاڑہ کینال ڈیژن میں بھل صفائی کا کوئی کام نہ ہوا ہے اور تمام نہریں ڈیزائن ڈسچارج کے مطابق چل رہی ہیں۔

**قصور کینال ڈویژن:** مالی سال 19-2018 میں قصور کینال ڈویژن تحصیل دیپالپور کی 14 راجباہوں پر بُرجی نمبر 0 سے ٹیل تک بذریعہ ٹھیکیدار بھل صفائی کا کام کروایا گیا ہے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

**خانواہ کینال ڈویژن:** خانواہ کینال ڈویژن ضلع اوکاڑہ میں 39 نہروں کی بھل صفائی کا کام بذریعہ ٹھیکیدار کرواگیا ہے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) محکمہ بذریعہ ٹھیکیدار نہروں پر بھل صفائی کا کام کرواتا ہے۔ بھل صفائی پر سرکاری مشینری نہ استعمال کی گئی ہے لہٰذا اس مد میں پٹرول اور ڈیزل کے کوئی اخراجات نہ آئے ہیں۔

(ج) گزشتہ چھ ماہ میں قصور کینال ڈویژن میں 14 راجباہ کی بھل صفائی کا کام کروایا گیا ہے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

خانواہ ڈویژن ضلع اوکاڑہ میں 39 نہروں کی بھل صفائی کی گئی ہے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) اوکاڑہ کینال ڈویژن کی تمام نہریں اور راجباہوں جن میں ڈسچارج 50 کیوسک اور اس سے کم ہے کی کنکریٹ لائننگ Rehabilitation and upgradation of channels of Okara Division LBDC کے تحت تقریباً مکمل ہو چکی ہے۔ نہروں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ جس کی وجہ سے بھل صفائی کی ضرورت نہ ہے اور تمام نہریں اپنے ڈیزائن ڈسچارج کے مطابق چل رہی ہیں۔
قصور کینال ڈویژن تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ کی 14 راجباہوں کی بھل صفائی کا کام مکمل ہو چکا ہے۔
خانواہ ڈویژن میں تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ میں زیادہ تر نہروں کی بھل صفائی ضرورت / فنڈز کی دستیابی کے مطابق ہو چکی ہے۔

## اوکاڑہ میں نہروں کی دیکھ بھال کے لئے ملازمین کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*1560: **چودھری افتخار حسین چھچھر:** کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع اوکاڑہ میں نہروں / راجباہوں کی دیکھ بھال کے لئے کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں تفصیل فراہم کریں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ طاہر کوٹھی محکمہ انہار کا بنگلہ ہے اس کا کل رقبہ کتنا ہے کتنا رقبہ پر بلڈنگ اور کتنا رقبہ خالی پڑا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس کی بلڈنگ خستہ حال ہو چکی ہے کیا حکومت مذکورہ بلڈنگ کو پرانے سٹریکچر پر بحال کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس بنگلہ میں سکول، ڈسپنسری، اور ریسٹ ہاؤس تھا باؤنڈری وال بھی تھی یہ سب کچھ ختم ہو چکا ہے حکومت نے ریسٹ ہاؤس کی تعمیر و مرمت اور تزئین و آرائش کے لئے سال 19-2018 میں کتنا بجٹ مختص کیا ہے؟

(ہ) کیا حکومت اس ضلع میں نہروں کی دیکھ بھال کرنے والے ملازمین کی تعداد بڑھانے اور بنگلہ مذکورہ کو اپنی اصل حالت میں لانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

**وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):**

(الف) ضلع اوکاڑہ میں محکمہ انہار کی تین کینال ڈویژن آتی ہیں۔ جن میں نہروں / راجباہوں کی دیکھ بھال کے لئے ملازمین کی تعداد کی تفصیل درج ذیل ہے:

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| 1۔ | اوکاڑہ کینال ڈویژن | (LBDCIP) | تعداد ملازمین | 137 | تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ |
| 2۔ | خانواہ کینال ڈویژن | (لاہور زون) | تعداد ملازمین | 175 | تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ |
| 3۔ | قصور کینال ڈویژن | (لاہور زون) | تعداد ملازمین | 10 | بیلدار |
| | | | ٹوٹل | 322 | |

(ب) جی، ہاں! طاہر ریسٹ ہاؤس محکمہ انہار کا بنگلہ ہے۔ اس کا کل رقبہ 15 ایکڑ، بلڈنگ 0.5 ایکڑ اور 14.5 ایکڑ ملحقہ خالی رقبہ ہے۔ جس میں فیلڈ سٹاف کے کوارٹر بھی شامل ہیں۔

(ج) طاہر ریسٹ ہاؤس کی بلڈنگ پرانی ہے لیکن قابل استعمال ہے۔ مزید فنڈز ملنے کی صورت میں بحالی ممکن ہے۔

(د) طاہر ریسٹ ہاؤس میں محکمہ ایجوکیشن کے زیر سایہ سکول موجود ہے اور اس میں تدریس کا عمل جاری ہے۔ ڈسپنسری عرصہ دراز سے محکمہ صحت نے بند کر دی ہے۔ ریسٹ ہاؤس کی فرنٹ سائیڈ پر باؤنڈری وال موجود ہے باقی سائیڈوں پر قابل مرمت / تعمیر کی ضرورت ہے۔ 19-2018 میں مذکورہ بنگلہ کی مد میں کوئی بجٹ نہیں دیا گیا ہے۔

(ہ) نہروں کی دیکھ بھال کے لئے ملازمین کی تعداد گورنمنٹ کی پالیسی / sanction کے مطابق ہے۔ خالی اسامیوں پر بھرتی کی ضرورت ہے۔ تاہم ایسا حکومت کی جانب سے ہدایت پر ممکن ہے۔ بنگلہ مذکورہ کو اپنی اصلی حالت میں لانے کے لئے خصوصی فنڈز درکار ہیں جو کہ عمومی M&R گرانٹ میں ممکن نہیں ہے۔

## وہاڑی: پی پی-229 میں راجباہ کو پختہ کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*1608: **جناب محمد یوسف:** کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تحصیل بورے والا، ضلع وہاڑی راجباہ 3L3/ 3R,4L/ 3L,L/ L کو پی ایس ڈی پی کے تحت 2015 میں شروع کیا گیا؟

(ب) پی پی۔229 وہاڑی میں پی ایس ڈی کے تحت کتنے راجباہ کو پختہ کیا گیا ہے اور کتنے نامکمل ہیں ان کی مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مندرجہ بالا سکیم ابھی تک نامکمل ہے نیز اس حلقہ میں کتنے راجباہ پختہ ہیں اور کتنے ابھی تک نامکمل ہیں اس کی مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(د) کیا حکومت اس منصوبہ کو مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات بیان فرمائیں؟

**وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):**

(الف) یہ درست ہے کہ درج ذیل راجباہ ہائے کو مالی سال 16-2015 میں مختلف ٹھیکیداران کو پختہ لائننگ Under PSDP کا کام Award کیا گیا۔ جس پر ٹھیکیداران نے دستیاب فنڈز کے مطابق راجباہ ہائے کو پختہ کرنے کا کام کیا۔ جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

i. راجباہ 3L3/L جس کی لمبائی 5.28KM ہے۔ جس کی کل تخمینہ لاگت 19.812 ملین روپے تھی۔ مالی سال 16-2015 میں 2 ملین روپے اور 17-2016 میں 3.8 ملین روپے بجٹ ریلیز ہوا جس میں سے 2 کلومیٹر کام مالی سال 17-2016 تک مکمل کیا گیا۔ اس کے بعد کوئی فنڈ نہ دیا گیا۔ موجودہ حکومت نے مالی سال 19-2018 میں 10.014 ملین روپے فنڈ ز ریلیز کئے تھے۔ جس سے مالی سال 19-2018 میں 70 فیصد کام مکمل ہو گیا ہے۔ بقیہ کام مکمل کرنے کے لئے 7.555 ملین روپے فنڈز درکار ہیں۔

ii. راجباہ 3L4/L جس کی ٹوٹل لمبائی 5.29 کلومیٹر ہے اس سکیم کے لئے کُل تخمینہ لاگت 19.955 ملین روپے تھی۔ مالی سال 16-2015 میں 2.00 ملین اور 17-2016 میں 4.00 ملین بجٹ ریلیز ہوا اور جس کے تحت 1.90 کلومیٹر کام مالی سال 17-2016 تک مکمل ہوا اس کے بعد کوئی فنڈ نہ دیا گیا موجودہ حکومت نے مالی سال 19-2018 میں 3.0 ملین فنڈ ریلیز کئے تھے۔ جن سے تقریباً 60 فیصد کام مکمل ہو گیا ہے۔ بقیہ کام مکمل کرنے کے لئے 10.361 ملین فنڈز درکار ہیں۔

iii. 3L1/3R/L جس کی ٹوٹل لمبائی 3.82 کلو میٹر ہے جس کی کل تخمینہ لاگت 12.21 ملین روپے تھی مالی سال 16-2015 میں 2 ملین بجٹ ریلیز ہوا جس کے تحت 10 فیصد کام مکمل ہوا۔ اس کے بعد کوئی فنڈ نہ دیا گیا۔ موجودہ حکومت نے مالی سال 19-2018 کے آخری عشرہ میں 4.0 ملین روپے فنڈز ریلیز کئے تھے لیکن موقع پر کام شروع نہ ہو سکا کیونکہ کام پچھلے دو سال (17-2016 & 18-2017) سے زائد عرصہ سے فنڈ نہ ہونے کی وجہ سے بند تھا ٹھیکیدار کہیں اور کاموں میں مصروف تھا بار بار نوٹس لکھنے کے باوجود کام موقع پر شروع نہ ہو سکا اگر موجودہ مالی سال میں فنڈ جاری کر دیئے گئے تو کام مکمل ہو جائے گا۔ سکیم مکمل کرنے کے لئے 10.211 ملین روپے فنڈز درکار ہیں۔

(ب) صوبائی حلقہ پی پی 229 میں 10 راجباہ ہائے کو PSDP کے تحت پُختہ کرنے کا ٹھیکہ ہوا جن میں سے آٹھ پر کام مکمل ہو گیا ہے جبکہ بقیہ دو پر کام ابھی تک نامکمل ہے۔ نامکمل راجباہ ہائے فنڈز کی عدم دستیابی کی وجہ سے نامکمل ہیں۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) یہ درست ہے کہ سکیم راجباہ ہائے AR-2 اور L-4 پی پی۔229 ابھی تک نامکمل ہیں کیونکہ سابقا مالی سالوں میں ان سکیم ہائے کا کام مکمل کرنے کے لئے فنڈز نہ مل سکے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) محکمہ ان منصوبہ جات کو مکمل کرنا چاہتا ہے۔ جس کا دارومدار فنڈز پر ہے جونہی فنڈز مہیا ہو جائیں گے بقیہ کام مکمل کر دیئے جائیں گے۔

## گوجرانوالہ ڈویژن میں آلودہ پانی سے
## مضر صحت فصلوں کی کاشت روکنے کے لئے حکومتی اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

***1830: چودھری اشرف علی:** کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گوجرانوالہ سمیت ڈویژن کے دیگر شہروں، قصبوں اور دیہاتوں کا استعمال شدہ اور فیکٹریوں کا کیمیکل ملا 25 ہزار کیوسک پانی سیوریج پائپ لائنوں سے ہو

کر قلعہ میاں سنگھ منڈیالہ میر شکاراں فرانسس آباد سمیت مختلف ڈریںزاور نالوں میں پھینکا جاتا ہے جس سے ہزاروں ایکڑ رقبہ پر کھڑی فصلوں کو سیراب کیا جارہا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ڈویژن بھر میں بعض دیگر مقامات پر بھی کیمیکل ملے پانی کا نکاس اپر چناب نہر، راجباہوں اور دریاؤں میں کر دیا گیا ہے جس کی وجہ سے آبی ذخائر آلودہ ہو رہے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ زرعی ماہرین کے مطابق گھروں اور فیکٹریوں کے استعمال شدہ پانی سے سیراب ہونے والی زمین جلد بنجر ہو جاتی ہے اوراس میں کاشت کی گئی فصلیں مضر صحت ہوتی ہیں؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت آبی ذخائر کو آلودگی سے بچانے، زرخیز زمین کو بنجر ہونے سے بچانے اور مضر صحت فصلوں کی کاشت روکنے کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

**وزیر آبپاشی** (جناب محمد محسن لغاری):

(الف) گندے پانی کا نکاس نالوں اور ڈریںز میں ہی ہوتا ہے۔ تاہم اس کی ٹریٹمنٹ ہونی چاہئے جس کی ذمہ داری محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (واسا) اور محکمہ تحفظ ماحول کی ہے۔ مزید برآں محکمہ انہار نالوں اور ڈرینوں کا پانی فصلوں کی سیرابی کے لئے نہیں دیتا۔ اس پانی سے فصلوں کی کاشت محکمہ انہار کی ذمہ داری نہیں۔ یہ محکمہ زراعت اور محکمہ تحفظ ماحول سے متعلقہ ہے۔

(ب) نہروں سمیت آبی ذخائر میں گندے پانی کا نکاس ممنوع ہے۔ جسے روکنے کے لئے محکمہ انہار اپنے تئیں کارروائی کرتا ہے۔ جس میں پولیس رپورٹ، محکمہ تحفظ ماحول اور سول ایڈمنسٹریشن سے رابطہ برائے ضروری کارروائی شامل ہیں۔ تاہم دریاؤں میں گندے پانی کا نکاس متعلقہ محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (واسا) اور محکمہ تحفظ ماحول ہے۔

(ج) یہ محکمہ زراعت اور محکمہ تحفظ ماحول سے متعلقہ ہے۔

(د) آبی ذخائر کو آلودگی سے بچانے کا جواب جز(ب) میں موجود ہے۔ زمین کو بنجر ہونے سے بچانا اور مضر صحت فصلوں کی کاشت کو روکنا، محکمہ زراعت سے متعلقہ ہے۔

## اریگیشن ریسرچ انسٹیٹیوٹ کے ملازمین کی تعداد اور بجٹ سے متعلقہ تفصیلات

*1896: **جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) اریگیشن ریسرچ انسٹیٹیوٹ لاہور کا سال 18-2017 اور 19-2018 کا بجٹ سال وار اور مد وار بتائیں؟

(ب) اس انسٹیٹیوٹ میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں۔ ان کے نام، عہدہ، گریڈ اور تعلیمی قابلیت بتائیں؟

(ج) اس انسٹیٹیوٹ نے ان دو سالوں کے دوران صوبہ کی کس نہر کی کشادگی اور پانی میں اضافہ کے لئے study کی؟

(د) اس انسٹیٹیوٹ نے ان دو سالوں کے دوران صوبہ کے کس کس دریا اور ندی نالے میں سیلاب کی روک تھام کے لئے study کی؟

(ہ) اس انسٹیٹیوٹ نے ان نہروں پر study کے لئے کن کن محکموں کے ملازمین کی خدمات حاصل کیں اور ان کو کتنی رقم ادا کی؟

(و) کیا حکومت اس ادارہ کا سپیشل آڈٹ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

**وزیر آبپاشی** (جناب محمد محسن لغاری):

(الف) اریگیشن ریسرچ انسٹیٹیوٹ، لاہور کا سال 18-2017 اور 19-2018 کے بجٹ کی سال وار اور مد وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ملازمین کی عہدہ، گریڈ اور تعلیمی قابلیت کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) انسٹیٹیوٹ از خود کوئی سٹڈی نہ کرتا ہے جب تک اُس کو تفویض نہ کی جائے۔ سال 18-2017 اور سال 19-2018 میں انسٹیٹیوٹ کو بابت نہر کی کشادگی اور پانی کے اضافے کے بارے میں کوئی کام تفویض نہ ہوا ہے۔

(د) سال 18-2017 اور 19-2018 میں 27 سٹڈیز کی گئیں۔ ان دریاؤں اور نالوں پر کی گئی ماڈل سٹڈیز کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) جیسا کہ درج بالا سوال کے جُز (ج) کے جواب میں بتایا ہے کہ اس انسٹیٹیوٹ نے مذکورہ بالا عرصہ میں کسی بھی نہر کی سٹڈی نہ کی ہے اور نہ ہی کسی دوسرے محکمہ کے ملازمین کی خدمات حاصل کی ہیں۔

(و) اریگیشن ریسرچ انسٹیٹیوٹ کے سالانہ بجٹ کا ہر سال آڈٹ ہوتا ہے اور حال ہی میں مورخہ 17.05.2019 کو آڈٹ اینڈ ورکس ڈیپارٹمنٹ آڈٹ کر چکا ہے۔ مذکورہ عرصہ میں اس ادارے کے پاس نہ کوئی سپیشل پراجیکٹ ہے اور نہ ہی کوئی بیرونی امداد سے کام سرانجام پارہا ہے لہٰذا سپیشل آڈٹ اس ادارے کی حد تک بنتا بھی نہیں اور نہ ہی ضروری ہے۔

## ضلع ساہیوال کے مختلف چکوک میں محکمہ آبپاشی نے جی ڈی ڈسٹری بیوٹرز کمپنی سے لائننگ کرانے کی مد میں اخراجات سے متعلقہ تفصیلات

*2059: **جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ اریگیشن نے 9L5/9L,2L/9L,1L/R,5L,4R بھونی جی ڈی ڈسٹری بیوٹریز کی لائننگ پر کتنے اخراجات آئے تفصیل علیحدہ علیحدہ بتائیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ نہروں، راجباہوں، مائنرز و ڈسٹری بیوٹرز کی لائننگ اپنی مقررہ میعاد سے پہلے ہی ٹوٹ چکی ہیں اور اسکی تعمیر کروانے والی ٹیم اور نیس پاک کی کارکردگی تسلی بخش نہ رہی ہے جو ناقص کام ہونے کی بنیادی وجہ ہے؟

(ج) درج بالا لائننگ کرنے والی کون کون سی کمپنیز ہیں نیز ان کی کیا کیا ذمہ داری تھی اور ان کی کتنی کتنی سکیورٹیز محکمہ کے پاس جمع ہے مزید ناقص کام کرنے والی کمپنیز کے خلاف حکومت نے کیا کارروائی کی ہے مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

**وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):**

(الف) ایشین بنک کے تعاون سے محکمہ آبپاشی نے لوئر باری دوآب کینال امپروومنٹ پراجیکٹ کے تحت درج ذیل چینلز کی لائننگ کا کام کروایا تھا جس پر اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

| نمبر شمار | چینلز کا نام | خرچ کردہ رقم |
|---|---|---|
| 1 | L-9L2 | 91,246,620/- روپے |
| 2 | L-9L1 | 96,098,980/- روپے |
| 3 | L9 | 84,180,478/- روپے |
| 4 | R4 | 44,530,631/- روپے |
| 5 | L5 | 93,353,007/- روپے |
| 6 | R5 | 31,200,741.00 روپے |
| 7 | R5 بھوانی | 73,191,191.00 روپے |
| 8 | گوگیرہ ڈسٹی | 48,206,638.00 روپے |

(ب) یہ درست نہیں ہے کہ مذکورہ چینلز پر کی گئی لائننگ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے۔ بلکہ یہ تمام چینلز لائننگ کے کام کے بعد کامیابی کے ساتھ کسانوں کو نہری پانی مہیا کر رہی ہیں۔ لائننگ و دیگر کاموں کی باقاعدہ نگرانی بذریعہ کنسلٹنٹ (نیس پاک) کی جاتی رہی ہے اور کام کے دوران نقائص دور کروائے جاتے ہیں لہذا نیس پاک کی کارکردگی تسلی بخش ہے۔

(ج) میسرز ایس کے بی نے گوگیرہ ڈسٹری بیوٹری اور 5R بھوانی کا کام اور باقی نہروں کا کام میسرز (NEIE-LAC) نے سرانجام دیا ہے اور گورنمنٹ کے پاس مکمل کنٹریکٹ میں میسرز ایس کے بی کی بطور سکیورٹی پرفارمنس گارنٹی کی مد میں 489,112,074 روپے اور ریٹینشن کی رقم میں 201,585,963 روپے جمع ہیں۔ اسی طرح میسرز (NEIE-LAC) کی بطور سکیورٹی پرفارمنس گارنٹی کی مد میں 505,760,405 روپے اور ریٹینشن کی رقم میں 298,478,052 روپے جمع ہیں اور کام کو ہر طرح مکمل اور مطمئن ہونے پر یہ رقم واپس کی جاتی ہے۔ کام کرنے والے کنٹریکٹر کے خلاف کوئی کارروائی نہ کی گئی کیونکہ اس کے مکمل کردہ کام میں کسی قسم کے نقائص نہ پائے گئے۔

## گجرات: پی پی-34 تحصیل سرائے عالمگیر نہر اپر جہلم کے پلوں کے اطراف میں حفاظتی جنگلے لگائے جانے سے متعلقہ تفصیلات

*2176: **جناب محمد ارشد چودھری:** کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی-34 تحصیل سرائے عالمگیر (گجرات) میں نہر اپر جہلم کے دونوں اطراف متعدد دیہات آباد ہیں اوران دیہاتوں کے عوام اور بالخصوص ان دیہاتوں میں قائم بوائز و گرلز سکولوں کے بچے اور بچیاں روزانہ نہر اپر جہلم کے پلوں پر سے گزرتے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ متذکرہ تمام پلوں کی سالانہ مرمت اور مناسب دیکھ بھال نہ ہونے کی وجہ سے ان کی حالت انتہائی ناگفتہ بہ اور جگہ جگہ سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ متذکرہ پلوں کے دونوں اطراف حفاظتی جنگلے / دیواریں ٹوٹ پھوٹ جانے کی وجہ سے نہر میں گرنے کے متعدد واقعات رونما ہو چکے ہیں؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ان تمام پلوں کے دونوں اطراف نئے حفاظتی جنگلے لگانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

**وزیر آبپاشی** (جناب محمد محسن لغاری):

(الف) یہ درست ہے۔

(ب) درست نہ ہے۔ تمام پُل درست حالت میں ہیں۔ چند ایک پل کی سائیڈ ریلنگ نہ ہیں۔ جس کی جگہ پکے parapit کنکریٹ کے بنا دیئے گئے ہیں۔

(ج) درست نہ ہے۔ سائیڈ جنگلہ کی جگہ پکے parapit بنا دیئے گئے ہیں۔

(د) جو سائیڈ کی ریلنگ مسنگ تھیں۔ ان کی جگہ پکے parapit بنا دیئے گئے ہیں۔ چند ایک باقی ہیں جن کی تکمیل فنڈز آنے کے بعد فوری طور پر کر دی جائے گی۔

## میانوالی: عمر خان راجباہ کو اپ گریڈ کر کے
## نہر بنانے کے منصوبہ کی تکمیل اور مختص بجٹ سے متعلقہ تفصیلات

*2225: **جناب محمد فیصل خان نیازی:** کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ عمر خان راجباہ میانوالی جو کہ خیبر پختونخوا کی حدود سے دریائے کرم سے نکلتا ہے اس کو اپ گریڈ کر کے نہر بنانے کا منصوبہ سابقہ دور میں منظور ہوا تھا اور اس کے لئے بجٹ میں رقم بھی مختص کی گئی تھی؟

(ب) اس منصوبہ کی منظوری کب ہوئی تھی اور اس کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی تھی؟

(ج) اس منصوبہ پر کتنی رقم خرچ ہوئی ہے، کتنا کام ہوا ہے اور کتنا بقایا ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس منصوبہ پر کام روک دیا گیا ہے اور اس منصوبہ کے لئے مالی سال 2018-19 میں رقم بھی مختص نہ کی گئی ہے؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس منصوبہ کے مکمل ہونے سے میانوالی کی ہزاروں ایکڑ زمین سیراب ہونی تھی؟

(و) کیا حکومت اس منصوبہ کو جلد از جلد مکمل کرنے کے لئے فنڈز فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

**وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):**

(الف) جی، ہاں! یہ درست ہے کہ عمر خان راجباہ دریائے کرم سے صوبہ پنجاب کی حدود میں تعمیر کر کے تحصیل عیسیٰ خیل ضلع میانوالی کو سالانہ بنیادوں پر نہری پانی مہیا کرنے کا منصوبہ سال 2017-18 کے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں سیریل نمبر 8208 پر شامل تھا اور اس کے لئے بجٹ میں 220 ملین روپے کی رقم مالی سال 2017-18 میں مختص کی گئی تھی۔

(ب) اس منصوبہ کی منظوری سال 2017-18 میں نہ ہوئی تھی، صرف غیر منظور شدہ منصوبہ کے طور پر سالانہ ترقیاتی پروگرام میں یہ منصوبہ شامل تھا اور 220 ملین کی رقم مختص کی گئی تھی۔

(ج) اس منصوبہ میں نہر کی تعمیر پر کوئی رقم خرچ ہوئی اور نہ ہی کام ہوا۔

(د) مالی سال 19-2018 میں سالانہ ترقیاتی پروگرام میں اس منصوبہ کو شامل کیا گیا تھا اور نہ ہی کوئی رقم مختص کی گئی تھی۔

(ہ) یہ درست ہے۔

(و) حکومت پاکستان نے عمر خان کینال کی اپ گریڈیشن اور تعمیر کرنے کا منصوبہ سال 20-2019 ترقیاتی پروگرام میں شامل کیا ہے جس کا سیریل نمبر 993 اور مالیت 10۔ارب روپے ہے ۔ اس منصوبہ کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے تجویز کردہ دریائے کرم پر بیراج کی ماڈل سٹڈی جاری ہے۔ ماڈل سٹڈی کی تکمیل کے بعد PC-1 مرتب ہو کر D&P بورڈ میں منظوری کے لئے بھجوایا جائے گا۔

## صوبائی واٹر پالیسی اور پانی کو بہتر استعمال کرنے کے اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

***2359: محترمہ مہوش سلطانہ:** کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پاکستان کو شدید پانی کی قلت کا سامنا ہے ہماری صوبائی واٹر پالیسی کیا ہے؟

(ب) صوبہ میں پانی کے بہتر استعمال کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں؟

(ج) ڈیمز اور سمال ڈیمز کے علاوہ اگر کوئی پانی بچانے کی پالیسی ہے تو بتائی جائے اگر نہیں تو حکومت اس پر قانون سازی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(د) چکوال میں کتنے ڈیمز ہیں اور کتنے ڈیمز کی feasibility بنائی گئی ہے؟

**وزیر آبپاشی** (جناب محمد محسن لغاری):

(الف) محکمہ آبپاشی پنجاب نے پالیسی اور قانون سازی کے ضمن میں اہم اقدامات اٹھائے ہیں۔ محکمہ آبپاشی نے پنجاب واٹر پالیسی تیار کی جس کی 29۔دسمبر 2018 کو صوبائی کابینہ نے باقاعدہ منظوری دی۔ پنجاب واٹر پالیسی کا بنیادی مقصد صوبے میں پانی کے ذرائع (زمینی اور زیر زمین اور نکاسی آب) کا انتظام و انصرام اور تخصیص کو حکومت پنجاب کے لئے واضح سمت دینا ہے تاکہ صوبہ بھر میں پائیدار بنیادوں پر پانی کو استعمال کرنے والے تمام ذیلی شعبہ جات (گھریلو، صنعتی، کمرشل یا ماحول) کی ذمہ داریوں کا تعین کرنے کے ساتھ

ساتھ صوبہ بھر کے تمام علاقوں کے لئے indus basin میں موجود نہری نظام اور اس سے باہر کے علاقے کو برابری کی سطح پر پانی کا انتظام و انصرام اور تقسیم کا تعین کرنا ہے۔ مخصوص مقاصد درج ذیل ہیں:

- پانی کے موجودہ دستیاب ذرائع کو بڑھانا: چھوٹے بڑے ڈیموں کی تعمیر، سیلابی پانی کا صحیح استعمال، پانی کے استعمال کے مختلف شعبہ جات کے درمیان پانی کی دوبارہ تخصیص اور گندے پانی کو دوبارہ قابل استعمال بنانا۔
- زیر زمین پانی کے بے دریغ استعمال کا بہتر انتظام و انصرام۔
- زمینی اور زیر زمین پانی کے ذخائر کو آلودگی اور زہریلے مواد سے بچانا اور اس کی کوالٹی کو بہتر بنانا۔
- موسمیاتی تبدیلی کے موافق سیلاب اور قحط سالی کے اثرات سے بچنا۔
- پانی کی طلب کا موثر طریقے سے انتظام اور اس غرض سے ذخائر کا تحفظ، موثر آبپاشی کی ترویج، پانی کی پیداواری صلاحیت میں اضافہ، فصلوں کی کاشت کی بہتر منصوبہ بندی، پانی اور خوراک کے مسائل کا بہتر حل اور آبادی میں اضافہ پر قابو پانا۔
- Integrated Water Resource Management اپروچ اپناتے ہوئے، کسانوں اور دیگر لوگوں کی شمولیت اور اداروں کی اصلاح سے پانی کے انتظام و انصرام کو بہتر کرنا۔
- معاشی پائیداری کی یقین دھانی۔ مناسب قیمت پر نہری پانی کی دستیابی، اریگیشن سٹرکچر کی تعمیر و مرمت اور بحالی کے نئے منصوبوں کے لئے منصوبہ سازی کرنا۔
- صوبوں کے مابین پانی کی تقسیم کے مسائل اور متنازعہ معاملات کو بات چیت کے ذریعے کم کرنا۔
- GIS ٹیکنالوجی کو استعمال کرتے ہوئے پانی سے متعلقہ امور کا ڈیٹا بیس بنانا۔

(ب) محکمہ آبپاشی پنجاب نے صوبہ بھر میں پانی کے بہترین استعمال کے لئے درج ذیل اقدامات اٹھائے ہیں۔

بیراجز کی ترقی و بحالی

دریائے چناب پر واقع تریموں اور پنجند بیراجز کی اپ گریڈیشن 16۔ارب 80 کروڑ کی لاگت سے ایشیائی ترقیاتی بنک کی معاونت سے جاری ہے۔اس منصوبے کی تکمیل سے دونوں بیراجز آئندہ سو سال کی مدت کے لئے محفوظ ہو جائیں گے اور آبپاشی کی بہتر سہولیات فراہم کر سکیں گے۔ تریموں بیراج کی استعداد کار 6 لاکھ 45ہزار کیوسک سے بڑھ کر 8لاکھ 75 ہزار کیوسک ہو جائے گی اور اس سے 13لاکھ 60 ہزار ایکڑ اراضی سیراب ہو گی جبکہ پنجند بیراج کی استعداد کار 7لاکھ کیوسک سے بڑھ کر 8لاکھ 70ہزار کیوسک ہو جائے گی اور اس سے مجموعی طور 15لاکھ 40ہزار ایکڑ اراضی سیراب ہو گی۔

دریائے ستلج پر واقع اسلام بیراج کی بحالی کا منصوبہ ایشیائی ترقیاتی بنک کی معاونت سے 3-ارب 27 کروڑ اور 90لاکھ روپے کی لاگت سے مکمل کیا جائے گا۔اس منصوبہ کی تکمیل سے اسلام بیراج کی استعداد کار 3لاکھ کیوسک سے بڑھ کر 3لاکھ 32ہزار کیوسک ہو جائے گی اور اس سے 10لاکھ ایکڑ اراضی سیراب ہو گی۔

### جلالپور کینال پراجیکٹ

جلالپور کینال کا منصوبہ 32-ارب 72 کروڑ اور 10لاکھ روپے کی لاگت سے شروع کیا چکا ہے۔ 110 میل لمبی یہ نہر دریائے جہلم کے دائیں کنارے سے نکلے گی جس کی مجموعی استعداد کار 1350 کیوسک ہو گی۔اس نہر کے باعث ایک لاکھ 60ہزار ایکڑ قابل کاشت اراضی سیراب ہو گی جس سے علاقے میں زرعی پیداوار میں خاطر خواہ اضافہ ہو گا۔اس منصوبہ سے مجموعی طور جہلم اور خوشاب کے اضلاع میں 80دیہات کے 2لاکھ 25ہزار افراد کو معاشی فوائد حاصل ہوں گے۔

### گریٹر تھل کینال چوبارہ برانچ پراجیکٹ

تھل کی صحرائی زمینوں کو سیراب کرنے کے لئے گریٹر تھل کینال فیزII-چوبارہ برانچ کا منصوبہ شروع کیا جاچکا ہے،اس منصوبہ کے تحت چوبارہ برانچ اور اس کی ضمنی نہریں تعمیر کی جائیں گی جن کی کل لمبائی 278 میل ہو گی اور مجموعی لاگت 9-ارب70 کروڑ روپے ہو گی۔یہ منصوبہ 2لاکھ94ہزار اور110 ایکڑ اراضی کو سیراب کرے گا۔

### نہروں کی اپ گریڈیشن اور بحالی

تریموں سدھنائی لنک کینال کا منصوبہ 2-ارب 44 کروڑ اور 50لاکھ روپے کی لاگت سے جاری ہے۔

ایس ایم بی لنک کینال کی بحالی اور میلسی سائفن کی استعداد کار میں اضافے کا منصوبہ 4-ارب3 کروڑ اور 40لاکھ روپے کی لاگت سے جاری ہے۔ احمد پور برانچ کی بحالی کی منصوبہ ایک ارب76 کروڑ اور 20لاکھ روپے کی لاگت سے جاری ہے۔ایسٹرن صادقیہ کینال کی بحالی کا منصوبہ 95 کروڑ80لاکھ روپے کی لاگت سے جاری ہے۔

### نہروں کی پختگی

3-ارب 50 کروڑ روپے کی لاگت سے 450 میل لمبی منتخب نہروں کی پختگی کا فیز-III منصوبہ جاری ہے۔6-ارب روپے کی لاگت سے600 میل لمبی منتخب نہروں کی پختگی کا فیزIV-منصوبہ تیار کر لیا گیا ہے۔

کسان package کے تحت 6۔ارب روپے کی لاگت سے 680 میل لمبی منتخب نہروں کی ٹیل ریچز پر بہتری کا منصوبہ تیار کر لیا گیا ہے۔

نہروں کی بھل صفائی

صوبہ بھر میں ہر سال تقریباً600 نہروں میں پانی کی بلا رکاوٹ ترسیل جاری رکھنے کے لئے بھل صفائی کی جاتی ہے۔

چھوٹے ڈیموں کی تعمیر

محکمہ آبپاشی پنجاب پوٹھوہار ریجن کے چار اضلاع (اٹک، راولپنڈی، جہلم اور چکوال) میں چھوٹے ڈیموں کی تعمیر و مرمت کا ذمہ دار ہے۔اب تک 56 چھوٹے ڈیم مکمل ہو چکے ہیں۔

13 چھوٹے ڈیموں کی تعمیر 2022 تک مکمل ہو جائے گی۔ جن کی پانی جمع کرنے کی استعداد کار 3 لاکھ 72 ہزار ایکڑ فٹ ہو جائے گی۔

سات نئے چھوٹے ڈیم بنانے کی منصوبہ بندی پر کام جاری ہے۔ جن میں تقریباً68,725 ایکڑ فٹ پانی جمع کیا جاسکے گا۔

5۔ارب 65 کروڑ اور 50 روپے کی لاگت سے گھبیر ڈیم منصوبہ کا آغاز کر دیا گیا ہے جس سے بارانی علاقوں میں پانی جمع کر کے نہ صرف 15 ہزار ایکڑ زرخیز اراضی کو آبپاشی کے لئے پانی فراہم کیا جائے گا بلکہ ضلع چکوال کی آبادی کو پینے کے لئے پانی بھی مہیا ہو گا۔

ڈڈوچہ ڈیم کی تعمیر کا منصوبہ تیار کر لیا گیا ہے، اس ڈیم سے راولپنڈی کی آبادی کو 35 ملین گیلن یومیہ پینے کا پانی دستیاب ہو گا۔ منصوبہ کی تکمیل کے لئے اراضی خریدی جا رہی ہے اور یہ منصوبہ عرصہ تین سال میں مکمل ہو گا۔

(ج) ڈیمز اور سمال ڈیمز کے علاوہ پانی بچانے کے مختلف ذرائع جیسا کہ کھال کی پختگی، لیزر لینڈ لیولر کا استعمال، furrow & bed اور ڈرپ سپر نکلر اریگیشن ہیں جو کہ محکمہ زراعت سے متعلقہ ہیں۔

محکمہ آبپاشی پنجاب نے بھی پالیسی اور قانون سازی کے ذریعے پانی کو بچانے کے سلسلے میں اہم اقدامات کئے ہیں۔ محکمہ آبپاشی نے پنجاب واٹر پالیسی تیار کی جس کی 29۔دسمبر 2018 کو صوبائی کابینہ نے باقاعدہ منظوری دی۔ اسی منظور شدہ واٹر پالیسی کی سفارشات کے مطابق صوبے میں پانی کے انتظام و انصرام اور تخصیص کے لئے جامع قانون سازی کی ضرورت ہے۔

علاوہ ازیں زیر زمین پانی کے استعمال کے لئے بھی قوانین مربوط نہیں ہیں جس کے نتیجے میں زیر زمین پانی کی سطح تیزی سے نیچے جا رہی ہے۔اس سنگین صورتحال کے پیش نظر پنجاب حکومت نے زمینی اور زیر زمین پانی کے استعمال اور نکاسی آب کے لئے جامع قانون سازی کی ہے جس کی صوبائی کابینہ سے بھی منظوری لی جاچکی ہے اور اسے جلد ہی صوبائی اسمبلی میں پیش کر دیا جائے گا۔اس قانون سازی سے پائیدار بنیادوں پر پانی کے استعمال اور زیر زمین پانی کے ذخیرہ کے تحفظ کی راہ ہموار ہو سکے گی۔

اس کے علاوہ مجوزہ واٹر ایکٹ 2019 کے مقاصد میں صوبے میں واٹر گورننس کو بہتر بنانے، پانی کے حقوق کے تعین،پانی کے انتظام و انصرام کی ذمہ داریوں کا تعین، پانی بچانے کے مختلف ذرائع، پانی کا پائیدار بنیادوں پر استعمال، پانی کے استعمال کی قیمت کا تعین، آبی ذرائع سے پانی کے حصول اور نکاسی آب کے طریق کار اور دیگر متعلقہ امور کے بارے میں تفصیلات شامل ہیں۔

(د) ضلع چکوال میں اکیس سمال ڈیمز تکمیل شدہ اور operational ہیں۔دو سمال ڈیمز زیر تعمیر ہیں جبکہ ایک سمال ڈیم گھمبیر کی feasibility بنائی جا رہی ہے۔

## ضلع رحیم یار خان میں زمینداروں اور کسانوں کے لئے ٹیل تک پانی کی باہم رسائی کے لئے کئے گئے اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

*2364: **سید عثمان محمود:** کیا وزیر آبپاشی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع رحیم یار خان کا نہری نظام انتہائی بُری حالت میں ہے جس وجہ سے کسانوں / زمینداروں کو ٹیل تک پانی نہ پہنچ رہا ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ بیشتر انہار کے موگہ جات ٹوٹ چکے ہیں یا توڑ دیئے گئے ہیں؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو محکمہ زمینداروں اور کسانوں کے لئے ٹیل تک پانی کی بروقت فراہمی کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہا ہے، تفصیل سے آگاہ کریں؟

**وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):**

(الف) ضلع رحیم یار خان کا نہری نظام پُرانا ہے اس کے باوجود تسلی بخش حالت میں ہے۔ محکمہ انہار کے افسران اور عملہ فیلڈ کی محنت سے ٹیل تک پانی بمطابق حق ڈسچارج پہنچ رہا ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے ان انہار کے موگہ جات بمطابق منظور شُدہ ڈیزائن ہیں اور تسلی بخش حالت میں چل رہے ہیں۔ زمینداران /کسان دانستہ طور پر موگہ جات کو توڑ کر اپنے رقبہ کی آبپاشی زائد از حق کرتے ہیں لیکن محکمہ انہار کے افسران اور عملہ فیلڈ دن رات نہروں پر گشت کر کے ٹوٹے ہوئے موگہ جات کو مرمت کرتے ہیں جس کی وجہ سے ٹیلوں تک پانی بمطابق حق ڈسچارج پہنچ رہا ہے۔

(ج) محکمہ انہار کے آفیسران اور عملہ دن رات نہروں پر گشت کرتے ہیں اور ٹیلوں پر پانی پہنچاتے ہیں۔ پانی چوری کرنے والوں کے خلاف زیر دفعہ 70 کینال اینڈ ڈرینج ایکٹ کے تحت جرمانہ کیا جاتا ہے اور متعلقہ تھانہ جات میں زیر دفعہ 73A/70 کینال اینڈ ڈرینج ایکٹ کے تحت ایف آئی آر بھی درج کروائی جاتیں ہیں۔ فصل خریف 2019 کے دوران پانی چوری کرنے والوں کے خلاف زیر دفعہ 70 کینال اینڈ ڈرینج ایکٹ کے تحت 141 ملزمان کو 957900 روپے جرمانہ کیا گیا ہے اور 1172 قاصران کے خلاف زیر دفعہ 73A/70 ترمیم شُدہ سال 2016 کے تحت ایف آئی آر درج کروائی گئی ہیں۔

## ضلع بہاولنگر: کنال ڈویژن صادقیہ فورڈواہ اور ہاکڑہ میں پانی چوری میں ملوث افسران کے خلاف کارروائی سے متعلقہ تفصیلات

*2410: **جناب محمد جمیل:** کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع بہاولنگر میں واقع کنال ڈویژن صادقیہ فورڈواہ اور ہاکڑہ واقع ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان تمام کینال ڈویژن میں پانی چوری کی وارداتیں انتہائی اونچے درجے پر جاری ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان تمام ڈویژن میں سے صادقیہ کینال ڈویژن کی انہار فتح اور گنجانی پر پانی چوری کی بھرمار ہے موگہ جات کا نام ونشان تک نہ ہے اور بااثر زمیندار پائپ لگا کر پانی حاصل کر رہے ہیں جس کی وجہ سے پانی ٹیل پر نہ پہنچتا ہے اور غریب کاشتکار متاثر ہو رہے ہیں؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ ڈپٹی کمشنر بہاولنگر نے کمشنر بہاولپور کو بذریعہ لیٹر نمبر DC/RJ/426/CAMP مورخہ 04-10-2018 کو آگاہ کیا کہ اس پانی چوری میں ایس ڈی او سے لے کر XEN اور SE تک سب ملوث ہیں اگر یہ درست ہے تو پھر ان افسران کے خلاف اور پانی چوری روکنے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں، تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

**وزیر آبپاشی** (جناب محمد محسن لغاری):

(الف) جی، ہاں! یہ درست ہے کہ ضلع بہاولنگر میں ڈویژن صادقیہ، فورڈواہ اور ہاکڑہ واقع ہیں۔

(ب) بہاولنگر کینال سرکل کی تمام نہریں فارمر آرگنائزیشن سسٹم کے تحت مارچ 2011 سے 2014 تک تھیں جو کہ اب حکم امتناعی کے تحت فارمر آرگنائزیشن سسٹم کے تحت چل رہی ہیں۔اس نظام کے تحت تمام تر ذمہ داری برائے پانی چوری پر کنٹرول اور پانی چوروں کے خلاف پرچہ جات کا اندراج فارمر آگنائزیشن نے کروانا ہوتا ہے لیکن اس ضمن میں فارمر آرگنائزیشن ناکام ہو چکی ہے اور اب گورنمنٹ آف پنجاب لاء اینڈ پارلیمنٹری افیئرز ڈیپارٹمنٹ نے کھال پنچایت آرڈیننس (III of 2019) جاری کر دیا ہے۔اریگیشن ڈیپارٹمنٹ اور کھال پنچایت کمیٹیاں مل کر پانی چوری پر کنٹرول حاصل کریں گی۔ صادقیہ کینال ڈویژن، ہاکڑہ کینال ڈویژن اور فورڈواہ کینال ڈویژن کی حدود میں زیر زمین پانی کڑوا ہونے اور بارشیں کم ہونے کی وجہ پانی چوری کے وقوعہ جات رُونما ہوتے رہتے ہیں۔پانی چوروں کے خلاف محکمہ کی طرف سے بروقت کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے جس کا واضح ثبوت فصل خریف 2019 میں مندرجہ بالا کینال ڈویژن میں بالترتیب 335، 480، 530 کل 1345 پانی چوری کی روبکار پولیس کو بھجوائی گئیں جس پر پولیس نے ایف آئی آر 479 درج کی ہیں۔

اس کے علاوہ دفعہ 70 کی کارروائی عمل میں لاتے ہوئے پانی چوروں کے خلاف نقد جرمانے عائد کئے گئے جس کی مالیت بالترتیب-/240,000، -/272000، -/400000 جو کہ ٹوٹل -/9,12000 روپے بنتی ہے جو کہ گورنمنٹ کے اکاؤنٹ میں جمع کروادی گئی ہے۔

(ج) صادقیہ کینال ڈویژن کی انہار فتح ڈسٹی اور گجیانی ڈسٹی پر موگہ جات اپنے منظور شُدہ ڈیزائن کے مطابق چل رہے ہیں۔ فتح اور گجیانی نہریں فارمر آرگنائزیشن سسٹم مارچ 2011 سے اگست 2014 تک کا دورانیہ تھا لیکن ستمبر 2014 سے تاحال عدالتی حکم امتناعی سے چل رہی ہیں۔ فارمر آرگنائزیشن کی باڈی کے ممبران پانی چوری کروانے میں ملوث ہیں۔ صدر فارمر آگنائزیشن محمد ایوب موگہ جات کی شکستگی کے ساتھ ساتھ مالی بدعنوانیوں میں بھی ملوث تھا جو کہ نومبر 2018 سے انٹی کرپشن نے گرفتار کر کے جوڈیشل بھیج دیا جو کہ تاحال جیل میں بند ہے اور اس کے خلاف بدعنوانی کے سلسلے میں انکوائری زیر تکمیل ہے۔

محکمہ انہار کی کاوشوں کی وجہ سے جس کا تفصیلی ذکر سوال نمبر(ب) کے جواب میں مفصل درج ہے۔ پانی چوروں کے خلاف سخت کارروائی عمل میں لائی جارہی ہے اور فتح اور گجیانی نہروں کی ٹیلوں پر پانی انکے حق کے مطابق پہنچ رہاہے اور اب گورنمنٹ آف پنجاب لاء اینڈ پارلیمنٹری افیئرز ڈیپارٹمنٹ نے کھال پنچایت آرڈیننس(III of 2019) جاری کر دیاہے۔ اریگیشن ڈیپارٹمنٹ اور کھال پنچایت کمیٹیاں مل کر پانی چوری پر کنٹرول حاصل کریں گی۔

(د) جناب کمشنر بہاولپور کے لیٹر کی روشنی میں سیکرٹری اریگیشن کے حکم سے سپیشل چیکنگ کمیٹی بنائی گئی اس کمیٹی نے بہاولنگر کینال سرکل کے تمام موگہ جات کو چیک کیا اور تمام موگہ جات کو کمیٹی کی رپورٹ پر ڈیزائن کے مطابق درست کیا گیا اور اس وقت کے ایکسئن فورڈواہ ہاکڑہ، سب ڈویژنل آفیسرز چشتیاں منچن آباد، ہارون آباد اور مختلف سیکشن کے دس سب انجینئرز کو اپنے فرائض میں کوتاہی کی وجہ سے معطل کر دیا گیا اور ان کے خلاف محکمانہ انکوائری لگادی گئی جو کہ تاحال زیر سماعت ہے اور سیکرٹری نے

بہاولنگر کینال سرکل کے تمام آفیسران کو تبدیل کر کے نئے آفیسرز تعنیات کر دیئے ہیں جو کہ پانی چوروں کے خلاف سخت کارروائی عمل میں لا کر ٹیلوں پر پانی کی فراہمی کو یقینی بنا رہے ہیں۔ مزید یہ کہ موجودہ تعنیات شُدہ افسران کے خلاف پانی چوری میں ملوث ہونے کے کوئی شواہد سامنے نہیں آئے۔

## ملتان: چیف انجینئر کینال آبپاشی کے تحت
## خالی اسامیوں کی تعداد نیز رولز A-17 کے تحت بھرتی سے متعلقہ تفصیلات

***2564: جناب محمد فیصل خان نیازی:** کیاوزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) چیف انجینئر (کینال) محکمہ آبپاشی ملتان کے تحت کتنی اسامیاں کس کس عہدہ اور گریڈ کی خالی ہیں؟

(ب) خانیوال، ساہیوال، ملتان اور بہاولپور میں رول A-17 کے تحت بھرتی کے لئے کتنی درخواستیں زیر التواء ہیں؟

(ج) رول A-17 کے تحت بھرتی کا اختیار کس اتھارٹی کے پاس ہے؟

(د) کیا حکومت رول A-17 کے تحت موصول شدہ درخواستوں پر جلد از جلد بھرتی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

(ہ) جو درخواستیں زیر التواء ہیں وہ کب سے ہیں اور کس بنیاد پر زیر التواء ہیں؟

**وزیر آبپاشی** (جناب محمد محسن لغاری):

(الف) زونل آفس ملتان اور اس کے ماتحت سرکل اور ڈویژن ہائے دفاتر میں مختلف کیٹیگری کی 765 اسامیاں خالی ہیں جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) زونل آفس ملتان اور اُس کے ماتحت سرکلز / ڈویژن ہائے دفاتر میں رول A-17 کے تحت چار درخواستیں زیر التواء ہیں۔ بہاولپور زونل آفس میں رول A-17 کے تحت کوئی درخواست زیر التواء نہ ہے، تاہم اُس کے ماتحت سرکل اور ڈویژن ہائے دفاتر میں 34 درخواستیں زیر التواء ہیں۔

(ج) زونل آفس میں سینئر موسٹ سٹاف آفیسر / ایگزیکٹو انجینئر آپریشن بھرتی کرنے کے مجاز ہیں جبکہ سرکل اور ڈویژن ہائے دفاتر میں سپرنٹنڈنگ انجینئر اور ایگزیکٹو انجینئر بھرتی کرنے کے مجاز ہیں۔

(د) یہ درخواستیں دوران سروس وفات پانے والے اور میڈیکل کی بنیادوں پر ریٹائر ہونے والے ملازمین کے بچوں کی ہوتی ہیں، ان درخواستوں پر جلد از جلد بھرتی کا کام مکمل کیا جاتا ہے تاہم بعض اوقات کاغذات کی جانچ پڑتال یا پھر مطلوبہ پوسٹ خالی نہ ہونے کی بناء پر دیر ہو جاتی ہے۔

(ہ) ملتان زون اور بہاولپور زون کے ماتحت سرکل اور ڈویژن ہائے دفاتر میں جو درخواستیں زیر التواء ہیں، اُن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

## ضلع قصور کی حدود میں محکمہ

## کے دفاتر اور ملازمین کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*2662: **ملک محمد احمد خان:** کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع قصور کی حدود میں محکمہ آبپاشی کے دفاتر کہاں کہاں ہیں اس ضلع میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؟

(ب) اس ضلع میں محکمہ کے کتنے ریسٹ ہاوسز کہاں کہاں اور کتنے رقبہ پر ہیں؟

(ج) اس ضلع کی کتنی زرعی اراضی کو نہری پانی مل رہا ہے اور کن انہار / راجباہ / مائنز سے پانی مل رہا ہے؟

(د) اس ضلع کی انہار / راجباہ / مائنز کا منظور شدہ پانی کتنا ہے؟

(ہ) اس ضلع کی تمام زرعی اراضی کے لئے کتنا نہری پانی مزید درکار ہے اور اس بابت حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

**وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):**

(الف) ضلع قصور میں محکمہ آبپاشی کی تین ڈویژنز لاہور سی بی ڈی سی، قصور ڈویژن اور بلوکی ہیڈورکس ڈویژن کام کر رہی ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

i. ضلع قصور کی حدود میں محکمہ آبپاشی لاہور ڈویژن سی بی ڈی سی کے دو دفاتر کام کر رہے ہیں جن میں (1) پانڈو کی سب ڈویژنل آفس واقع مین فیروزپور روڈ نزد للیانی اور (2) دوسرا دفتر چھانگا مانگا کینال ریسٹ ہاوس میں واقع ہے۔ اس ضلع میں 340 ملازمین کام کر رہے ہیں۔

ii. ضلع قصور میں قصورڈویژن محکمہ انہار کا مرکزی دفتر نزد ضلع کچہری مین فیروزپور روڈ قصور پر واقع ہے جبکہ سب ڈویژنل آفیسرز کے دفاتر مندرجہ ذیل جگہوں میں واقع ہیں۔

سب ڈویژن چونیاں اور سب ڈویژن کھڈیاں بمقام کھڈیاں خاص دیپالپور روڈ پر واقع ہیں، سب ڈویژن کنگن پور کا دفتر منڈی احمد آباد ضلع اوکاڑہ میں واقع ہے اور قصور ڈویژن ضلع قصور میں 272 ملازمین کام کر رہے ہیں۔

iii. ضلع قصور میں ایکسیئن بلوکی ہیڈورکس ڈویژن کا دفتر اور سب ڈویژنل آفیسر بلوکی ہیڈورکس کا دفتر بلوکی کے مقام پر واقع ہیں اور اس میں 225 ملازمین کام کر رہے ہیں۔

(ب) لاہور ڈویژن ضلع قصور کی حدود میں لاہور ڈویژن سی بی ڈی سی لاہور کے دو ریسٹ ہاوسز ہیں جن میں بھمبھہ ریسٹ ہاؤس RD:374/L MBL پر اور واں ریسٹ ہاؤس (چھانگا مانگا) چونیاں روڈ پر واقع ہیں جو کہ بالترتیب 5 اور 13 ایکڑ کے رقبہ جات پر مشتمل ہیں۔

ضلع قصور کی حدود میں قصور ڈویژن محکمہ آبپاشی کے چھ ریسٹ ہاوسز ہیں جن کی مع رقبہ جات تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

بلوکی ہیڈورکس ڈویژن بلوکی کا ضلع قصور کی حدود میں ایک ریسٹ ہاؤس بلوکی ریسٹ ہاؤس بلوکی کے مقام پر واقع ہے اس کا کُل رقبہ دو ایکڑ ہے۔

(ج) لاہور ڈویژن سی بی ڈی سی لاہور محکمہ آبپاشی کی ضلع قصور کی حدود میں 55 راجباہ ہیں جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جو کہ ضلع قصور کی تقریباً 386782 ایکڑ اراضی کو سیراب کرتے ہیں۔

ضلع قصور کی حدود میں قصور ڈویژن کی تقریباً 38 راجباہ ضلع کی زرعی زمین کو پانی مہیا کرتی ہیں جن سے تقریباً 277356 ایکڑ رقبہ سیراب کیا جاتا ہے۔ راجباہوں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے اور جبکہ ضلع قصور کی حدود میں بلوکی ہیڈ ورکس ڈویژن کی گیارہ راجباہ ضلع کی زرعی زمین کو پانی مہیا کرتے ہیں جن سے تقریباً 27492 ایکڑ رقبہ سیراب کیا جاتا ہے۔ راجباہوں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) لاہور ڈویژن سی بی ڈی سی لاہور محکمہ آبپاشی کی ضلع قصور میں واقع مذکورہ بالا راجباہوں کا منظور شدہ پانی 2012 کیوسک ہے۔ قصور ڈویژن ضلع قصور میں راجباہ کا منظور شدہ بمطابق L سیکشن پانی 2450 کیوسک ہے اور جبکہ ضلع قصور میں واقع رقبہ CCA جو کہ بلوکی ڈویژن سے سیراب ہو رہا ہے۔ اُس کا موجودہ حساب سے پانی 183 کیوسک ہے۔

(ہ) ضلع قصور کی حدود میں لاہور ڈویژن سی بی ڈی سی اور بلوکی ہیڈ ورکس ڈویژن میں اس ضلع کی زرعی اراضی کو سیراب کرنے کے لئے مزید نہری پانی درکار نہ ہے اور جبکہ ضلع قصور اور ضلع اوکاڑہ میں قصور ڈویژن محکمہ انہار کی تمام زرعی اراضی کو سیراب کرنے کے لئے مزید 583 کیوسک پانی درکار ہے۔ قصور ڈویژن کو پانی کی سپلائی BRBD Link Canal سے ہوتی ہے۔ مگر راستے میں Ravi Syphon پر (جو کہ دریائے راوی پر موجود ہے) Barrels کے سلٹ اپ ہونے کی وجہ سے پورا پانی جو کہ لاہور اور قصور ڈویژن کی ڈیمانڈ کے مطابق ہو، نہیں گزرتا جس کی وجہ سے قصور ڈویژن کو پانی کا پورا حصہ نہیں ملتا۔ تاہم محکمہ راوی سائفن کی remodeling کا منصوبہ تیار کر رہا ہے جس کے مکمل ہونے پر قصور ڈویژن میں پانی کی کمی کا مسئلہ حل ہو جائے گا۔

## حکومت پنجاب کا سمال ڈیم بنانے سے متعلقہ تفصیلات

***2729: محترمہ رابعہ نسیم فاروقی:** کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا حکومت پنجاب کا نئے سال ڈیم بنانے کا ارادہ ہے تو کتنے نئے ڈیم بنانا چاہتی ہے ؟

(ب) مالی سال 2019-20 میں نئے ڈیم بنانے کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی ہے، اگر حکومت نئے ڈیم بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو ان ڈیمز کی تعمیر سے کتنا پانی ذخیرہ ہو سکے گا؟

(ج) کیا حکومت نے پانی کو ضائع ہونے سے بچانے کے لئے کوئی اقدامات اٹھائے ہیں اس بارے میں تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

**وزیر آبپاشی** (جناب محمد محسن لغاری):

(الف) پوٹھوہار کے علاقہ میں سمال ڈیمز کی تعمیر کے potential اور علاقہ میں زیر زمین پانی کی کمی کے پیش نظر حکومت پنجاب حتی المقدور ڈیم بنانا چاہتی ہے۔مالی سال 2019-20 میں نئے ڈیمز تعمیر کے 14 منصوبہ جات شامل ہیں۔

(ب) ان منصوبوں کے لئے مبلغ 3416.803 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں جس سے امسال تین ڈیم پر کام مکمل کر لیا جائے گا،بقیہ گیارہ منصوبوں کو اگلے دو سال میں فنڈز کی دستیابی سے مشروط مکمل کرنے کوشش کی جائے گی اور ان جاری منصوبوں میں سے راولپنڈی میں ڈڈھوچہ ڈیم کی تعمیر بھی شامل ہے جو کہ دسمبر 2019 تک موقع پر شروع کر دی جائے گی۔

مزید برآں نئے ڈیمز کی تعمیر کے لئے مالی سال 2019-20 میں حکومت پنجاب ایک feasibility study کروا رہی ہے جس کے نتیجے میں مزید نئے ڈیمز تعمیر کئے جائیں گئے۔پانی ذخیرہ ہونے کی مقدار کا تعین feasibility study میں کیا جائے گا۔

(ج) بارش کے پانی کو ضائع ہونے سے بچانے کے لئے محکمہ انہار پنجاب مندرجہ بالا اقدامات کے ذریعے اپنی بہترین کوشش کر رہی ہے۔

## سیلاب سے بچاؤ کے لئے حکومت کے اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

***2730: محترمہ رابعہ نسیم فاروقی:** کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

عوام کو سیلاب سے محفوظ بنانے کے لئے محکمہ نے کیا اقدامات اٹھائے ہیں اور حکومت مزید کیا اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

**وزیر آبپاشی(جناب محمد محسن لغاری):**

فلڈ سیزن ہر سال 15۔ جُون سے شروع ہو کر 15۔اکتوبر تک جاری رہتا ہے۔ اِس دوران شدید بارشوں کے باعث کسی بھی دریا یا نالے میں سیلاب کے آجانے کا قوی امکان ہوتا ہے اِس لئے سیلاب کے ممکنہ نقصانات سے بچنے کے لئے پہلے سے ہی پنجاب اریگیشن ڈیپارٹمنٹ دوسرے اداروں سے مل کر انتظامات کر لیتا ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

1) تمام متعلقہ اریگیشن فلڈ ڈویژن کے فلڈ فائٹنگ پلان بنا کر متعلقہ اداروں میں بروقت تقسیم بھی کر دیئے جاتے ہیں۔ فلڈ فائٹنگ پلان ہر ہر ڈویژن کا (contingency plan)ہوتا ہے جس میں سیلاب کے پیشِ نظر حساس مقامات پر جو بھی اقدامات اُٹھانے ہوتے ہیں وہ سب اِس میں درج ہیں۔

2) تمام پشتوں اور بندوں، اور بریچنگ سیکشنز کی انسپکشن مکمل کر لی گئی تھی اور جہاں جہاں خامیاں پائی گئیں اُن کو دُور کر دیا گیا ہے۔

3) تمام غیر قانونی طور پر قائم شدہ (encroachments)کی نشاندہی کر کے فہرستیں سول انتظامیہ کو ارسال کر دی گئی تھیں۔

4) تمام بندوں اور پشتوں کے کام مکمل کر لئے گئے ہیں۔

5) کسی بھی فلڈ کی ہنگامی صُورت سے نمٹنے کے لئے ضروری سامان، پتھر اور مشینری کا بھی پہلے سے انتظام کر لیا گیا ہے۔

6) حساس ترین مقامات پر سیلابی صُورتِ حال سے نمٹنے کے لئے ایکشن پلان برائے تعیناتی مشینری اور افرادی قوت مرتب کئے گئے ہیں۔

7) تمام فلڈ ڈویژن میں ضروری تربیتی مشقوں کا کام مکمل ہو چکا ہے۔

8) مزید برآں اِس سال 2019 کے فلڈ سیزن کے شروع ہونے سے پہلے، پنجاب اریگیشن ڈیپارٹمنٹ کی کاوش سے پنجاب انجینئرنگ اکیڈمی میں فلڈ کانفرنس کا انعقاد کیا گیا جس میں اریگیشن کے تمام افسران نے شرکت کی اور سیلاب سے بچاؤ کے سلسلہ میں متعلقہ تیاری کا جائزہ لیا گیا۔

9) ڈرینج اینڈ فلڈ زون کے زیر نگرانی فلڈ وارننگ سینٹر (جو کہ 46 جیل روڈ پر واقع ہے) نے 15۔جُون سے کام اپنا شروع کر دیا تھا جو کہ 15۔ اکتوبر تک جاری رہے گا۔ جہاں تمام دریاؤں کے بیراجوں، نالوں کا ڈیٹا پولیس کمیونیکیشن ڈیپارٹمنٹ

کے ذریعہ سے اکٹھا کر کے تمام متعلقہ اداروں کو بھیجا جاتا ہے اور مزید بر آں
Met.office سے ملنے والی ہر فلڈ وارننگ / الرٹ کو متعلقہ اداروں کو بھیجا جاتا
ہے تاکہ سیلاب کے پیشِ نظر ممکنہ نقصانات سے بچنے اور اُسے کم کرنے کے لئے
ضروری اقدامات کئے جاسکیں۔

مزید برآں آئندہ کی سیلابی صورتحال سے اور زیادہ بہتر طریقے سے نمٹنے کے لئے بیراجوں کی discharge capacity بڑھائی جارہی ہے جو کہ درج ذیل ہے:

1) تریموں بیراج 6,42,000 سے بڑھ کر 8,75,000 ہو جائے گی۔
(completion date: 2022)

2) پنجند ہیڈورکس 7,00,000 سے بڑھ کر 8,65,000 ہو جائے گی۔
(completion date: 2022)

سیلمانکی ہیڈورکس کی rehabilitation / upgradation کا کام جاری ہے جس کا کام 2020 میں مکمل ہو جائے گا۔

## گریٹر تھل کینال فیز III- کی بدولت سیم و تھور پر قابو پانے سے متعلقہ تفصیلات

*2859: **محترمہ مومنہ وحید:** کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گریٹر تھل کینال فیز تھری کی تکمیل سے علاقے میں سیم و تھور پر قابو پانے کے لئے کیا اقدامات اُٹھائے جارہے ہیں؟

(ب) اس بارے اگر کوئی منصوبہ تیار کیا گیا ہے تو اس کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) اگر کوئی منصوبہ بنایا گیا ہے تو یہ کب مکمل ہو گا اور اس پر کتنی لاگت آئے گی؟

**وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):**

(الف) گریٹر تھل کینال نہروں کی تکمیل سے سیم و تھور میں اضافہ نہ ہونے کے برابر ہے۔ بڑی نہریں پختہ کی گئی ہیں اور چھوٹی نہروں سے سیم و تھور کا خطرہ نہ ہو گا۔ نیز یہ نہریں ششماہی ہیں۔

(ب) ابھی تک سیم و تھور کے امکان نہ ہونے کی وجہ سے کوئی منصوبہ زیر غور نہ ہے۔

(ج) کوئی منصوبہ زیر غور نہ ہے اس لئے لاگت اور تکمیل کی مدت نہ ہے۔

## بہاولپور: اسلام بیراج کی اپ گریڈیشن پر اخراجات سے متعلقہ تفصیلات

*2905: **محترمہ مومنہ وحید:** کیا وزیر آبپاشی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) اسلام بیراج (بہاولپور) کی اپ گریڈیشن کے لئے حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

(ب) اسلام بیراج کی اپ گریڈیشن پر کتنے اخراجات ہوں گے اور اس سے کتنی اراضی سیراب ہو گی؟

(ج) یہ منصوبہ کتنی مدت میں مکمل ہو گا؟

**وزیر آبپاشی** (جناب محمد محسن لغاری):

(الف) اسلام بیراج (بہاولپور) کی اپ گریڈیشن کا منصوبہ پراونشل ڈویلپمنٹ ورکنگ پارٹی اور پلاننگ کمیشن، وزارت منصوبہ بندی، ترقی و اصلاحات، پاکستان سے منظور ہو گیا ہے۔ منصوبے کی نگرانی کے لئے تین کنسلٹنٹ فرموں کو شارٹ لسٹ کیا گیا جن کی تکنیکی اور مالی جانچ پڑتال مکمل ہونے کے بعد رپورٹ ایشیائی ترقیاتی بنک کو بھجوا دی گئی ہے۔ آئندہ ماہ کے وسط تک کنسلٹنٹس کے ساتھ معاہدے پر دستخط ہو جائیں گے جس کے بعد ایشیائی ترقیاتی بنک کی پروکیورمنٹ گائیڈ لائن کے تحت ورکس کنٹریکٹ کی الاٹمنٹ کا عمل شروع کیا جائے گا اور مئی 2020 تک کنٹریکٹر کا انتخاب مکمل کر لیا جائے گا۔ فلڈ سیزن 2020 کے بعد منصوبے پر عملی طور پر کام شروع ہو جائے گا۔

(ب) اسلام بیراج (بہاولپور) کی اپ گریڈیشن پر 2993.18 ملین روپے خرچ ہوں گے اور اس سے اسلام بیراج کی عمر کم از کم 50 سال بڑھ جائے گی اور فلڈ ڈسچارج کی استطاعت

بھی بڑھ جائے گی۔ علاوہ ازیں یہ منصوبہ 4,50,000 ایکڑ زرعی اراضی تک پانی کی رسائی کو یقینی بنائے گا۔

(ج) یہ منصوبہ تین سال کی مدت میں مکمل ہو گا۔

## چکوال: گھبیر ڈیم کی افادیت سے متعلقہ تفصیلات

*3044: **محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور:** کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گھبیر ڈیم سے چکوال کی کتنی اراضی زیر آب آئے گی؟

(ب) گھبیر ڈیم سے عوام کو کیا پینے کا صاف پانی بھی میسر آئے گا؟

**وزیر آبپاشی** (جناب محمد محسن لغاری):

(الف) گھبیر ڈیم سے ضلع چکوال کا تقریباً 1500 ایکڑ رقبہ زیر آب آئے گا اور اس سے 15,500 ایکڑ بارانی رقبہ سیراب ہو گا۔

(ب) گھبیر ڈیم سے عوام کو پینے کا پانی میسر آئے گا اس ڈیم میں 66,000 ایکڑ فٹ پانی ذخیرہ کرنے کی گنجائش موجود ہے۔

## ڈاڈھوچہ ڈیم راولپنڈی کی افادیت سے متعلقہ تفصیلات

*3045: **محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور:** کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

ڈاڈھوچہ ڈیم سے راولپنڈی کے رہائشیوں کے لئے پینے کا کتنا پانی فراہم ہو سکے گا اس ڈیم کی لاگت کتنی ہے۔

**وزیر آبپاشی** (جناب محمد محسن لغاری):

ڈاڈھوچہ ڈیم سے راولپنڈی کے رہائشیوں کے لئے MGD 35 (ملین گیلن پر ڈے) پانی فراہم ہو سکے گا۔ ڈاڈھوچہ ڈیم کی لاگت 6.4 بلین روپے ہے۔

## غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

## فیصل آباد میں محکمہ آبپاشی کی سرکاری رہائش گاہوں پر

## ناجائز قابضین سے متعلقہ تفصیلات

**560: جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) فیصل آباد شہر میں محکمہ آبپاشی کی کتنی سرکاری رہائش گاہیں کہاں کہاں ہیں۔ یہ کن کن افسران کے زیر استعمال ہیں اوران کا رقبہ کتنا ہے؟

(ب) ان سرکاری رہائش گاہوں کی مرمت اور تزئین و آرائش پر سال 18-2017 اور 19-2018 میں کتنی رقم خرچ ہوئی ہے، تفصیل علیحدہ علیحدہ رہائش گاہ سمیت بتائیں؟

(ج) کیا کسی سرکاری رہائش گاہ پر کسی فرد یا ادارے نے ناجائز قبضہ کیا ہوا ہے؟

(د) کیا کسی سرکاری رہائش گاہ کے رقبہ پر کوئی نرسری یا دیگر کوئی غیر قانونی کام ہو رہا ہے؟

(ہ) کیا حکومت ان سرکاری رہائش گاہوں کے رقبہ کو غیر قانونی قابضین سے واگزار کروانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

**وزیر آبپاشی** (جناب محمد محسن لغاری):

(الف) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) سرکاری رہائش گاہوں پر نرسری کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ سرکاری رہائش گاہوں پر کوئی غیر قانونی کام نہ ہو رہا ہے۔

(ہ) مستقبل قریب میں ان رہائش گاہوں کو خالی کروالیا جائے گا۔

## فیصل آباد شہر میں محکمہ آبپاشی کے رقبہ کے تصرف سے متعلقہ تفصیلات

**561: جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) فیصل آباد شہر میں محکمہ آبپاشی کا کتنا رقبہ کس کس جگہ ہے؟

(ب) کتنا رقبہ خالی پڑا ہے اور کتنے رقبہ پر سرکاری عمارات ہیں؟

(ج) کتنے رقبہ پر نرسریاں ہیں؟

(د) کتنے رقبہ پر کن کن افراد نے قبضہ کر رکھا ہے، ان کے نام اور رقبہ کی تفصیل فراہم کریں؟

(ہ) کتنا رقبہ کن کن افراد کو پٹہ / لیز / ٹھیکہ پر دیا گیا ہے ان سے سالانہ کتنی آمدن ہو رہی ہے؟

(و) کتنا رقبہ کس کس نہر پر واقع ہے؟

**وزیر آبپاشی** (جناب محمد محسن لغاری):

(الف) 495.45 کنال رقبہ چک نمبر212ر،ب فیصل آباد میں واقع ہے۔

(ب) 104 کنال رقبہ خالی پڑا ہے۔باقی 391.45 پر سرکاری آفس اور عمارات ہیں۔

(ج) 104 کنال پر نرسریاں اور سبزیاں لگائی جاتی ہیں۔

(د) 57 کنال رقبے پر ناجائز قبضہ ہے جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) کوئی رقبہ پٹہ / لیز / ٹھیکہ پر نہیں دیا گیا۔

(و) رقبہ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

## گوجرانوالہ: قلعہ میاں سنگھ مائنر کی تعمیر اور صفائی سے متعلقہ تفصیلات

**626: جناب محمد توفیق بٹ:** کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گوجرانوالہ قلعہ میاں سنگھ مائنر کی تعمیر کب شروع ہوئی، اس منصوبے پر کتنی لاگت آئی اور کب تک مکمل ہو گا؟

(ب) اس زیر تعمیر مائنر کی گہرائی کتنی ہے اور کیا محکمہ انہار اس میں عرصہ دراز سے کھڑے پانی اور گندگی کی صفائی کرنے کا ارادہ رکھتا ہے؟

(ج) کیا اس مائنر میں نہری پانی چلایا جائے گا اگر ہاں تو کب تک؟

(د) اس کے اردگرد لگنے والے پودوں کو پانی لگانے یا کٹائی وغیرہ کرنے کا ذمہ دار کون ہے ان کو کب تک مستقل پانی لگانے کا بندوبست کرنے اور کٹائی کروانے کا محکمہ ارادہ رکھتا ہے؟

**وزیر آبپاشی** (جناب محمد محسن لغاری):

(الف) قلعہ میاں سنگھ مائنر کی کنکریٹ لائننگ کا کام فروری 2016 کو ADP سلیکٹو لائننگ آف اریگیشن چینلز ان پنجاب فیز III کے تحت شروع ہوا جس کا تخمینہ لاگت 101.191 ملین روپے ہے۔ اب تک موقع پر اس نہر پر 86.34 ملین لاگت آچکی ہے اور 37825 فٹ لمبائی کی لائننگ کا کام مکمل ہو چکا ہے۔

(ب) اس مائنر کی گہرائی 4 فٹ ہے۔ اس نہر میں گوجرانوالہ شہر کا گندہ سیوریج کا پانی ڈالا جاتا ہے۔ گندہ پانی صاف کرنے کی صورت میں اگلے دن ہی نہر میں دوبارہ گندہ پانی جمع ہو جاتا ہے۔ کیونکہ اس علاقہ میں گندے پانی کی نکاسی کا کوئی اور ذریعہ نہ ہے۔ محکمہ نے کئی بار واسا کو گندے پانی کی نکاسی کے متبادل ذرائع بنانے کا کہا ہے جس پر واسا نے اب ایک ڈرین بنانے کا کام شروع کیا ہے۔ ڈرین بننے کی صورت میں نہر کی مکمل صفائی کی جائے گی۔

(ج) محکمہ نے اس سال کنکریٹ لائننگ کا کام مکمل کرنے کے لئے 14.85 ملین فنڈ کی ڈیمانڈ کی ہے۔ کام مکمل ہونے کی صورت میں اور واسا کے ڈرین مکمل ہونے پر نہر کی صفائی کر کے خریف 2020 میں نہر میں پانی چھوڑا جائے گا۔ اس سال اس کام کے لئے 12.578 ملین روپے کی allocation موجود ہے۔

(د) یہ سوال محکمہ انہار کے متعلقہ نہ ہے یہ کام محکمہ PHA گوجرانوالہ کی ذمہ داری ہے کیونکہ یہ پودہ جات محکمہ انہار نے نہ لگائے ہیں۔

## لاہور میں برساتی نالوں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

**675: محترمہ کنول پرویز چودھری:** کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) شہر لاہور میں کُل کتنے برساتی نالے ہیں؟

(ب) برساتی نالوں کی صفائی کا طریق کار کیا ہے کتنی مدت کے بعد صفائی / مرمت کا انتظام کیا جاتا ہے؟

(ج) سکھ نہر شالامار گندے نالے کی صفائی کب کروائی گئی تھی؟

**وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):**

(الف) شہر لاہور میں برساتی نالوں کی صفائی کا کام محکمہ واسا ایل ڈی اے و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ کی ذمہ داری ہے تاہم ضلع لاہور میں محکمہ اریگیشن ڈرینج ڈویژن کی 28 ڈرینز واقع ہیں جو کہ seepage کم storm واٹر ڈرینز ہیں۔

(ب) ضرورت کے تحت سالانہ ورک پلان میں ڈرینز کی نشاندہی کی جاتی ہے جن پر صفائی اور مرمت کا کام کرنے کی ضرورت ہوتی ہے اور محکمہ اریگیشن فنڈز کا انتظام کرتا ہے اور فنڈز مہیا ہونے پر ان ڈرینز کی صفائی محکمانہ مشینری سے کروائی جاتی ہے، عموماً تین سال عرصہ کے بعد باری باری ڈرینز کو اس لسٹ میں شامل کیا جاتا ہے۔

(ج) سکھ نہر نام کی کوئی نہر نہیں ہے۔ بلکہ یہ شالیمار گندہ نالہ ہے جس کی صفائی محکمہ انہار کی ذمہ داری نہ ہے شہری علاقہ کی ڈرینز کی صفائی اور مرمت کا کام محکمہ ایل ڈی اے و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ کی ذمہ داری ہے۔

## ضلع بہاولنگر: نہر ہاکڑہ برانچ کی منظور شدہ پانی کی بحالی سے متعلقہ تفصیلات

**788: جناب محمد ارشد:** کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ہاکڑہ برانچ ضلع بہاولنگر کی بحالی rehibilitation کے لئے 77 کروڑ روپے منظور ہو چکا ہے جس پر 20 کروڑ روپے خرچ ہو چکے ہیں؟

(ب) نہر ہاکڑہ برانچ کا منظور شدہ پانی 3100 کیوسک ہے جبکہ ہیڈ جال والا سے ہاکڑہ برانچ نے 3100 کیوسک پانی لینا ہوتا ہے ہاکڑہ برانچ کی capacity کم ہونے کی وجہ سے یہ 2600 کیوسک لے رہی ہے جس کا نقصان ہیڈ جال والا سے آگے ہاکڑہ برانچ میں سے جتنی نہریں نکلتی ہیں 500 سو کیوسک جو ہاکڑہ برانچ کم لیتی ہے وہ کمی ہاکڑہ سے نکلنے والی نہروں پر تقسیم کر دی جاتی ہے اس وارا بندی کو ختم کرنے کے لئے حکومت نے 77 کروڑ روپے اس نہر کی capacity بڑھانے کے لئے منظور کیا لیکن اب تک تین ماہ میں سے تقریباً 20 کروڑ روپے نہر پر خرچ ہوا اور ہاکڑہ برانچ پر 20 کروڑ رقم خرچ ہونے کے بعد یہ حالت ہو گئی ہے کہ وہ پہلے سے بھی کم پانی یعنی 2600 کی بجائے 2400 کیوسک پانی پر آچکی ہے؟

(ج) اس ہاکڑہ برانچ کی capacity کو بڑھانے کے لئے 77 کروڑ روپے کی رقم کو ڈویلپمنٹ والے جنہوں نے یہ کام کروانا ہے وہ operational ونگ والوں سے مشورہ کر کے اس نہر کی کشادگی کریں تا کہ وارابندی ختم ہو سکے اگر یہ رقم صحیح استعمال نہ ہوئی اور وارا بندی اسی طرح برقرار رہی تو ہم پھر 50 سال پیچھے چلے جائیں گے؟

**وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):**

(الف) ہاکڑہ برانچ کی بحالی کا منصوبہ جس کی contract amount 64 کروڑ 4 لاکھ روپے ہے جس میں سے اب تک ایگریمنٹ کے مطابق ٹھیکیدار کو ,15 percent advance mobilization کی مد میں 9 کروڑ 60 لاکھ کی ادائیگی کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ جو کام نہر پر ہوا ہے اُس کی ادائیگی 4 کروڑ 40 لاکھ ہے یہ کام نیس پاک کنسلٹنٹس کی زیر نگرانی ہو رہا ہے۔

(ب) ہاکڑہ برانچ کینال کا منظور شُدہ ڈسچارج (پانی) 3068 کیوسک ہے اور اس کی بحالی کا منصوبہ مئی 2019 میں شروع ہوا جو کہ دو سال بعد مئی 2021 میں مکمل ہو گا اور منصوبہ کے مکمل ہونے کے بعد ہاکڑہ برانچ کینال اپنے ڈیزائن کے مطابق 3068 کیوسک پانی لے سکے گی جس سے نہروں کی وارابندی ختم ہو جائے گی۔ جس جگہ پر نہر کمزور ہے اُن جگہوں پر کام جاری ہے اس کے علاوہ باقی بھی کمزور جگہوں پر مضبوطی کا کام جاری ہے کیونکہ منصوبہ دو سال کا ہے اس لئے مکمل طور پر کمزور جگہوں پر کام مکمل ہونے میں کچھ وقت لگے گا۔ کیونکہ نہر کے کناروں کی مضبوطی کا کام مختلف کمزور جگہوں پر جاری ہے اس سے نہر کی گنجائش ہرگز کم نہ ہوئی ہے بلکہ اس سے نہر کی صورتحال میں بہتری آئی ہے۔

(ج) ہاکڑہ برانچ کینال پر جو کام ہو رہا ہے وہ operational ونگ ہاکڑہ کینال ڈویژن بہاولنگر کے مشورہ سے ہو رہا ہے۔ اس منصوبہ پر جو کام ہونا ہے اس کی تیاری ہاکڑہ کینال ڈویژن بہاولنگر نے کی ہے اور اس منصوبہ کو مکمل کروانے کے لئے یہ کام ڈویلپمنٹ ڈویژن بہاولنگر کو دیا گیا ہے اور اس کام کے مکمل ہونے کے بعد ہاکڑہ برانچ کینال اپنے

ڈیزائن ڈسچارج کے مطابق پانی لینا شروع کر دے گی، جس سے وارابندی ختم ہو جائے گی۔

## آبپاشی کے میگا پراجیکٹ کے لئے
## ایشیئن ڈویلپمنٹ بنک کی طرف سے فراہم کردہ فنڈز سے متعلقہ تفصیلات

**802: محترمہ رابعہ نسیم فاروقی:** کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ایشیئن ڈویلپمنٹ بنک آبپاشی کے میگا پراجیکٹ کے لئے 90 فیصد فنڈز کن شرائط پر فراہم کرے گا اس بارے میں تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) یہ فنڈز کن منصوبوں پر خرچ کئے جائیں گے اور ان منصوبوں سے عوام کو کیا فائدہ ہو گا؟

**وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):**

(الف) ایشیئن ڈویلپمنٹ بنک تین منصوبوں کے لئے قرض فراہم کرے گا:

1. جلال پور اریگیشن پراجیکٹ

2. Project Readiness Financing for Punjab Water Resources Management

3. گریٹر تھل کینال پراجیکٹ فیز II چوبارا (Choubara) برانچ کینال سسٹم کی تعمیر اور جی ٹی سی پی (GTCP) کے فیز I (Mankera Branch System) اور فیز II، (Choubara Branch System)

منصوبہ نمبر 2 اور 3 کے کمانڈ ایریا ڈویلپمنٹ (CAD) قرض کی شرائط و ضوابط کو قرض مذاکرات (Loan Negotitations) کے مرحلے پر حتمی شکل دی جاتی ہے۔ ابھی حکومت پاکستان اور اے ڈی بی کے مابین قرض کی بات چیت کا آغاز نہیں ہوا ہے لہٰذا ان دو منصوبوں کے لئے قرض کی شرائط و ضوابط کو اس مرحلے پر بیان نہیں کیا جا سکتا جبکہ منصوبہ نمبر 1 کے لئے ایشیئن ڈویلپمنٹ بنک (ADB) سے قرضے کا معاہدہ 13۔اپریل 2018 کو ہوا تھا جس کے تحت جلالپور کینال کی تعمیر کے لئے تخمینہ لاگت کا

تقریباً 88 فیصد ADB ادا کرے گا 10 فیصد پنجاب حکومت اور 2 فیصد کسان تنظیمیں ادا کریں گی۔ مزید تفصیل درج ذیل ہے۔

(ب)

i. ADB پاکستان کو اپنے عمومی وسائل سے 274.63 ملین ڈالر کا قرضہ مہیا کرے گا جو کہ وقتاً فوقتاً پراجیکٹ کے اوپر اُٹھنے والے اخراجات کے عوض قرضہ کی شرائط کے مطابق ادا کیا جائے گا۔ یہ اِس قرضہ کی رقوم 31۔ مئی 2018 سے لے کر 30۔ جون 2024 تک کے عرصہ میں حاصل کی جا سکیں گی۔

ii. قرضہ کی رقم معاہدہ میں درج مختلف کاموں کے لئے مختص کردہ تناسب سے ہی خرچ کی جائے گی۔

iii. حکومت پاکستان قرضہ کی مئوثر شدہ تاریخ (31 مئی 2018) کے 60 دن بعد سے کُل مختص کردہ قرضہ میں سے وصول شدہ رقم منہا کرنے کے بعد بقایا رقم پر 0.15 فیصد سالانہ کے حساب سے (Commitment Charges) بھی ادا کرے گی۔

iv. قرضہ پر سود اور Commitment Charges سال میں دو مرتبہ یعنی فروری اور اگست میں ادا کئے جائیں گے جو کہ ADB قرضہ کے اکاؤنٹ سے کاٹ لیا کرے گا۔

v. تمام سامان کی خریداری، کاموں اور کنسلٹنٹ سروس کا حصول ADB کی ہدایات اور طے شدہ طریق کار کے تحت کیا جائے گا۔ اگر کوئی اخراجات طے شدہ اصولوں کے مطابق نہ ہوئے تو ADB اُن کاموں اور سامان پر قرضہ کی رقم سے ادائیگی نہ کرے گا۔

vi. حکومت پنجاب منصوبہ کی تکمیل کے سلسلہ میں ADB سے تمام معاملات میں مشاورت کرنے کے بعد عملدرآمد کرے گی۔

vii. منصوبہ کی تیاری، ڈیزائن، تعمیر اور تکمیل کے دوران متعلقہ قوانین برائے ماحول، آبادکاری، صحت اور حفاظت کو ملحوظِ خاطر رکھا جائے گا۔

viii. حکومت پنجاب اِس بات کو یقینی بنائے گی کہ منصوبہ کے لئے درکار زمین اور آباد کاری کے اخراجات کا بندوبست حکومت اپنے وسائل سے کرے اور کام شروع کرنے سے پہلے اِن مراحل کو مکمل کرے۔

ix. حکومت پنجاب اِس بات کو یقینی بنائے گی کہ قرضہ کی رقم سے متعلقہ تمام اخراجات کا ریکارڈ اور اکاؤنٹ معیاری اصولوں کے تحت رکھا جائے گا اور اِس کا سالانہ آڈٹ ہو گا۔

Project Readiness Financing for Punjab Water Resources Management

میں فنڈز کو مندرجہ ذیل منصوبوں کی تیاری پر استعمال کیا جائے گا۔

i. ڈیرہ غازی خان کینال سسٹم کی از سرِ نو تشکیل اور اپ گریڈنگ۔

ii. بالائی جہلم کینال سسٹم (Upper Jhelum Canal System) کی بحالی اور اپ گریڈنگ

iii. ڈیرہ غازیخان اور راجن پور میں Hill Torrents۔

iv. گریٹر تھل کینال پراجیکٹ فیز III ڈھنگانہ (Dhingana) برانچ' نور پور برانچ (Noorpur) اور محمود سب برانچ کینال)

v. آر کیو، کیو بی اور بی ایس (R-Q, Q-B & B-S) لنک نہروں کی دوبارہ تشکیل اس منصوبے کا مقصد پنجاب گروتھ اسٹریٹیجی 2018 کے مطابق ہے۔ اس منصوبے سے فصلوں کی پیداواری صلاحیت میں بہتری' پانی کا موثر استعمال، جدید ٹیکنالوجی کا پھیلاؤ، سیلاب سے حفاظت اور ماحولیاتی تبدیلی اور ماحولیاتی ماحول کے پہلوؤں کا جائزہ لینا ہے۔

تیسرے پراجیکٹ کے فنڈز کو چوبارا (Choubara) برانچ کینال سسٹم (فیز II) کی تعمیر اور جی ٹی سی پی (GTCP) کے فیز I، (Mankera Branch System) اور فیز II (Choubara Branch System) کے کمانڈ ایریا ڈویلپمنٹ (سی اے ڈی) کے لئے استعمال ہوں گے۔

اس کا مقصد ایک بڑی مقامی آبادی کے لئے روزگار کی فراہمی ہے، اس منصوبے سے خریف فصلوں کی پیداوار 12, 032 ٹن / سالانہ سے بڑھ کر 378, 270 ٹن / سالانہ تک ہو گی جس سے منصوبے کے علاقے کے لوگوں میں خوشحالی آئے گی۔

جلال پور اریگیشن پراجیکٹ کے قرضہ کی رقم کو مندرجہ ذیل کاموں پر خرچ کیا جائے گا۔

1) Out Put جلالپور نہر 115 کلو میٹر لمبائی مع 23 ڈسٹری بیوٹریز اور سات مائنرز کی تعمیر اور 16 برساتی نالوں کی Channelization کا کام۔

2) Out Put واٹر یوزر ایسوی ایشن (WUA) کی تشکیل۔ 485 کھال پکے بنانے۔ لیزر کے ذریعہ 1,29,136 ایکڑ رقبہ کو ہموار کرنا اور 1941 ایکڑ رقبہ پر ڈرِپ اریگیشن کا نظام قائم کرنا۔

3) Out Put کسانوں کو جدید طرز پر زراعت کی معلومات اور ٹریننگ مہیا کرنا اور 664 نمائشی فارمز کی تشکیل۔

قرضہ سے عوام کو مندرجہ ذیل فوائد حاصل ہوں گے۔

i. نہری پانی دستیاب ہونے سے کسانوں کی زرعی پیداوار بڑھے گی اور خوشحالی آئے گی۔

ii. برساتی نالے چونکہ نمک کے پہاڑوں سے آتے ہیں اِس لئے اپنے ساتھ نمکین پانی لاتے ہیں جس سے لوگوں کی زمینوں میں شور (Salinity) پیدا ہوتا ہے اور زیرِ زمین پانی کڑوا ہو جاتا ہے۔ برساتی نالوں کی Channelization سے زمین کی خرابی دور ہو گی اور زیر زمین پانی بھی ٹھیک ہو جائے گا۔

iii. جدید زرعی طریقوں کو اپنانے سے کسانوں کی آمدن میں خاطر خواہ اضافہ ہو گا اور علاقہ میں سکول، کالج اور مارکیٹیں قائم ہوں گی اور کاروبار بڑھے گا جس سے روزگار کے مواقع بڑھیں گے۔

**جناب سپیکر:** اب نمازِ مغرب کے لئے پندرہ منٹ کا وقفہ کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر وقفہ برائے نماز مغرب
کے لئے پندرہ منٹ کے لئے اجلاس کی کارروائی ملتوی کی گئی)

(وقفہ نماز مغرب کے بعد جناب سپیکر 5 بج کر 45 منٹ پر کرسیٔ صدارت پر متمکن ہوئے)

## قواعد کی معطلی کی تحریک

**جناب سپیکر:** بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ محترمہ خدیجہ عمر، محترمہ حنا پرویز بٹ، محترمہ عظمیٰ کاردار اور بہت سے دوسرے معزز ممبران نے قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ

234کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے ناروے میں قرآن مجید کی بے حرمتی کے حوالے سے ایک مذمتی قرار داد پیش کرنے کی اجازت طلب کی ہے۔ محرک اپنی تحریک پیش کریں۔

**محترمہ خدیجہ عمر:** جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے ناروے میں قرآن پاک کی بے حرمتی کے حوالے سے ایک مذمتی قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

**جناب سپیکر:** یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے ناروے میں قرآن پاک کی بے حرمتی کے حوالے سے ایک مذمتی قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ نمبر 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے ناروے میں قرآن پاک کی بے حرمتی کے حوالے سے ایک مذمتی قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک متفقہ طور پر منظور ہوئی)

## قرارداد

**جناب سپیکر:** محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔

### ناروے میں قرآن پاک کی بے حرمتی کی پُرزور الفاظ میں مذمت

**محترمہ خدیجہ عمر:** جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان ناروے میں قرآن پاک کی بے حرمتی پر اپنے دُکھ اور رنج کا اظہار کرتا ہے۔ ناروے کی ایک انتہا پسند اسلام مخالف تنظیم سیان کی ریلی میں قرآن پاک کی بے حرمتی کی گئی جس سے تمام مسلم امہ میں شدید غم و غصہ پایا جاتا ہے۔

یہ ایوان اس واقعے کی پُرزور الفاظ میں مذمت کرتا ہے اور حکومت پاکستان سے سفارش کرتا ہے کہ وہ ناروے کی حکومت سے اس واقعے کے ذمہ داروں کے خلاف کارروائی کا مطالبہ کرے اور اس بات کو یقینی بنائے کہ آئندہ ایسے واقعات کا اعادہ نہ ہو۔ مزید یہ کہ اس واقعے کو بین الاقوامی سطح پر اُٹھایا جائے۔"

**جناب سپیکر:** یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان ناروے میں قرآن پاک کی بے حرمتی پر اپنے دُکھ اور رنج کا اظہار کرتا ہے۔ ناروے کی ایک انتہا پسند اسلام مخالف تنظیم سیان کی ریلی میں قرآن پاک کی بے حرمتی کی گئی جس سے تمام مسلم امہ میں شدید غم و غصہ پایا جاتا ہے۔

یہ ایوان اس واقعے کی پُرزور الفاظ میں مذمت کرتا ہے اور حکومت پاکستان سے سفارش کرتا ہے کہ وہ ناروے کی حکومت سے اس واقعے کے ذمہ داروں کے خلاف کارروائی کا مطالبہ کرے اور اس بات کو یقینی بنائے کہ آئندہ ایسے واقعات کا اعادہ نہ ہو۔ مزید یہ کہ اس واقعے کو بین الاقوامی سطح پر اُٹھایا جائے۔"

چونکہ یہ ایک متفقہ قرارداد ہے اور اس قرارداد کی مخالفت ہو ہی نہیں سکتی۔ یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان ناروے میں قرآن پاک کی بے حرمتی پر اپنے دُکھ اور رنج کا اظہار کرتا ہے۔ ناروے کی ایک انتہا پسند اسلام مخالف تنظیم سیان کی ریلی میں قرآن پاک کی بے حرمتی کی گئی جس سے تمام مسلم امہ میں شدید غم و غصہ پایا جاتا ہے۔

یہ ایوان اس واقعے کی پُرزور الفاظ میں مذمت کرتا ہے اور حکومت پاکستان سے سفارش کرتا ہے کہ وہ ناروے کی حکومت سے اس واقعے کے ذمہ داروں کے خلاف کارروائی کا مطالبہ کرے اور اس بات کو یقینی بنائے کہ آئندہ ایسے واقعات کا اعادہ نہ ہو۔ مزید یہ کہ اس واقعے کو بین الاقوامی سطح پر اُٹھایا جائے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

**جناب سپیکر:** اگلی قرارداد محترمہ شاہینہ کریم، محترمہ سبین گُل خان، محترمہ شاہدہ احمد ایم پی ایز کی ہے وہ اپنی قرارداد پیش کرنے کے لئے رولز کی معطلی کے لئے تحریک پیش کریں۔

## قواعد کی معطلی کی تحریک

**محترمہ شاہینہ کریم:** جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کرکے ڈیرہ غازی خان انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی کے نام کی تبدیلی کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

**جناب سپیکر:** یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کرکے ڈیرہ غازی خان انسٹیٹیوٹ

آف کارڈیالوجی کے نام کی تبدیلی کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے
کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے ڈیرہ غازی خان انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی کے نام کی تبدیلی کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

## قرارداد

**جناب سپیکر:** اب محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔

## ڈیرہ غازی خان انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی کا نام فتح محمد بُزدار انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی رکھنے کا مطالبہ

**محترمہ شاہینہ کریم:** جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ ڈیرہ غازی خان انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی کا نام فتح محمد بُزدار انسٹیٹیوٹ آف کاڈیالوجی، ڈیرہ غازی خان رکھا جائے۔"

**جناب سپیکر:** یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ ڈیرہ غازی خان انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی کا نام فتح محمد بُزدار انسٹیٹیوٹ آف کاڈیالوجی، ڈیرہ غازی خان رکھا جائے۔"

**MS AZMA ZAHID BOKHARI:** Mr Speaker! I oppose it.

**جناب سپیکر:** محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری نے اس قرارداد کو oppose کیا ہے۔ جی، محترمہ! آپ اس قرارداد پر بات کر لیں۔

**محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری:** جناب سپیکر! قواعد کی معطلی کے بعد یہResolutions آرہی ہیں تو ہمارے پاس انResolutions کی کاپیاں نہیں ہیں۔ اگر آپ کو یاد ہو کہ پاکستان تحریک انصاف ناموں کے اوپر بڑا اعتراض کرتی رہی ہے۔ اُن کا خیال یہ ہوتا تھا کہ شخصیات کے نام کے اوپر اس طرح سےpolitics نہیں ہونی چاہئے۔ تصویریں کل بُری لگتی تھیں آج سب حلال ہے۔ نام کل تک بُرے لگتے تھے آج سب حلال ہیں۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتی ہوں کہ جناب عثمان احمد خان بُزدار، وزیر اعلیٰ پنجاب کے والد صاحب بڑے قابل احترام ہیں لیکن اگر نام تبدیل بھی کرنا ہو تو ڈی جی خان کے اندر بڑے اچھے اور بڑےcompetent لوگ ہیں جن کی ڈیرہ غازی خان کے حوالے سے بہت بڑی خدمات ہوں گی اور یہ کام وہاں کے مقامی لوگوں کو کرنا چاہئے، rather کہ آپ صرف ایک وزیر اعلیٰ کو خوش کرنے کے چکر میں آپ اُن کے والد صاحب کے نام پر ایک ہسپتال کا نام رکھنا چاہتے ہیں۔ یہ قطعی طور پر نامناسب اور غلط ہے۔ میں اُس پالیسی کی مخالفت کر رہی ہوں جو کل تک ہمیں حکومت میں آنے سے پہلے بتائی گئی تھی کہ شخصیات کے اوپر اداروں کے نام نہیں ہونے چاہئیں، شخصیات کی تصویریں نہیں لگنی چاہئیں۔ آج اگر اُسی کو کاپی کر کے یہ حکومت تبدیلی کرنے جا رہی ہے تو یہ قطعی طور پر غلط ہے اور میں اس کی پُرزور مخالفت کرتی ہوں۔

**جناب سپیکر:** جی، ٹھیک ہے۔ آپ کا پوائنٹ آ گیا ہے لہٰذا آپ تشریف رکھیں۔ دیکھیں، دو چیزیں ہیں ایک چیز تو یہ ہے کہ یہ ہسپتال ابھی نہیں بنا ابھی اس ہسپتال کا صرف سنگِ بنیاد رکھا گیا ہے۔ اگر یہ ہسپتال پہلے سے بنا ہوا ہوتا تو پھر آپ کی بات بالکل صحیح تھی یعنی کوئی اور بنائے تو اُس کے اوپر اپنا نام نہیں ہونا چاہئے یہ توfact ہے اور میں نے بے شمار کام کئے ہیں تو میرے کاموں کے ساتھ جو حشر ہوا ہے وہ سارے جانتے ہیں اس لئے مجھے اس کے بارے میں بڑا تلخ تجربہ ہے۔

**محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری:** جناب سپیکر! میں تو قرارداد کی مخالفت کر رہی ہوں لیکن ہمارے بے تحاشاprojects کے اوپر تختیاں لگائی گئی ہیں۔

**جناب سپیکر:** جی، محترمہ! آپ تشریف رکھیں آپ کا پوائنٹ آ گیا ہے۔ جی، وزیر قانون!

**جناب خلیل طاہر سندھو:** جناب سپیکر! پیسے لے کر لائل پور کا نام بھی فیصل آباد کیا گیا تھا۔

**جناب سپیکر:** جناب خلیل طاہر سندھو! آپ جو بات کر رہے ہیں تب آپ پیدا ہی نہیں ہوئے تھے تو اُس بات کو چھوڑ دیں۔ جی، وزیر قانون!

**وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال** (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں گزارش یہ کرنا چاہوں گا کہ محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری نے جن خیالات کا اظہار کیا اور آپ نے اُس کی وضاحت فرما دی کہ یہ پہلے سے قائم شدہ کسی ادارے کا نام نہیں ہے بلکہ یہ ایک نیا ادارہ بننے جا رہا ہے۔ یہ ادارہ حقیقتاً اور واقعتاً جناب عثمان احمد خان بُزدار، وزیر اعلیٰ پنجاب کی ذاتی کاوشوں سے وہاں قائم ہوا ہے۔

جناب سپیکر! محترمہ نے دوسری بات فرمائی کہ وہاں پر اور بہت سارے اہم لوگ موجود ہیں میں سمجھتا ہوں کہ ڈیری غازی خان یا اُن پسماندہ علاقوں کا رونا ہی یہ ہے کہ اُن علاقوں میں سے جو اہم لوگ صدر، گورنر یا وزیر اعلیٰ رہے ہیں اللہ تعالیٰ نے اُنہیں اس بات کی توفیق نہیں دی کہ وہ وہاں پر کوئی ایسا انسٹیٹیوٹ بنائیں۔

جناب سپیکر! تیسری بات یہ ہے کہ میں سمجھتا ہوں کہ اگر کوئی اچھا کام کرے تو اُس کے نام کے ساتھ اُس ادارے کو منسوب کر دیا جائے تو اس میں کوئی بُری بات نہیں ہے۔ قائد حزب اختلاف یہاں پر موجود ہیں اُن کی فیملی نے بے شمار جگہ پر ہسپتال بنائے، کالجز بنائے، یونیورسٹیز بنائیں اور آج اُن تمام کا نام میاں محمد نواز شریف یا میاں محمد شہباز شریف کے نام سے منسوب ہے اُس وقت تو کسی نے اعتراض نہیں کیا تو میں سمجھتا ہوں کہ جو شخص اچھا کام کرے اگر ہم اُس کو due credit دیں اور ایک ایسی شخصیت جن کے بارے میں آپ نے خود فرمایا سردار فتح محمد بُزدار ایک طویل عرصہ تک اس معزز ایوان کے ممبر بھی رہے اور اُن کی خدمات بھی ہیں اور پھر میں سمجھتا ہوں کہ اس وقت جنوبی پنجاب کے لئے جناب عثمان احمد خان بُزدار کی جو خدمات ہیں اُس کے نتیجے میں اگر اس انسٹیٹیوٹ کا نام اُن کے والد صاحب کے نام پر رکھ دیا جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس میں کوئی بُرائی کی بات نہیں ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

**جناب سپیکر:** محترمہ! ڈیرہ غازی خان میں کارڈیالوجی ہسپتال بن رہا ہے جو آپ کے دور میں نہیں بنا تو آپ کو خوش ہونا چاہئے کہ ایک اچھا کام ہو رہا ہے۔

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے لہٰذا اب سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ ڈیرہ غازی خان انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی کا نام فتح محمد بُزدار انسٹیٹیوٹ آف کاڈیالوجی، ڈیرہ غازی خان رکھا جائے۔"

(قرارداد منظور ہوئی)

## توجہ دلاؤ نوٹس

**جناب سپیکر:** اب ہم توجہ دلاؤ نوٹس لیتے ہیں۔ پہلا توجہ دلاؤ نوٹس 359 محترمہ مومنہ وحید کا ہے۔ جی، محترمہ! اسے پیش کریں۔

## لاہور: گلے پر پتنگ کی ڈور پھرنے سے 35 سالہ نوجوان کی ہلاکت سے متعلقہ تفصیلات

**محترمہ مومنہ وحید:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہِ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ روزنامہ "92" مورخہ 18۔نومبر 2019 کی خبر کے مطابق لاہور مغلپورہ ساہواڑی کے علاقہ میں 35 سالہ نوجوان محمد عامر کے گلے پر پتنگ کی ڈور پھرنے سے موقع پر ہی اُس کی موت واقع ہو گئی تھی؟

(ب) مذکورہ واقعہ کے اندراج مقدمہ کے سلسلہ میں کی گئی پیشرفت اور پولیس کی کارروائی سے متعلقہ تفصیلاً آگاہ فرمائیں؟

**جناب سپیکر:** جی، وزیر قانون!

**وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا):** جناب سپیکر! یہ درست ہے کہ یہ واقعہ رونما ہوا اور اس میں ایک شخص جاں بحق ہوا۔ اس پر مقدمہ نمبر 1848 مورخہ 2019-11-17 بجرم 322 ت پ اور کائیٹ فلائنگ ایکٹ تھانہ مغل پورہ درج ہوا۔ چونکہ یہ نوجوان پہلے زخمی ہوا تھا جس کی بعد میں موت واقع ہو گئی اور بعد ازاں جرم 302 کا ایزاد کر دیا گیا۔

جناب سپیکر! اس مقدمہ میں تین لوگ نامزد ہوئے تھے جن میں سے ایک محمد قاسم ولد عتیق گرفتار ہو کر جوڈیشل ہو چکا ہے اور دو ملزمان نے ابھی عبوری ضمانت کرائی ہوئی ہے۔ ہماری کوشش ہے کہ اُن کی عبوری ضمانت reject کرا کر اُنہیں بھی گرفتار کر کے قانون کے مطابق سزا دلوائی جاسکے۔

جناب سپیکر! میں یہاں ایک بات ضرور عرض کرنا چاہوں گا کہ کائیٹ فلائنگ کے حوالے سے جہاں تک قانون نافذ کرنے والے اداروں کی ذمہ داری ہے اتنی ہی ماں باپ کی بھی ذمہ داری ہے اور معزز ذمہ دار شہریوں کی بھی ذمہ داری ہے کہ اس کی حوصلہ شکنی کی جائے۔ کائیٹ فلائنگ والوں کے خلاف 2018 میں صرف 37 مقدمات درج کئے گئے تھے لیکن 2019 میں موجودہ حکومت کے آنے کے بعد 103 مقدمات درج کئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر! میں صرف ایک تھانے کی figures آپ کو دے رہا ہوں اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ اس سے گورنمنٹ کی intention کا آپ کو اندازہ ہو گا کہ ہم سختی کے ساتھ اس پر کنٹرول کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اگر کہیں اکا دکا واقعات ہوتے ہیں تو انشاء اللہ تعالیٰ قانون کے مطابق ان کے خلاف سخت سے سخت کارروائی کی جائے گی۔

**جناب سپیکر:** اس توجہ دلاؤ نوٹس کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس توجہ دلاؤ نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا توجہ دلاؤ نوٹس محترمہ عظمیٰ کاردار کا ہے۔ جی، محترمہ! اسے پیش کریں۔

## شیخوپورہ: گھریلو ملازمہ کا زیادتی کے بعد قتل

**360: محترمہ عظمیٰ کاردار:** کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ روزنامہ "دنیا" نیوز مورخہ 19۔ نومبر 2019 کی خبر کے مطابق تھانہ سٹی "اے" ڈویژن کے علاقہ نشاط ٹاؤن میں 16 سالہ گھریلو ملازمہ کو مبینہ زیادتی اور تشدد کے بعد قتل کر دیا گیا۔ مقتولہ زینب کی لاش کو مردہ حالت میں پھینک کر ملزم فرار ہو گئے؟

(ب) اس واقعہ کا پولیس حکام نے کیا ایکشن لیا ہے۔ اس کی اب تک کی پیشرفت سے آگاہ فرمائیں؟

**جناب سپیکر:** جی، وزیر قانون!

**وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا):** جناب سپیکر! میں اس میں تھوڑی سی تصحیح کرنا چاہتا ہوں کہ جو واقعات معزز ممبر نے بیان کئے ہیں تو یہ اس طرح نہیں ہیں۔ یہاں تاثر یہ دیا گیا ہے کہ شاید اس سے زیادتی کے بعد قتل کیا گیا ہے۔ اصل صورتحال یہ ہے کہ مقتولہ زینب عمران ورک کے گھر میں مردہ پائی گئی تھی تو اس وقت ملزم جس کو نامزد کیا گیا اور اس کا ڈرائیور جس کو بھی ملزم نامزد کیا گیا وہ دونوں گھر پر موجود نہیں تھے لیکن اس کی صرف والدہ گھر پر موجود تھیں۔ اصل ملزم جس کے متعلق قتل کا تاثر دیا گیا ہے یا جس کے خلاف ایف آئی آر درج کرائی گئی ہے اس کا نام عمران ہے۔ اس وقت تک پولیس کی تفتیش کے مطابق عمران وقوعہ والے دن پاکستان میں موجود ہی نہیں تھا۔ اس کی ہم نے ساری travel history نکلوالی ہے وہ اس دن ملک میں موجود نہیں تھا۔ جہاں تک اس کے ڈرائیور کا تعلق ہے تو وہ بھی ملزم عمران کی بیوی کو لے کر شہر سے باہر گیا ہوا تھا۔ اس کی اس دن لاہور میں موجودگی نہیں پائی جا رہی۔ ہم نے ان دونوں کا ٹیلیفون ریکارڈ بھی نکالا ہے اس کے مطابق بھی اس کا ڈرائیور لاہور میں موجود نہیں تھا۔ اس کے علاوہ ہم نے samples لے کر Forensic Lab میں بھیجے ہیں۔ اس وقت تک جو میڈیکل رپورٹ آئی ہے اس میں زیادتی کا ذکر نہیں ہے بلکہ ایک دوائی Duraflex زیادہ مقدار میں کھانے کے بعد یہ واقعہ ہوا ہے۔ یہ بظاہر اس وقت کی تفتیش کے مطابق خودکشی کی واردات لگتی ہے۔

جناب سپیکر! اس پر میں تھوڑا سا مزید عرض کر دیتا ہوں کہ خودکشی کی وجوہات یہ ہیں کہ مقتولہ زینب کے والدین اس کی شادی زبردستی کراچی میں ایک شخص سے کرانا چاہتے تھے جو مقتولہ نہیں کرنا چاہتی تھی۔ اس سے پہلے مقتولہ کے مالک عمران نے اس کے گھر والوں کو شکایات بھی بھجیں تھیں کہ اس کا کسی شخص کے ساتھ ٹیلیفون پر رابطہ ہے آپ اپنی بچی کو کنٹرول کریں۔ انہوں نے باقاعدہ اس سے موبائل چھین کر اس کے والدین کو دو دفعہ دیا اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ یہ زیادتی کی واردات نہیں ہے بلکہ خودکشی کی واردات ہے۔ بہرحال forensic report آنے

کے بعد کسی حتمی نتیجہ پر پہنچا جائے گا لیکن دو بندے جن کو نامزد کیا گیا تھا وہ دونوں شامل تفتیش ہیں اور پولیس ان سے تفتیش کر رہی ہے۔

**جناب سپیکر:** اس توجہ دلاؤ نوٹس کا جواب آگیا ہے لہٰذا اس توجہ دلاؤ نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔

## تحاریک التوائے

**جناب سپیکر:** اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 672/19 محترمہ حنا پرویز بٹ کی ہے۔ جی، محترمہ! آپ اپنی تحریک التوائے کار پڑھیں۔

### گنگارام ہسپتال میں مدر اینڈ چائلڈ بلاک کا منصوبہ التواء کا شکار

**محترمہ حنا پرویز بٹ:** جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "دُنیا" کی اشاعت مورخہ 5-اکتوبر 2019 کی خبر کے مطابق گنگارام ہسپتال لاہور میں مدر اینڈ چائلڈ بلاک کا منصوبہ التواء کا شکار، منصوبے کی لاگت کا تخمینہ 6-ارب روپے بجٹ میں 50 کروڑ روپے مختص کئے گئے۔ پنجاب حکومت کا گنگارام ہسپتال میں مدر اینڈ چائلڈ بلاک بنانے کا منصوبہ التواء کا شکار ہو گیا۔ ماں بچہ کی صحت کا منصوبہ فی الحال کاغذوں تک محدود ہے۔ رواں سال منصوبے کی لاگت کا 6-ارب روپے کا تخمینہ لگایا گیا لیکن بجٹ میں صرف 50 کروڑ روپے مختص کئے گئے۔ محکمہ صحت پنجاب کی جانب سے منصوبے پر ابھی تک کوئی پیشرفت نہیں کی گئی۔ اس منصوبے سے گنگارام ہسپتال میں ماں بچے کو صحت کی طبی سہولیات دی جانی تھیں جو کہ ابھی تک اس ہسپتال میں میسر نہیں۔ اس خبر سے لاہور سمیت صوبے بھر کی عوام میں شدید پریشانی پائی جاتی ہے اور ان کا مطالبہ ہے کہ حکومت ماں اور بچے کی صحت کے حوالے سے بنائے جانے والے منصوبے کے لئے فی الفور فنڈز مہیا کر کے مدر اینڈ چائلڈ بلاک کو تعمیر کیا جائے کیونکہ ہسپتال میں ماں بچے کی صحت کے حوالے سے بہت سی پریشانیاں لاحق ہیں لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

**جناب سپیکر:** جی، منسٹر صاحبہ!

**وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر ومیڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):** جناب سپیکر! گنگارام ہسپتال لاہور میں مدر اینڈ چائلڈ بلاک کا منصوبہ کسی التواء کا شکار نہیں ہے۔ یہ منصوبہ موجودہ مالی سال 20-2019 میں شروع کیا گیا ہے۔ منصوبے کا PC-I تیار ہو چکا ہے جس کے مطابق منصوبے کی لاگت تخمینہ 6380 ملین روپے لگایا گیا ہے اور اس کے لئے 50 کروڑ روپے موجودہ مالی سال کے اندر مختص کئے گئے ہیں۔ اس منصوبے کی مدت چار سال ہے، منصوبے کا PC-I پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ بورڈ میں منظوری کے مرحلے میں ہے۔ اس کی منظوری کے بعد درکار فنڈز مہیا کر دیئے جائیں گے۔ اس منصوبے سے ماں بچے کی صحت کے لئے جو طبی سہولیات دی جاتی ہیں وہ کسی حد تک ہسپتال میں میسر ہیں جبکہ منصوبہ کی تکمیل کے بعد جدید سہولیات جو کہ عالمی معیار کے مطابق ہوں گی وہ مہیا کی جائیں گی۔ یہ کہنا کہ منصوبے پر کوئی پیشرفت نہیں ہو رہی تو یہ غلط بات ہے۔ اس کی سب چیزیں تیار ہیں اور انشاء اللہ اگلے سال کے شروع میں اس کی باقاعدہ ground breaking بھی ہو رہی ہے۔ اس منصوبے پر پیشرفت جاری ہے اور موجودہ مالی سال میں اگر مزید فنڈز درکار ہوئے تو وہ بھی حکومت کی طرف سے مزید بڑھائے جائیں گے۔

**جناب سپیکر:** اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 19/680 محترمہ خدیجہ عمر کی ہے۔ جی، محترمہ! آپ اپنی تحریک التوائے کار پڑھیں۔

## لاہور میں خطرناک عمارتوں میں اضافہ

**محترمہ خدیجہ عمر:** جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "دُنیا" کی اشاعت مورخہ 17-اکتوبر 2019 کی خبر کے مطابق میٹروپولیٹن کارپوریشن لاہور تازہ سروے کے مطابق شہر میں خطرناک عمارتوں میں اضافہ ہوتا جارہا ہے اور ان کی تعداد 508 ہو چکی ہے۔ محکمہ ان عمارتوں کو فوری خالی کرانے کے نوٹس جاری کرتا ہے۔ محکمہ اور

میٹروپولیٹن کارپوریشن نے حالیہ بارشوں میں چھتیں گرنے کے واقعات رپورٹ ہونے پر سروے کرایا لیکن مزید کارروائی ہونا باقی ہے۔ ان خطرناک عمارتوں کے مکین اپنی زندگیوں کے حوالے سے بہت فکر مند ہیں۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ ان عمارتوں کی بحالی، تعمیر و مرمت پر کام کو تیز کیا جائے تاکہ وہ کسی ناگہانی حادثے کا شکار نہ ہوں لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

**جناب سپیکر:** جی، وزیر قانون!

**وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا):** جناب سپیکر! شکریہ۔ یہ جو تحریک التوائے کار پیش کی گئی ہے تو یہ درست ہے کہ لاہور میں بیشمار عمارتیں ایسی ہیں کہ جن کو رہائش کے لئے خطرناک declare کیا گیا ہے اور یہ ایک continuous process ہے جس کے تحت میٹروپولیٹن کارپوریشن ان کو منہدم کرنے کے لئے کارروائی کرتی رہتی ہے۔ میں ایک بات سے اتفاق نہیں کرتا کہ جس طرح محترمہ نے فرمایا ہے کہ ان خطرناک عمارتوں کے مکین اپنی زندگیوں کے حوالے سے بہت فکر مند ہیں۔ اگر وہ فکر مند ہوں اور ہمارے ساتھ تعاون کریں تو ہمیں یہ عمارتیں خالی کرانے میں ایک دن بھی نہیں لگتا۔ سب سے بڑی resistance انہی مکینوں کی طرف سے آتی ہے جو وہاں پر رہ رہے ہیں۔ ہم کوشش یہ کر رہے ہیں اور جیسے میں نے پہلے کہا کہ ایک continues process کے تحت ہم کارروائی کرتے ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ میں متعلقہ محکمہ کو ہدایت جاری کروں گا کہ اس سلسلے میں مزید تندہی سے کام کریں اور خطرناک عمارتوں کے حوالے سے بعض جگہوں پر stay orders ہیں تو اُن کو vacate کروانے کی کوشش کریں۔ اس سلسلے میں انشاءاللہ تعالیٰ کارروائی ضرور ہوگی۔

**جناب سپیکر:** جی، اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس قرارداد کو dispose of کیا جاتا ہے۔

## سرکاری کارروائی

### رپورٹیں

### (جو پیش ہوئیں)

**جناب سپیکر:** اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔ Laying of reports ہیں۔ جی، وزیر قانون!

## محتسب پنجاب کی سالانہ رپورٹ برائے سال 2017 کا ایوان میں پیش کیا جانا

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I lay the Annual Report of Ombudsman Punjab for the year 2017.

**MR SPEAKER:** The Annual Report of Ombudsman Punjab for the year 2017 has been laid. Minister for law!

## لاہور، گوجرانوالہ، راولپنڈی اور سرگودھا ڈویژنوں کی کیٹل مارکیٹ مینجمنٹ کمپنیوں کے اکاؤنٹس کی آڈٹ رپورٹ برائے سال 17-2016 کا ایوان میں پیش کیا جانا

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I lay the Audit Report on the Accounts of Cattle Market Management Companies of Lahore, Gujranwala, Rawalpindi & Sargodha Divisions for the Audit Year 2016-17.

**MR SPEAKER:** The Audit Report on the Accounts of Cattle Market Management Companies of Lahore, Gujranwala, Rawalpindi & Sargodha Divisions for the Audit Year 2016-17 has been laid and is referred to the Public Accounts Committee No. 2 for examination and report within one year. Minister for Law!

## حکومت پنجاب کے حسابات مد بندی
## برائے مالی سال 2016-17 کا ایوان میں پیش کیا جانا

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja):** Mr Speaker! I lay the Appropriation Accounts of Government of the Punjab for the Financial year 2016-17.

**MR SPEAKER:** The Appropriation Accounts of Government of the Punjab for the Financial year 2016-17 has been laid and is referred to the Public Accounts Committee No. 2 for examination and report within one year. Minister for Law!

## حکومت پنجاب کا مالی گوشوارہ برائے
## مالی سال 2016-17 کا ایوان میں پیش کیا جانا

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja):** Mr Speaker! I lay the Financial Statement of the Government of the Punjab for Financial year 2016-17.

**MR SPEAKER:** The Financial Statement of the Government of the Punjab for Financial year 2016-17 has been laid and is referred to the

Public Accounts Committee No. 2 for examination and report within one year. Minister for Law!

## چیف میٹروپولیٹن پلانرز اور چیف ٹاؤن پلانر، یوڈی ونگ ایل ڈی اے لاہور، ایچ یوڈی اینڈ پی ایچ ای ڈیپارٹمنٹ لاہور حکومت پنجاب کی سپیشل آڈٹ رپورٹ برائے سال 2014 کا ایوان میں پیش کیا جانا

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja):** Mr Speaker! I lay the Special Audit Report on the record of Chief Metropolitan Planner & Chief Town Planner, UD-Wing LDA, Lahore, HUD & PHE Department, Lahore, Government of the Punjab for the year 2014.

**MR SPEAKER:** The Special Audit Report on the record of Chief Metropolitan Planner & Chief Town Planner, UD-Wing LDA, Lahore, HUD & PHE Department, Lahore, Government of the Punjab for the year 2014 has been laid and is referred to the Public Accounts Committee No. 2 for examination and report within one year. Minister for Law!

## سی اینڈ ڈبلیو، ایچ یوڈی اینڈ پی ایچ ای، آبپاشی، ایل جی اینڈ سی ڈی ڈیپارٹمنٹس، بی آئی ایس ای راولپنڈی حکومت پنجاب کے اکاؤنٹس کی آڈٹ رپورٹ برائے سال 2017-18 کا ایوان میں پیش کیا جانا

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja):** Mr Speaker! I lay the Audit Report on the Accounts of C&W, HUD & PHE, Irrigation, LG&CD Departments & BISE Rawalpindi, Government of the Punjab for the Audit Year 2017-18.

**MR SPEAKER:** The Audit Report on the Accounts of C&W, HUD & PHE, Irrigation, LG&CD Departments & BISE Rawalpindi, Government of the Punjab for the Audit Year 2017-18 has been laid and is referred to the Public Accounts Committee No. 2 for examination and report within one year. Minister for Law!

## ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر گجرات، محکمہ داخلہ حکومت پنجاب کے اکاؤنٹس کی سپیشل آڈٹ رپورٹ برائے سال 17-2016 کا ایوان میں پیش کیا جانا

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja):** Mr Speaker! I lay the Special Audit Report on the Accounts of District Police Officer Gujrat, Home Department, Government of the Punjab for the Audit year 2016-17.

**MR SPEAKER:** The Audit Report on the Special Audit Report on the Accounts of District Police Officer Gujrat, Home Department, Government of the Punjab for the Audit year 2016-17 has been laid and is referred to the Public Accounts Committee No. 2 for examination and report within one year. Minister for Law!

## پبلک سیکٹر کمپنیز (والیم-iii) حکومت پنجاب کے اکاؤنٹس کی آڈٹ رپورٹ برائے سال 18-2017 کا ایوان میں پیش کیا جانا

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja):** Mr Speaker! I lay the Audit Report on the Accounts of Public Sector Companies (Vol-III) Government of the Punjab for the Audit year 2017-18.

**MR SPEAKER:** The Audit Report on the Accounts of Public Sector Companies(Vol-III) Government of the Punjab for the Audit year

2017-18 has been laid and is referred to the Public Accounts Committee No. 2 for examination and report within one year.

**محترمہ سعدیہ سہیل رانا:** پوائنٹ آف آرڈر۔

**جناب سپیکر:** جی، محترمہ! آپ کا کیا پوائنٹ آف آرڈر ہے؟ اگر ایک منٹ کی بات ہے تو کر لیں۔

**محترمہ سعدیہ سہیل رانا:** بہت شکریہ۔ جناب سپیکر! ابھی دو دن پہلے ایک واقعہ ہوا جو میڈیا پر بھی بہت دکھایا گیا کہ ایک استاد نے کچھ students کو ہلّہ گلّہ کرنے اور بدتمیزی کرنے پر کالج سے نکالا۔ وہ فوٹیج بہت دکھائی گئی کہ استاد کو جس طرح students نے مارا پیٹا اور پریشر ڈال کر رپورٹ بھی واپس لے لی گئی۔ میری اس ہاؤس سے استدعا ہے کہ استاد کا احترام بہت ضروری ہے۔ خواہ وہ اپنی رپورٹ واپس بھی لے لیں لیکن ریاست کو اپنی Writ قائم کر کے شاگردوں کو قرار واقعی سزا دینی چاہئے۔

**جناب سپیکر:** جی، آپ منسٹر صاحب کو بتا دیں۔ اب مسودہ قانون پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک پیش کی جائے گی۔

Minister for law may move the motion for suspension of rules.

## قواعد کی معطلی کی تحریک

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

> "That the requirements of rule 95 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be suspended under rule 234 of the Rules *ibid*, for immediate consideration of the Punjab Public Private Partnership Bill 2019."

MR MUHAMMAD WARIS SHAD: Mr Speaker! I oppose.

**جناب سپیکر:** جناب محمد وارث شاد! پہلے میں پڑھ تو لوں۔

**جناب محمد وارث شاد:** جناب سپیکر! میں نے صحیح oppose کیا ہے۔

**جناب سپیکر:** جی، آپ غلط کھڑے ہوئے ہیں۔

**جناب محمد وارث شاد:** جناب سپیکر! میں بتاتا ہوں۔

**جناب سپیکر:** جب میں پڑھوں گا تب ہاؤس کی یہ پراپرٹی بنے گی۔اوپر سے دیکھیں تو پتا چلتا ہے کہ آپ کا ماشاءاللہ سات فٹ قد ہے لیکن آپ ابھی تک کھڑے ہیں۔

**جناب محمد وارث شاد:** جناب سپیکر! میں آپ کے برابر ہوں۔

**جناب سپیکر:** مجھ سے آپ زیادہ بڑے ہیں۔

The motion moved is:

"That the requirements of rule 95 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be suspended under rule 234 of the Rules *ibid*, for immediate consideration of the Punjab Public Private Partnership Bill 2019."

**جناب سمیع اللہ خان:** جناب سپیکر! میں oppose کرتا ہوں۔

**MR MUHAMMAD WARIS SHAD:** Mr Speaker! I oppose.

**جناب سپیکر:** جی، اب آپ oppose کر سکتے ہیں۔

**جناب سمیع اللہ خان:** جناب سپیکر! میں بات کرتا ہوں۔ جس rule 234 کے تحت اس کو suspend کرایا جا رہا ہے اُس کا پہلا حصہ relevant ہے جو میں پڑھ دیتا ہوں۔

234. **Suspension of Rules:**

Whenever any inconsistency or difficulty arises in the application of these rules.

جناب سپیکر! اِن کی ایک difficulty کا مجھے پتا ہے جس کی میں وضاحت کر دیتا ہوں لیکن اس کے علاوہ رولز suspend کرنے کی وجہ یہی ہے کہ کوئی تضاد یا مشکل ہو۔ رولز میں یہی ذکر ہے کہ جب کوئی مشکل پیش آ جائے یا اُس میں تضاد آ جائے تو پھر یہ رولز suspend ہو سکتے ہیں۔ وزیر قانون کی ایک مشکل کا مجھے پتا ہے جس کی وجہ سے یہ رولز suspend ہوئے ہیں۔ وہ مشکل یہ ہے کہ اس ہاؤس کی تشکیل ہوئے تقریباً 14 ماہ ہو گئے ہیں، یہ روایت تھی کہ PAC-1 کی Chairmanship اپوزیشن کے پاس ہو گی جیسے میاں محمود الرشید بھی اُسی فارمولے کے تحت پچھلے پانچ سال چیئرمین رہے۔ جب یہ ہاؤس معرضِ وجود میں آیا تب سے ہماری طرف سے یہی مطالبہ تھا کہ لیڈر آف اپوزیشن کو چیئرمین PAC-1 بنایا جائے۔ اس پر گورنمنٹ نے generally agree کیا کہ ہم پنجاب اسمبلی کی روایت پر عمل کرتے ہوئے بنائیں گے لیکن delay کرتے کرتے آج 14 ماہ ہو گئے ہیں۔ نتیجہ یہ نکلا کہ ہم نے پہلے سٹینڈنگ کمیٹیوں سے بائیکاٹ کیا، اُس کے بعد سات آٹھ دن پہلے ہم نے 100 کے قریب ممبران کے resignation آپ کو پیش کر دیئے۔ اس پر آپ نے حکومت اور اپوزیشن کو آپس میں بٹھا کر اس مسئلے کو حل کرنے کے لئے ایک کمیٹی تشکیل دی جس میں تین ممبران حکومتی اور تین اپوزیشن کے تھے جس کی سربراہی آپ نے خود فرمائی۔ اس کا پہلا اجلاس آج ہوا ہے اور اس میں ایک sense میں بات آگے بڑھی کہ کچھ اور ٹائم ملے تاکہ اس deadlock کو توڑا جائے۔ ہاؤس میں جو قانون سازی ہو رہی ہے اس حوالے سے میں یہ کہوں گا کہ اگر ہم سٹینڈنگ کمیٹیوں کا بائیکاٹ کرتے ہیں تو رولز اس صورت میں قانون سازی کی اجازت دیتے ہیں۔ کسی specific سٹینڈنگ کمیٹی کے ٹوٹل گیارہ ارکان ہیں جس میں چھ حکومتی اور پانچ ہمارے اپوزیشن کے ہیں جبکہ کمیٹی میں کورم کی تعداد چار ہے۔ اگر حکومت چھ میں سے چار ممبر اپنے ہی حاضر کر لے تو رولز کے تحت قانون سازی کی جا سکتی ہے لیکن میرا آپ سے سوال یہ ہے کہ کیا اپوزیشن کے بغیر چاہے رولز آپ کو اجازت بھی دیتے ہوں، قانون سازی کرنی چاہئے؟ کیا پاکستان کی جمہوریت کے لئے یہ ادارے جو میں سمجھتا ہوں کہ ابھی 70 سال میں بھی طاقتور نہیں ہوئے، کیا ہم دونوں کا فرض نہیں ہے کہ اپنے اداروں کو مضبوط کریں اور اس طرح سے قانون سازی نہ کریں جس میں اپوزیشن اس ادارے سے غائب ہو؟

جناب سپیکر! میں اکثر کہتا ہوں کہ one wheeling کے ذریعے ہم اس ہاؤس کو چلانے کی کوشش نہ کریں۔ میں سیاسی بات کر رہا ہوں کہ اگر کسی سٹینڈنگ کمیٹی میں چھ ممبر گورنمنٹ یا کسی اتحادی جماعت کے ہوں گے اور کورم پورا کر کے کام کر لیں گے تو پھر یہ کمیٹی پی ٹی آئی کی کمیٹی ہوگی۔ پی ٹی آئی کے چار ارکان اپنے سیکرٹریٹ میں بیٹھ کر قانون سازی کر لیں تو اُس کا اس میں کوئی فرق نہیں ہوگا کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ قانون سازی کی جو سیاسی اور جمہوری ساکھ ہے وہ damage ہوگی لہٰذا میری وزیر قانون سے یہ گزارش ہے کہ جو آپ کو مشکل اس rule میں ہے اس کے علاوہ مجھے کوئی مشکل نظر نہیں آتی۔ اگر اس کے علاوہ وزیر قانون کو رولز suspend کرنے والی کوئی مشکل پیش آئی ہے تو اُس کی وضاحت فرمادیں لیکن جو مشکل میں نے feel کی ہے اگر یہی ہے تو اُس کو حل کریں۔ جب تک قانون سازی میں آپ اپوزیشن کو on board نہیں لیتے تب تک اس قانون سازی کی کوئی credibility نہیں ہوگی۔ بہت شکریہ

**جناب سپیکر:** جی، جناب محمد وارث شاد!

**جناب محمد وارث شاد:** جناب سپیکر! شکریہ۔ میں صرف یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 95 کو وزیر قانون suspend کروانا چاہتے ہیں۔

جناب سپیکر! قاعدہ 234 کہتا ہے کہ inconsistency or difficulty وہ ٹھیک اپنی جگہ لیکن بات یہ ہے کہ reportedly ہم نے سنا ہے کہ جمعہ کے دن کمیٹی نے وہ بل ادھر دے دیا۔ یہ میرے ہاتھ میں جمعہ کے دن کا ایجنڈا ہے جس میں مکمل طور پر یہ بل ہاؤس میں نہیں آیا۔ جب ہاؤس کے اندر یہ بل نہیں آیا تو اس کے بعد it means یہ آپ پر لازم ہے کہ ہاؤس کے جو لوگ ہیں، ان کے پاس یہ پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ والے بل کی کاپی پہنچے۔

جناب سپیکر! اس میں سب سے پہلی irregularity یہ ہے کہ کمیٹی کے اندر اس کی reading ہونی تھی جو کہ نہیں ہوئی۔۔۔

**جناب سپیکر:** بس ٹھیک ہے آپ کا پوائنٹ آگیا ہے۔

**جناب محمد وارث شاد:** جناب سپیکر! حوصلے کے ساتھ ذرا مجھے بات کر لینے دیں ناں۔

**جناب سپیکر:** جناب محمد وارث شاد! اس کو repeat نہ کریں ناں اور نئی بات کریں۔

**جناب محمد وارث شاد:** جناب سپیکر! یہ میرے والا fresh point ہے۔ میرا پوائنٹ انہوں نے نہیں لیا بلکہ یہ fresh point ہے۔ اب اس کے لئے کم از کم تین دن mandatory ہیں کہ تین دن کے بعد جب بل lay ہو گا یعنی circulate ہو گا تو اس کے بعد انہوں نے تین دن لینے ہیں۔ ابھی تک یہ بل circulate ہی نہیں ہوا تھا۔۔۔

**جناب سپیکر:** میری بات سنیں ناں۔ اسی rule کو تو suspend کر رہے ہیں اور آپ پھر وہی بات کر رہے ہیں۔ اب آپ تشریف رکھیں۔ جی، وزیر قانون!

**وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال** (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں گزارش یہ کرنا چاہوں گا کہ جب ہاؤس کے بزنس کے لئے۔۔۔

**جناب محمد وارث شاد:** جناب سپیکر! میری بات تو پوری ہو لینے دیں۔۔۔

**جناب سپیکر:** ویسے بھی کسی رولز کے تحت یہ ضروری نہیں ہے کہ پہلے بل lay کر دیا جائے۔ کوئی نہیں ہے۔ جی، وزیر قانون!

**وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال** (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! اگر ہم کر بھی دیں تو کچھ بھی آپ کر لیں کیونکہ انہوں نے پڑھنا نہیں ہے اور پڑھے بغیر ہی ہاؤس میں آ جانا ہے تو پھر مسائل پیدا ہوتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں عرض یہ کرنا چاہتا ہوں کہ ابھی یہ اس معزز ایوان میں تشریف فرما تھے تو آپ نے رولز کو suspend کرنے کی تحریک منظور کی جس کا مطلب یہ تھا کہ وہ تین دن پورے نہیں تھے اسی لئے ہم نے ہاؤس سے خصوصی طور پر اجازت لی ہے۔ آپ کیا کر سکتے ہیں؟

جناب سپیکر! دوسری بات یہ میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جناب سمیع اللہ خان نے فرمایا کہ اپوزیشن کے بغیر قانون سازی کا کوئی جواز نہیں ہے۔

جناب سپیکر! ہم نے کب اپوزیشن کو block کیا ہے؟ میں انتہائی معذرت کے ساتھ ایک بات کہنا چاہتا ہوں کہ آپ کے پُر زور اصرار پر وزیراعظم خصوصی طور پر اجازت لے کر سپیکر صاحب نے لیڈر آف دی اپوزیشن کو اس بات کا موقع فراہم کیا ہے کہ وہ اسمبلی کی proceedings میں حصہ لینے کے لئے اسمبلی میں تشریف لائیں اور contribution کریں۔

آپ دیانتداری کے ساتھ بتا دیں کہ ان کے آنے کے بعد ان کی کیا contribution ہے؟ Legislation شروع ہوئی تو آپ کے آدھے سے زیادہ ممبران لیڈر آف دی اپوزیشن کے ساتھ اُٹھ کر چلے گئے۔

جناب سپیکر! اب اس میں ہمارا کیا قصور ہے؟ ہم تو چاہتے ہیں کہ آپ کارروائی میں حصہ لیں، کام کریں لیکن آپ کام نہیں کریں گے تو ایک بات آج سے دو دن پہلے بھی میں نے واضح کی تھی اور آج بھی واضح کرنا چاہتا ہوں کہ یہاں ہاؤس میں ہم کوئی غیر آئینی اور غیر قانونی کام نہیں کر رہے۔ جو کچھ کر رہے ہیں وہ آئین اور قانون کے تحت کر رہے ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ اگر کسی کی یہ سوچ ہے کہ اس طرح گورنمنٹ کو block کیا جا سکتا ہے کہ وہ legislation نہ کرے تو وہ غلط فہمی تھی۔ ہم اپنا ایک legal right استعمال کرتے ہوئے legislation کر رہے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں ایک اور بہت اہم بات کرنے لگا ہوں کہ یہاں پر پہلے بہت شور مچایا جاتا رہا کہ گورنمنٹ آرڈیننسز کے ذریعے چل رہی ہے۔ حکومت آرڈیننس کی فیکٹری ہے۔ ہم یہ سنتے رہے۔ ایک دن میرے قابل احترام بھائی نے یہ کہا کہ اگر اس معزز ایوان میں سب سے نا اہل ممبر ہے تو وہ وزیر قانون ہے کیونکہ جو کچھ کیا جا رہا ہے اس کا تو کوئی وجود ہی نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں نے دو دن لگا کر ان کے پورے پانچ سال کے اندر جو آرڈیننسز انہوں نے کئے ہیں، وہ نکلوائے ہیں۔ میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے اپنے پانچ سالوں کے اندر 106 آرڈیننسز جاری کئے۔ (شیم شیم)

جناب سپیکر! اب ہم نے ڈیڑھ سال میں صرف 18 آرڈیننس کئے تھے اور اگر سالانہ اوسط نکالی جائے تو ایک سال میں 21 بنتے ہیں تو ہم آپ سے نیچے ہیں ہیں۔ 2013 میں آپ نے 9 آرڈیننسز کئے، 2015 ایک ایسا سال ہے اور میں پوچھنا چاہوں گا ہمارے اپوزیشن کے بنچوں پر جو دوست بیٹھے ہوئے ہیں کہ کیا 2015 میں مارشل لاء لگ گیا تھا اور جناب محمد شہباز شریف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر پنجاب لگے ہوئے تھے کہ 36 آرڈیننس آپ نے ایک سال میں کئے۔ (شیم شیم)

جناب سپیکر! آئیں اور اس کو reject کریں۔ایک سال میں 36 آرڈیننس، 2016 میں 20 آرڈیننس کئے، 2017 میں 16 آرڈیننس کئے چونکہ 2018 آدھا سال تھا تو اس عرصہ کے دوران انہوں نے سات آرڈیننس کئے۔

جناب سپیکر! میں ایک اور چیز عرض کرنا چاہتا ہوں کہ کوئی اخلاقیات کے بھی تقاضے ہوتے ہیں، جب 31۔ مئی 2018 کو ان کی حکومت جا رہی تھی تو میں اس ہاؤس کو بتانا چاہتا ہوں کہ ان کے پاس کوئی اخلاقی جواز تھا کہ 28۔ مئی کو بھی آرڈیننس کیا ہے۔ 31۔ مئی کو آپ کی حکومت ختم ہو رہی ہے اور پانچ آرڈیننسز ایسے ہیں جو آپ نے 26، 27 اور 28۔ مئی کو کئے جو کہ gazette میں notify آپ کی حکومت کے جانے کے بعد ہوئے ہیں۔ آپ اس صوبے کے ساتھ کر کے کیا گئے ہیں؟ میں سمجھتا ہوں کہ اس صوبے کے قانون، قاعدہ، آئین، معیشت اور ہر چیز کی تباہی کر کے گئے ہیں۔ اگر ہم قانون اور ضابطے کے تحت کر رہے ہیں تو ہم اس کے لئے جوابدہ ہیں۔ آپ rules & regulations کے خلاف اگر کوئی بات ہے تو وہ point out کریں ہم اس کا جواب دینے کے لئے تیار ہیں۔ شکریہ

**جناب سپیکر:** جناب سمیع اللہ خان نے اپوزیشن لیڈر کے متعلق پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر 1 کی چیئرمین شپ کے لئے بات کی ہے تو اس کے اوپر آج کافی discussion ہوئی تھی۔ آپ کے ساتھ آپ کی پارٹی کے لوگ تھے اور حکومت کے بھی لوگ تھے تو اس میں یہی طے ہوا تھا کہ اس میں ابھی ہمیں تھوڑا ٹائم دیں اور proper time پر ہم انشاء اللہ کوشش کریں گے کہ یہ جو ایک چیز صرف رہ گئی ہے جو کرنے والی ہے۔ اس پر بالکل تسلی رکھیں کہ ہم آہستہ آہستہ اس پر پیشرفت کریں گے۔ یہ طے ہوا تھا۔

**جناب سمیع اللہ خان:** جناب سپیکر! میں respond کرنا چاہتا ہوں۔

**جناب سپیکر:** جی، فرمائیں!

**جناب سمیع اللہ خان:** جناب سپیکر! شکریہ۔ میں نے اپنی گفتگو میں جس طرح کہا کہ پہلے اس کے دو حصے کر لیں جناب محمد بشارت راجا نے جو ابھی گفتگو فرمائی ہے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ میں نے اپنی گفتگو میں بھی کہا کہ اگر یہ اپوزیشن کے بغیر legislation کرنا چاہتے ہیں تو یہ کر سکتے ہیں لیکن کیا

جمہوری اداروں کے لئے یہ مناسب ہو گا کہ اگر اپوزیشن نے resignations دے دیئے ہیں اور اگر اپوزیشن سٹینڈنگ کمیٹیوں سے باہر آ گئی ہے تو اب ان کے پاس راستہ یہی بچتا ہے کہ یہ legislation کا جو due process ہے اس کو اختیار نہ کرتے ہوئے اسی لئے یہ ایسی سٹینڈنگ کمیٹی کے پاس بزنس بھیج دیتے ہیں جو سٹینڈنگ کمیٹی ابھی تشکیل بھی نہیں ہوئی اس لئے یہ اس طرح کے ہتھکنڈے legislation کے لئے استعمال کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! جہاں تک انہوں نے کہا کہ آپ نے تو پانچ سال میں آرڈیننس نہیں باقی بھی سارا کچھ کر دیا۔ یقیناً جناب عثمان احمد خان بُزدار کی سربراہی میں جس طرح کا پنجاب وزیر قانون یہاں پر اسمبلی میں یہ تصویر paint کرتے ہیں تو میں کہوں گا کہ ذرا باہر جا کر پنجاب کے 11 یا 12 کروڑ عوام سے پوچھیں کہ عثمان بزدار کی سربراہی میں جو پنجاب کی حالت ہے۔۔۔

**(اذان عشاء)**

جناب سپیکر! میں آخری بات کرنا چاہتا ہوں کہ پی ٹی آئی ہمیشہ کچھ ماہ یا کچھ ہفتے بعد U-turn کا لفظ استعمال کرتی ہے۔۔۔

**جناب سپیکر:** چلیں، ٹھیک ہے آپ کی ساری بات آ گئی ہے۔

**جناب سمیع اللہ خان:** جناب سپیکر! اب جو ہوا چل رہی ہے وہ یہ چل رہی ہے کہ یہ جو جناب عثمان احمد خان بُزدار کی گورننس پر پندرہ ماہ سے فخر کر رہے تھے اب یہ خود ہی ان کو change کرنے لگے ہیں۔

**جناب سپیکر:** چلیں، مہربانی۔

Now, the question is:

"That the requirements of rule 95 of the Rules of the Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be suspended under rule 234 of the Rules *ibid*, for immediate consideration of the Punjab Public Private Partnership Bill 2019."

(The motion was carried.)

# مسودات قانون

(جو زیر غور لائے گئے)

## مسودہ قانون پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ پنجاب 2019

**MR SPEAKER:** Now, we take up the Punjab Public Private Partnership Bill 2019. First reading starts. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr. Muhammad Basharat Raja):** Mr Speaker! I move:

> "That the Punjab Public Private Partnership Bill 2019, as recommended by the Standing Committee on Planning and Development, be taken into consideration at once."

**MR SPEAKER:** The motion moved is:

> "That the Punjab Public Private Partnership Bill 2019, as recommended by the Standing Committee on Planning and Development, be taken into consideration at once."

There are two amendments in this motion. The First amendment is from: Mr Muhammad Waris Shad, Ms Azma Zahid Bokhari, Mr Khalil Tahir Sindhu, Malik Muhammad Ahmad Khan, Mr Sami Ullah Khan, Chaudhary Mazhar Iqbal, Mr Bilal Farooq Tarar, Malik Nadeem Kamran, Mr Muhammad Yousaf, Mr Zeeshan Rafique, Chaudhary Mohammad Iqbal, Rana Munawar Hussain, Malik Khalid Mehmood Babar, Malik Ahmad Saeed Khan, Mrs. Raheela Naeem, Mr Tanveer Aslam Malik, Mr Muhammad Tahir Pervaze, Mr Naseer Ahmad, Mr Javed Alla-ud-Din Sajid, Mr Muneeb ul Haq, Ms Bushra Anjum Butt, Malik Muhammad Waheed, Mr Sohaib Ahmad Malik,

Mr Muhammad Saqib Khurshed, Mr Noor ul Amin Wattoo, Rana Muhammad Iqbal Khan, Ch Iftikhar Hussain Chhachhar, Mr Muhammad Arshad Malik, Ch Muhammad Shafiq Anwar, Ms Aneeza Fatima, Mr Jaffar Ali, Mr Muhammad Jamil, Mrs Gulnaz Shahzadi,Mrs Faiza Mushtaq, Chaudhary Ashraf Ali, Mr Muhammad Ashraf Rasool, Ms Mehwish Sultana, Syed Hassan Murtaza, Syed Ali Haider Gilani, Mr Ghazanfar Ali Khan, Syed Usman Mehmood, Mr Rais Nabeel Ahmed, Mr Mumtaz Ali and Ms Shazia Abid. Any mover may move it.

**MR MUHAMMAD WARIS SHAD:** Mr Speaker! I move:

> "That the Punjab Public Private Partnership Bill 2019, as recommended by the Standing Committee on Planning and Development, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 31st January 2020."

**MR SPEAKER:** The motion moved is:

> "That the Punjab Public Private Partnership Bill 2019, as recommended by the Standing Committee on Planning and Development, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 31st January 2020."

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja):** Mr Speaker! I oppose it.

**جناب سپیکر:** وزیر قانون نے اس کو oppose کیا ہے۔جی، جناب محمد وارث شاد!

**جناب محمد وارث شاد:** جناب سپیکر! چونکہ آپ نے مجھے روک دیا تھا لیکن میں اپنی reservations ضرور دوں گا کیونکہ functions of the committees کے تحت کمیٹی کا یہ کام تھا کہ وہ یہاں جمعہ کو بل circulate کرتی اور اس کے بعد each and every members تک اس بل کا ڈرافٹ پہنچنا چاہئے تھا لیکن میرا وہ objection kill ہو گیا۔

جناب سپیکر! میں on record یہ بات کرنا چاہتا ہوں کہ due process مکمل نہیں ہوا۔ اس due process کے مکمل نہ ہونے کی وجہ سے، میں یہ بھی کہوں گا کہ لوکل گورنمنٹ بل بھی اسی طرح لایا گیا تھا۔ وہ بھی Friday کو لایا گیا تھا، ہمیں proper time بھی نہیں دیا گیا، اس کی اسی طرح سے legislation ہوئی جو آج تک hang کر رہی ہے اور اس زیادتی کی وجہ سے پورا پنجاب اس کا نتیجہ بھگت رہا ہے۔ وہ کیس ابھی تک کورٹ میں ہے۔ اگر اُس وقت ہمیں proper time دیا جاتا تو شاید جناب محمد بشارت راجا اور ہم کسی نکتے پر اکٹھے ہو جاتے۔ اس میں ہمیں ترامیم دینے کا وقت ہی نہیں ملا اور یہ قواعد انضباط کارروائی صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 95 کو suspend کروا کر لے آئے ہیں۔ حالانکہ اگر یہ بل کل آجاتا تو کوئی قیامت نہیں آجانی تھی اور رولز بھی suspend نہ کرنے پڑتے۔ بہر حال اس کے پیچھے کیا حقیقت ہے وہ جناب محمد بشارت راجا ہی بہتر جانتے ہیں لیکن جو قانون کی اصل روح ہے اس کو kill کیا گیا ہے۔ پہلی reading proper ہوئی اور نہ ہمیں opportunity provide کی گئی کہ ہم اس پر proper ترامیم دے سکیں۔

جناب سپیکر! میں نے تھوڑا بہت اس بل کو دیکھا ہے کہ پنجاب کے 35 یا 36 محکموں کے اوپر اس بل کے ذریعے سے ایک باڈی بن رہی ہے۔ وہ باڈی یہ کام کرے گی کہ کسی محکمے کو پتا نہیں ہو گا اور وہ اوپر ہی اوپر سے for sale کسی کو بھی اُٹھا لیں گے، کسی ہسپتال کو اُٹھا لیں گے۔ ابھی آپ MTI کا حشر دیکھ لیں۔

جناب سپیکر! اگر میں کہوں گا تو شاید آپ ناراض ہوں گے کہ MTI میں اتنی عجلت نہیں کی جا رہی ہے کیونکہ ڈاکٹروں نے بڑا pressure built کیا ہوا ہے اور یہ ہے بھی حقیقت کہ اس سے سارے ہسپتال privatize ہو رہے ہیں۔

جناب سپیکر! ہمیں آپ کی مدد درکار ہے آپ بھی اپنی input دیں کیونکہ یہ ایک ایسی باڈی بنارہے ہیں کہ اس میں اپنے بندے ڈال کر، انہیں اختیارات دے کر یہ پنجاب کی کسی بھی چیز کو فروخت کر سکتے ہیں۔ یہ پنجاب کو for sale لگارہے ہیں اور اس سے آئی ایم ایف کی شرائط پوری کی جارہی ہیں۔ اس کے لئے خدارا پبلک کا اعتماد لیں اور انہیں on board لیں۔ کم از کم پبلک کو پتا تو ہو کہ ہمارے ساتھ ہو کیا رہا ہے۔ یہ بل انتہائی خطرناک ہے، اسے circulate ہونا چاہئے اور اس میں پبلک کی opinion لینی چاہئے اس لئے میں اس بل کی سخت مخالفت کروں گا۔ شکریہ

**جناب سپیکر:** یہ اتنا خطرناک بل آپ کے ہاتھ میں کیسے آگیا؟ (قہقہے)

جی، وزیر قانون!

**جناب خلیل طاہر سندھو:** جناب سپیکر! میں نے بھی بات کرنی ہے۔

**جناب سپیکر:** جی، فرمائیں!

**MR KHALIL TAHIR SINDHU:** Mr Speaker! Thank you. I will be so precise and I will try my best to convince the Honorable Law Minister

جناب سپیکر! اگر وہ convince ہو جائیں۔ Functions of Committees کے Rule 154 کی second Clause یہ ہے کہ:

> 154(2) In the case of Bill, the Committee shall also examine whether or not the Bill violates, disregards or is otherwise not in accordance with the Constitution.

جناب سپیکر! اس بل کی کلاز 4، That is against the Constitution پھر اس کی کلاز 17 ہے Approval of regarding to establish the Board. Government support کہ ایک بورڈ فیصلہ کردے گا اور گورنمنٹ کو یہ حکم دے گا کہ ہمیں اتنی رقم چاہئے اور اتنے پیسے چاہئیں۔

جناب سپیکر! تیسری بات اس میں ٹینڈر کی ہے جو دینا چاہئے تھا لیکن اس بل میں اس کے بارے میں کسی قسم کی کوئی وضاحت نہیں کی گئی۔

جناب سپیکر! میری اس میں humble submission یہ ہے کہ کوئی اتنی جلدی نہیں ہے جس طرح آپ نے کہا کہ 28 تاریخ اور 31 تاریخ کو حکومت جانی تھی، شاید آپ کے پیچھے دو تین دن ابھی حکومت نہ جائے اس لئے کوئی ایسی جلدی نہیں ہے ابھی تو اس لئے مہربانی فرمائیں کیونکہ یہ ساری چیزیں spirit of the Constitution of Pakistan کے against جا رہی ہیں۔

جناب سپیکر! آپ کے توسط سے میری وزیر قانون سے humble submission ہے کہ اس کو ایک دفعہ مشتہر کریں اور آپ باقی لوگوں کی بھی رائے لیں۔ یہ جو آپ بورڈ بنا رہے ہیں that is clear-cut آپ ماشاءاللہ بڑے competent ہیں لیکن یہ against the constitution ہے اور اس کی spirit کے خلاف ہے۔ No.3 جو (234)article ہے اور یہ جو رولز کی کتاب ہے شاید ہو سکتا ہے کہ میں misinterpret کر رہا ہوں لیکن یہ رولز کے بارے میں ہے، یہ legislation کی کتاب نہیں ہے اور legislation میں یہ ہے جو آپ کرنا چاہ رہے ہیں۔That is against the constitution تو میری humble submission ہو گی کہ اس کو مشتہر کیا جائے تاکہ باقی لوگوں کی بھی رائے آسکے اور اس کا اچھا impact جائے گا۔

**جناب سپیکر:** جی، ٹھیک ہے۔ جی، وزیر قانون!

**وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا):** جناب سپیکر! میں گزارش یہ کرنا چاہوں گا کہ جناب محمد وارث شاد نے جو بات پہلے کرنی تھی وہ ابھی کی ہے۔ انہوں نے جو میری تحریک کو oppose کیا ہے وہ oppose اس لئے کیا ہے کہ اس کو عوامی رائے کے لئے مشتہر کیا جائے اور انہوں نے end میں آکر کہا کہ مشتہر کیا جائے لیکن مشتہر کرنے کی پہلے بات نہیں کی۔ اس بل کو مشتہر کرنے کی اس لئے ضرورت نہیں ہے کیونکہ یہ بل مورخہ 03-08-2019 کو پہلے آرڈیننس کے طور پر آیا، اس کے بعد اس کو فوری طور پر نافذ کیا گیا اور اسی روز اس آرڈیننس کو محکمہ قانون کی ویب سائٹ پر مشتہر کر دیا گیا جو آج تک وہاں پر موجود ہے۔

آپ کی طرف سے اور کسی پبلک کے کسی اور شخص کی طرف سے اس وقت تک ہمیں کوئی اعتراض موصول نہیں ہوا۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ اگر آپ کو بھی اس پر کوئی اعتراض ہے تو آپ اس میں ترامیم لے آتے جس طرح ابھی بڑے پر سکون طریقے سے اپنا point of view دے رہے ہیں آپ اس کی ہر شق پر ترمیم لے کر آتے، ہم اس کا جواب دیتے اور آپ کو مطمئن کرتے لیکن میرے خیال میں ماسوائے دو ترامیم کے ایک مشتہر کرنے کی اور ایک سپیشل کمیٹی کو ریفر کرنے کے علاوہ آپ کی کوئی اور ترمیم نہیں ہے۔ آپ کی اس بل کے ساتھ commitment عوام کے مفاد کا تحفظ وہ اسی سے ظاہر ہو جاتا ہے کہ دیا تو آپ نے کچھ بھی نہیں ہے اور اعتراض سب پر کر رہے ہیں۔

**MR SPEAKER:** Now, the motion moved and the question is:

> "That the Punjab Public Private Partnership Bill 2019, as recommended by the Standing Committee on Planning and Development, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 31st January 2020."

(The motion was lost.)

The second amendment is from: Mr Muhammad Waris Shad, Ms Azma Zahid Bokhari, Mr Khalil Tahir Sindhu, Malik Muhammad Ahmad Khan, Mr Sami Ullah Khan, Chaudhary Mazhar Iqbal, Mr Bilal Farooq Tarar, Malik Nadeem Kamran, Mr Muhammad Yousaf, Mr Zeeshan Rafique, Chaudhary Mohammad Iqbal, Rana Munawar Hussain, Malik Khalid Mehmood Babar, Malik Ahmad Saeed Khan, Mrs. Raheela Naeem, Mr Tanveer Aslam Malik, Mr Muhammad Tahir Pervaze, Mr Naseer Ahmad, Mr Javed Allo-ud-Din Sajid, Mr Muneeb-ul-Haq, Ms Bushra Anjum Butt, Malik Muhammad Waheed, Mr Sohaib Ahmad Malik, Mr Muhammad Saqib Khurshed, Mr Noor-ul-Amin Wattoo, Rana Muhammad Iqbal Khan, Ch Iftikhar Hussain Chhachhar,

Mr Muhammad Arshad Malik, Ch Muhammad Shafiq Anwar, Ms Aneeza Fatima, Mr Jaffar Ali, Mr Muhammad Jamil, Mrs Gulnaz Shahzadi,Mrs Faiza Mushtaq, Chaudhary Ashraf Ali, Mr Muhammad Ashraf Rasool, Ms Mehwish Sultana, Syed Hassan Murtaza, Syed Ali Haider Gilani, Mr Ghazanfar Ali Khan, Syed Usman Mehmood, Mr Rais Nabeel Ahmed, Mr Mumtaz Ali and Ms Shazia Abid. Any mover except the one who has moved or discussed the earlier motion may move it.

**MS MEHWISH SULTANA:** Mr Speaker! I move:

> "That the Punjab Public Private Partnership Bill 2019, as recommended by the Standing Committee on Planning and Development, be referred to a Select Committee consisting of the following Members with the instructions to report thereon by 31st January 2020."

1. Mr Tanveer Aslam Malik.
2. Khuwaja Muhammad Mansha Ullah Butt.
3. Chaudhary Adil Buksh Chattha.
4. Mr Jahangir Khanzada.
5. Rana Muhammad Afzal.
6. Ms Bushra Anjum Butt.
7. Mr Saeed Akbar Khan.
8. Mr Ali Akhtar.
9. Mr Ghazanfar Abbas.
10. Mr Muhammad Waris Aziz.
11. Mr Saeed Ahmad.
12. Ms Uzma Kardar.

**MR SPEAKER:** The motion moved is:

"That the Punjab Public Private Partnership Bill 2019, as recommended by the Standing Committee on Planning and Development, be referred to a Select Committee consisting of the following Members with the instructions to report thereon by 31st January 2020."

1. Mr Tanveer Aslam Malik.
2. Khuwaja Muhammad Mansha Ullah Butt.
3. Chaudhary Adil Buksh Chattha.
4. Mr Jahangir Khanzada.
5. Rana Muhammad Afzal.
6. Ms Bushra Anjum Butt.
7. Mr Saeed Akbar Khan.
8. Mr Ali Akhtar.
9. Mr Ghazanfar Abbas.
10. Mr Muhammad Waris Aziz.
11. Mr Saeed Ahmad.
12. Ms Uzma Kardar.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I oppose it.

**جناب سپیکر:** جی، اب آپ بات کریں۔

**محترمہ مہوش سلطانہ:** جناب سپیکر! شکریہ۔ میں precisely اس میں کچھ points raise کرنا چاہوں گی اور ہم نے یہ ترمیم اس لئے دی تھی کہ یہ جو The Punjab Public Private Partnership کا بل لایا جارہا ہے اس میں ڈیپارٹمنٹ کی اتھارٹی کو چیلنج کیا جارہا ہے اس میں جتنے بھی پراونشل ڈیپارٹمنٹس ہیں وہ اپنا ماسٹر پلان پہلے خود بناتے تھے لیکن اب یہ ان کے اوپر ایک اتھارٹی لائی جارہی ہے جس کے تحت ڈیپارٹمنٹ کے پاس یہ اتھارٹی نہیں ہوگی کہ وہ اپنی کوئی بھی

پلاننگ کر سکیں بلکہ یہ اتھارٹی ایک ماسٹر پلان بنا کر ڈیپارٹمنٹ کو دے گی اور different departments کو instructions دے گی کہ انہوں نے اس طرح سے چلنا ہے۔ I think which is not suitable for the government and for the authority.

جناب سپیکر! اس میں دوسرا problem یہ آرہا ہے کہ یہ ہمارے پیپر ارولز کے ساتھ بھی conflict کر رہا ہے اور ہمیشہ سے گورنمنٹ اتھارٹی رہی ہے، گورنمنٹ ماسٹر پلان دیتی ہے اور گورنمنٹ ہی ہر چیز کی stakeholder ہوتی ہے لیکن اس میں ہم ایک پرائیویٹ گروپ کو ایک مکمل اتھارٹی دے رہے ہیں۔

جناب سپیکر! اس میں اس کے علاوہ اور بھی بہت ساری ambiguities ہیں اور یہ تھوڑا ambiguous ہے۔ ہمیں اس میں کچھ چیزوں میں clarity چاہئے جس کے لئے میں request کروں گی کہ اس بل کو سیلکٹ کمیٹی کو دیا جائے تاکہ وہ اس میں جتنے بھی pros and cons ہیں یا جتنے بھی اس کے issues ہیں ان کو discuss کرلیں اور اس میں مزید بہتری لائی جا سکے because ظاہر ہے کہ ہم جو لاء بناتے ہیں وہ ہمیشہ کے لئے ہوتا ہے اور long term کے لئے ہوتا ہے تو اگر بل بناتے وقت ہی اس پر اچھی طرح سے غور کرلیں گے اور مزید اس پر discussion ہو جائے گی تو ظاہر ہے وہ پنجاب کی بہتری کے لئے اور عوام کی بہتری کے لئے ہو گا۔ بہت شکریہ

**جناب سپیکر:** جی، وزیر قانون!

**وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا):** جناب سپیکر! میں پھر دوبارہ عرض کرنا چاہوں گا اور کہا گیا ہے کہ اس کو سپیشل کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے اور بل کے مندرجات میں نقائص نکالے جارہے ہیں۔ اگر آپ کو بل کے کچھ حصوں پر اعتراض تھا تو اس کے لئے آپ کو ترمیم لے کر آنی چاہئے تھی لیکن آپ تو صرف بات کر رہے ہیں کہ اسے سپیشل کمیٹی کو بھیج دیا جائے تو میں انتہائی معذرت کے ساتھ عرض کرتا ہوں کہ آپ نے کمیٹیوں کا تو بائیکاٹ کیا ہوا ہے۔ ہم بھیجیں گے بھی تو آپ نے آنا نہیں ہے تو اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ یہ non- seriousness ہے۔

**MR SPEAKER:** Now, the motion moved and the question is:

"That the Punjab Public Private Partnership Bill 2019, as recommended by the Standing Committee on Planning and Development, be referred to a Select Committee consisting of the following Members with the instructions to report thereon by 31st January 2020."

1. Mr Tanveer Aslam Malik.
2. Khuwaja Muhammad Mansha Ullah Butt.
3. Chaudhary Adil Buksh Chattha.
4. Mr Jahangir Khanzada.
5. Rana Muhammad Afzal.
6. Ms Bushra Anjum Butt.
7. Mr Saeed Akbar Khan.
8. Mr Ali Akhtar.
9. Mr Ghazanfar Abbas.
10. Mr Muhammad Waris Aziz.
11. Mr Saeed Ahmad.
12. Ms Uzma Kardar.

(The motion was lost.)

Now, the question is:

"That the Punjab Public Private Partnership Bill 2019 be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

## CLAUSES 4 to 54

**MR SPEAKER:** Second reading starts. We take up the Bill Clause by Clause. Now, Clauses 4 to 54 of the Bill are under consideration. There is no amendment in these Clauses.

Now, the question is:

"That Clauses 4 to 54 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 3, CLAUSE 2, CLAUSE 1,
PREAMBLE & LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, the Clause 3, Clause 2, Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That the Clause 3, Clause 2 , Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Public Private Partnership Bill 2019, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Public Private Partnership Bill 2019, be passed."

Now, the question is:

"That the Punjab Public Private Partnership Bill 2019, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

مسودہ قانون میانوالی یونیورسٹی 2019

**MR SPEAKER:** Now, we take up the University of Mianwali Bill 2019. First reading starts. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja):** Mr Speaker! I move:

> "That the University of Mianwali Bill 2019, as recommended by the Standing Committee on Higher Education, be taken into consideration at once."

**MR SPEAKER:** The motion moved is:

> "That the University of Mianwali Bill 2019, as recommended by the Standing Committee on Higher Education, be taken into consideration at once."

There are two amendments in this motion. The First amendment is from: Mr Tanveer Aslam Malik, Khuwaja Muhammad Mansha Ullah Butt, Mr Zeeshan Rafique, Chaudhary Adil Buksh Chattha, Mr Bilal Farooq Tarar, Chaudhary Ashraf Ali, Chaudhary Mohammad Iqbal, Mr Sohaib Ahmad Malik, Mian Manazar Hussain Ranjha, Rana Munawar Hussain, Mr Muhammad Waris Shad, Mr Jaffar Ali, Mr Muhammad Tahir Pervaze, Mr Ali Abbas Khan, Mr Faqir Hussain, Mr Muhammad Ashraf Rasool, Mr Sajjad Haider Nadeem, Mr Sami Ullah Khan, Mr Mujtaba Shuja ur Rehman, Rana Mashhood Ahmad Khan, Malik Muhammad Waheed, Mr Naseer Ahmad, Mr Ramzan Saddique, Mr Muzaffer Ali Sheikh, Khawaja Imran Nazeer, Malik Khalid Mehmood Babar, Rana Muhammad Tariq, Malik Ahmad Saeed Khan, Malik Muhammad Ahmad Khan, Sheikh Alla-ud-Din, Rana Muhammad Iqbal Khan, Mr Javed Allo-ud-Din Sajid, Ch Iftikhar Hussain Chhachhar, Mr Noor-ul-Amin Wattoo, Mr Muneeb-ul-Haq,

Mr Naveed Ali, Malik Nadeem Kamran, Mr Muhammad Arshad Malik, Mr Muhammad Yousaf, Mr Khalid Mehmood, Mr Muhammad Saqib Khurshed, Mr Muhammad Jamil, Chaudhary Mazhar Iqbal, Mr Zaheer Iqbal, Mr Muhammad Kazim Peerzada, Ch Muhammad Shafiq Anwar, Mr Ijaz Ahmad, Sardar Awais Ahmad Khan Laghari, Ms Zakia Khan, Ms Mehwish Sultana, Ms Azma Zahid Bokhari, Ms Ishrat Ashraf, Ms Hina Pervaiz Butt, Ms Sania Ashiq Jabeen, Ms Tahia Noon, Ms Saba Sadiq, Ms Kanwal Pervaiz Ch, Mrs Faiza Mushtaq, Ms Bushra Anjum Butt, Mrs Raheela Naeem, Ms Aneeza Fatima, Mr Khalil Tahir Sindhu, Mr Muhammad Safdar Shakir and Ms Rukhsana Kausar. Any mover may move it.

**MR MUHAMMAD WARIS SHAD:** Mr Speaker! I move:

> "That the University of Mianwali Bill 2019, as recommended by the Standing Committee on Higher Education, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 15th December 2019."

**MR SPEAKER:** The motion moved is:

> "That the University of Mianwali Bill 2019, as recommended by the Standing Committee on Higher Education, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 15th December 2019."

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja):** Mr Speaker! I oppose it.

**جناب سپیکر:** جی، جناب محمد بشارت راجا oppose کر رہے ہیں اب آپ بات کر لیں۔

**جناب محمد وارث شاد:** جناب سپیکر! یونیورسٹی بہت اچھا کام ہے یہ بن رہی ہے تو پہلے ہمارے دور میں ہم نے اُدھر سرگودھا یونیورسٹی کا کیمپس بنایا تھا اُس کام کی پہلے بنیاد ہم نے رکھ دی تھی۔ اب اگر آپ full-fledged یونیورسٹی بنا رہے ہیں تو یہ میرا علاقہ ہے میں اس میں خوش ہوں لیکن یہ جو بل ہے اس حوالے سے میں آپ سے اس بات پر رولنگ لوں گا کہ ہم محنت کرتے ہیں اور جب کبھی اگر جناب محمد بشارت راجا ہمیں ٹائم دے دیں اور ایک دو دن کوئی tricks استعمال نہ ہوں اور ہم دے پائیں تو اُس صورت میں یہ میں نے ایک، دو، تین، چار، پانچ، پتا نہیں کوئی سات آٹھ ترامیم۔۔۔(قطع کلامیاں)

**جناب محمد وارث شاد:** جناب سپیکر! یہ legislation ہو رہی ہے۔ یہ مہربانی کریں۔

**جناب سپیکر:** جی، No cross talk please

**جناب محمد وارث شاد:** جناب سپیکر! معزز ممبران legislation میں تو serious attitude رکھیں۔

**جناب سپیکر:** جناب محمد وارث شاد! آپ بات کریں۔

**جناب محمد وارث شاد:** جناب سپیکر! یہ Clause 23، Clause 26 ہے اس پر آپ سے رولنگ چاہوں گا کہ کیا جو آفس ہے ہماری دی ہوئی ترامیم کو delete کر کے ایجنڈے پر بزنس میں ہماری صرف دو تین ترامیم لائے دو general اور ایک Clause 3 کی ہے تو اس پر میں سب سے پہلے آپ کی توجہ چاہوں گا کہ اس طرح legislation کیسے ہو گی؟

**جناب سپیکر:** جناب محمد وارث شاد! یہ delete کیسے ہو گئی؟ یہ WhatsApp پر تو تھی نہیں کہ delete ہو گئی ہیں آپ کی آٹھ ترامیم آئی ہوئی ہیں آپ نے اور کتنی ترامیم دی ہوئی ہیں؟

**جناب محمد وارث شاد:** جناب سپیکر! میرے پاس جو circulation ہے تو اس میں تو کوئی نہیں آئی ہوئیں اور اگر آئی ہوئی ہیں تو پھر یہ مجھے کاپی دے دیں میں ان پر بولوں گا۔

**جناب سپیکر:** جو آپ کے پاس ایجنڈا کی کاپی ہے اُس میں آپ کو ڈھونڈ دیتے ہیں۔

**جناب محمد وارث شاد:** جناب سپیکر! میرے پاس نہیں ہیں۔

**جناب سپیکر:** آپ کے پاس ہے آپ نے کاغذوں کا پورا دستہ پکڑا ہوا ہے اُس میں آپ دیکھتے نہیں ہیں۔

**جناب محمد وارث شاد:** جناب سپیکر! میں آپ کو آکر چیک کرا دیتا ہوں ادھر نہیں ہے۔

**جناب سپیکر:** میں نے تو آپ کے حق کی بات کی ہے کہ آپ کی ترامیم ہیں۔

**جناب محمد وارث شاد:** جناب سپیکر! بالکل ہم contribute کرنا چاہتے ہیں ہم اس لئے یہ کہہ رہے ہیں کہ اس میں کئی چیزیں ایسی nitty-gritty ہیں جس کو اور بھی درست کرنے کی ضرورت ہے چونکہ آج جو بنیاد رکھی جائے گی وہ پھر بعد میں چلتی رہے گی۔

**جناب سپیکر:** آپ دیکھیں! پھر آپ کو standing committees میں آنا چاہئے اُس میں آکر تجاویز دیں اگر آپ کی تجاویز اچھی ہوئیں تو سارے مانیں گے۔

**جناب محمد وارث شاد:** جناب سپیکر! میں نے ترامیم دی ہیں اور بھی ترامیم انشاءاللہ دیں گے۔ میرا اس سلسلہ میں عرض کرنے کا مقصد تھا کہ یہ تھوڑا سا اگر publicly مشتہر ہو جاتی تو اس میں اور بھی کئی قسم کی آراء آسکتی تھیں۔ یہ نیک کام ہے اور نیک کام میں کوئی رکاوٹ ڈالنے والی بات نہیں ہے لیکن اگر یہ circulate کر دیا جائے تو میں سمجھتا ہوں وہ زیادہ بہتر ہے۔ شکریہ

**جناب سپیکر:** جی، وزیر قانون!

**وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا):** جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یہ اچھا کام ہے اچھے کام میں بلاوجہ رکاوٹ ڈالنے کی ضرورت کیا ہے اور اگر معزز ممبر کا کوئی بنیادی اعتراض ہے تو یہ بتائیں۔

جناب سپیکر! آپ کو یاد ہو گا آج جب ہماری ایڈوائزری بزنس کمیٹی کی میٹنگ ہو رہی تھی اُس میں بھی سیکرٹری صاحب کی طرف سے یہ پوائنٹ آؤٹ کیا گیا تھا کہ کچھ ترامیم ایسی ہیں جو گورنمنٹ کی طرف سے بھی ہیں اور اپوزیشن کی طرف سے بھی ہیں تو میں نے انتہائی کھلے دل کے ساتھ کہا تھا کہ اگر ہماری ترامیم اور اپوزیشن کی ترامیم identical ہیں تو ہم اپوزیشن کو credit

دیں گے کہ وہ ترامیم لے کر آجائیں لیکن وہ تب ہی ہوتا ہے جب آپ کسی کمیٹی کی میٹنگ میں آئیں، آپ کہیں بیٹھیں، آپ کوئی بزنس میں seriousness دکھائیں تو ہو سکتا ہے۔

جناب سپیکر! ان کے جو معزز ممبران اس کمیٹی میں موجود تھے میں اُن کے نام نہیں لینا چاہتا کہ یہ embarrassing ہوگا باقاعدہ اُن کو نوٹس ملا کمیٹی کی میٹنگ میں آتے اپنی پارٹی کا point of view وہاں پر دیتے اگر نہیں آئیں گے تو میں سمجھتا ہوں کہ اُن کے نہ آنے کی وجہ سے کیونکہ وہ ان ہی کے منتخب کردہ ممبران ہیں ہمارے نہیں ہیں اگر وہ نہ آئیں، contribute نہ کریں، اُن کی خاطر ہم پورے ہاؤس کے بزنس کو block کر دیں یہ نامناسب ہے اس لئے میں سمجھتا ہوں اس کو مشتہر کرنے کی ضرورت نہیں ہے یہ already website پر موجود ہے اور ہمیں کوئی اعتراض بھی موصول نہیں ہوا۔

**MR SPEAKER:** Now the motion moved and the question is:

> "That the University of Mianwali Bill 2019, as recommended by the Standing Committee on Higher Education, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 15th December 2019."

(The motion was lost.)

The second amendment is from: Mr Tanveer Aslam Malik, Khuwaja Muhammad Mansha Ullah Butt, Mr Zeeshan Rafique, Chaudhary Adil Buksh Chattha, Mr Bilal Farooq Tarar, Chaudhary Ashraf Ali, Chaudhary Mohammad Iqbal, Mr Sohaib Ahmad Malik, Mian Manazar Hussain Ranjha, Rana Munawar Hussain, Mr Muhammad Waris Shad, Mr Jaffar Ali, Mr Muhammad Tahir Pervaze, Mr Ali Abbas Khan, Mr Faqir Hussain, Mr Muhammad Ashraf Rasool, Mr Sajjad Haider Nadeem, Mr Sami Ullah Khan, Mr Mujtaba Shuja-ur-Rehman, Rana Mashhood Ahmad Khan, Malik Muhammad

Waheed, Mr Naseer Ahmad, Mr Ramzan Saddique, Mr Muzaffer Ali Sheikh, Khawaja Imran Nazeer, Malik Khalid Mehmood Babar, Rana Muhammad Tariq, Malik Ahmad Saeed Khan, Malik Muhammad Ahmad Khan, Sheikh Alla ud Din, Rana Muhammad Iqbal Khan, Mr Javed Allo ud Din Sajid, Ch Iftikhar Hussain Chhachhar, Mr Noor-ul-Amin Wattoo, Mr Muneeb-ul-Haq, Mr Naveed Ali, Malik Nadeem Kamran, Mr Muhammad Arshad Malik, Mr Muhammad Yousaf, Mr Khalid Mehmood, Mr Muhammad Saqib Khurshed, Mr Muhammad Jamil, Chaudhary Mazhar Iqbal, Mr Zaheer Iqbal, Mr Muhammad Kazim Peerzada, Ch Muhammad Shafiq Anwar, Mr Ijaz Ahmad, Sardar Awais Ahmad Khan Laghari, Ms Zakia Khan, Ms Mehwish Sultana, Ms Azma Zahid Bokhari, Ms Ishrat Ashraf , Ms Hina Pervaiz Butt, Ms Sania Ashiq Jabeen, Ms Tahia Noon, Ms Saba Sadiq, Ms Kanwal Pervaiz Ch, Mrs Faiza Mushtaq, Ms Bushra Anjum Butt, Mrs Raheela Naeem, Ms Aneeza Fatima, Mr Khalil Tahir Sindhu, Mr Muhammad Safdar Shakir and Ms Rukhsana Kausar. Any mover except the one who has moved or discussed the earlier motion may move it.

**MS MEHWISH SULTANA:** Mr Speaker! I move:

> "That the University of Mianwali Bill 2019, as recommended by the Standing Committee on Higher Education, be referred to a Select Committee consisting of the following members with the instructions to report thereon by 15th December 2019."

1. Mr Tanveer Aslam Malik.
2. Khuwaja Muhammad Mansha Ullah Butt.
3. Chaudhary Adil Buksh Chattha.

4. Mr Jahangir Khanzada.
5. Rana Muhammad Afzal.
6. Ms Bushra Anjum Butt.
7. Mr Saeed Akbar Khan.
8. Mr Ali Akhtar.
9. Mr Ghazanfar Abbas.
10. Mr Muhammad Waris Aziz.
11. Mr Saeed Ahmad.
12. Ms Uzma Kardar.

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the University of Mianwali Bill 2019, as recommended by the Standing Committee on Higher Education, be referred to a Select Committee consisting of the following members with the instructions to report thereon by 15th December 2019."

1. Mr Tanveer Aslam Malik.
2. Khuwaja Muhammad Mansha Ullah Butt.
3. Chaudhary Adil Buksh Chattha.
4. Mr Jahangir Khanzada.
5. Rana Muhammad Afzal.
6. Ms Bushra Anjum Butt.
7. Mr Saeed Akbar Khan.
8. Mr Ali Akhtar.
9. Mr Ghazanfar Abbas.
10. Mr Muhammad Waris Aziz.
11. Mr Saeed Ahmad.
12. Ms Uzma Kardar.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I oppose it.

**جناب سپیکر:** محترمہ !اب آپ بات کر لیں۔

**محترمہ مہوش سلطانہ:** جناب سپیکر !شکریہ۔ میانوالی یونیورسٹی کا بل آج یہاں پر پیش ہوا ہے اور اس میں obviously government majority میں ہے اور وہ اس کو پاس بھی کر لیں گے لیکن اس میں کچھ چیزیں ہیں جو کہ میں چاہتی ہوں کیونکہ اس سے پہلے میں نے بھی ہائر ایجوکیشن کے ساتھ کام کیا ہے اور مجھے تھوڑا سا idea بھی ہے اور اس میں ہم کچھ چیزیں چاہتے ہیں کہ اب ظاہر ہے With the time these should be changed اور اس میں سب سے important یہ ہے کہ جو لوگ stakeholders ہیں جو پبلک ہے اُن تک اس کا پہنچنا ضروری ہے جیسے پہلے اس کے لئے بولا کہ اس کو public opinion کے لئے publish بھی کیا جائے لیکن اس بل میں کچھ چیزیں میں پڑھ رہی تھی جو ہم نے کوشش بھی کی کہ ہم اس میں ترامیم بھی دے سکیں لیکن وہ somehow accept نہیں ہوئی ہیں لیکن اس میں کچھ بہت important points ہیں جس میں وائس چانسلر کی کوالیفکیشن ہے جس میں ہم نے ترامیم دی تھی کہ اُس کو at least PHD ہونا چاہئے وہ اس میں mentioned نہیں ہے لیکن اس کو ضرور دیکھنا چاہئے اُس کے علاوہ کلاز 14 کا جو سیکشن 6 ہے اُس میں

> The Chancellor shall appoint the Vice Chancellor for each term of four years but he shall serve during the pleasure of the Chancellor.

I think pleasure ایک rude word ہے کہ جب تک Chancellor کی خوشی ہوگی وائس چانسلر کام کر سکتا ہے جب وہ ناخوش ہو جائے گا تو وہ اس کو ہٹا دے گا۔ I think this doesn't make sense اس میں بہت ساری چیزیں ہیں جو تبدیل ہونی چاہئیں ایک jurisdiction of the university ہے اُس کے بارے میں بھی ضرور opinion ہونی چاہئے

اس لئے میں recommend کروں گی کہ اس کو سیلیکٹ کمیٹیز کے سپرد کیا جائے تاکہ اس میں جو اس طرح کی چھوٹی موٹی چیزیں ہیں ان کو ہم correct کر سکیں اور اس میں مزید بہتری لا سکیں۔

جناب سپیکر! ظاہر ہے کہ یونیورسٹی long term منصوبہ ہے اور ہمارے بچوں کا مستقبل اس سے associated ہے، ایجوکیشن provide کرنا state کی ذمہ داری بھی ہے اور ہم سب اس کو اپنی responsibility سمجھتے ہیں لیکن اب ہمیں towards quality education میں جانا چاہیئے اور اس کے لئے کچھ چیزیں جو کہ ہم بہتر کر لیں گے تو شاید زیادہ بہتر طریقے سے یونیورسٹی کام کر سکے تو اس لئے اس کو سیلیکٹ کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔

**MR SPEAKER:** The motion moved and the question is:

> "That the University of Mianwali Bill 2019, as recommended by the Standing Committee on Higher Education, be referred to a Select Committee consisting of the following members with the instructions to report thereon by 15th December 2019."

1. Mr Tanveer Aslam Malik.
2. Khuwaja Muhammad Mansha Ullah Butt.
3. Chaudhary Adil Buksh Chattha.
4. Mr Jahangir Khanzada.
5. Rana Muhammad Afzal.
6. Ms Bushra Anjum Butt.
7. Mr Saeed Akbar Khan.
8. Mr Ali Akhtar.
9. Mr Ghazanfar Abbas.
10. Mr Muhammad Waris Aziz.
11. Mr Saeed Ahmad.
12. Ms Uzma Kardar.

(The motion was lost.)

MR SPEAKER: Now, the question is:

"That the University of Mianwali Bill 2019, as recommended by the Standing Committee on Higher Education, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE 3

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. There are two amendments in it. The first amendment is from: Mr Tanveer Aslam Malik, Khuwaja Muhammad Mansha Ullah Butt, Mr Zeeshan Rafique, Chaudhary Adil Buksh Chattha, Mr Bilal Farooq Tarar, Chaudhary Ashraf Ali, Chaudhary Mohammad Iqbal, Mr Sohaib Ahmad Malik, Mian Manazar Hussain Ranjha, Rana Munawar Hussain, Mr Muhammad Waris Shad, Mr Jaffar Ali, Mr Muhammad Tahir P:ervaze, Mr Ali Abbas Khan, Mr Faqir Hussain, Mr Muhammad Ashraf Rasool, Mr Sajjad Haider Nadeem, Mr Sami Ullah Khan, Mr Mujtaba Shuja ur Rehman, Rana Mashhood Ahmad Khan, Malik Muhammad Waheed, Mr Naseer Ahmad, Mr Ramzan Saddique, Mr Muzaffer Ali Sheikh, Khawaja Imran Nazeer, Malik Khalid Mehmood Babar, Rana Muhammad Tariq, Malik Ahmad Saeed Khan, Malik Muhammad Ahmad Khan, Sheikh Alla ud Din, Rana Muhammad Iqbal Khan, Mr Javed Allo ud Din Sajid, Ch Iftikhar Hussain Chhachhar, Mr Noor-ul-Amin Wattoo, Mr Muneeb ul Haq, Mr Naveed Ali, Malik Nadeem Kamran, Mr Muhammad Arshad Malik, Mr Muhammad Yousaf, Mr Khalid Mehmood, Mr Muhammad Saqib Khurshed, Mr Muhammad Jamil, Chaudhary Mazhar Iqbal, Mr Zaheer Iqbal, Mr Muhammad Kazim Peerzada, Ch Muhammad Shafiq Anwar, Mr Ijaz Ahmad, Sardar Awais Ahmad Khan Laghari, Ms Zakia Khan,

Ms Mehwish Sultana and Ms Azma Zahid Bokhari, Ms Ishrat Ashraf, Ms Hina Pervaiz Butt, Ms Sania Ashiq Jabeen, Ms Tahia Noon, Ms Saba Sadiq, Ms Kanwal Pervaiz Ch, Mrs. Faiza Mushtaq, Ms Bushra Anjum Butt, Mrs Raheela Naeem, Ms Aneeza Fatima, Mr Khalil Tahir Sindhu, Mr Muhammad Safdar Shakir and Ms Rukhsana Kausar. Any mover may move it.

**جناب محمد وارث شاد:** جناب سپیکر! (3) Clause کے سب سیکشن (1) میں ہم نے کیا ہے کہ۔۔۔

**جناب سپیکر:** جناب محمد وارث شاد! پہلے mover اس کو move کرے گا اور پھر اس کے بعد اس پر بات کرے گا۔

**جناب محمد وارث شاد:** جناب سپیکر! میں یہ بل move کرتا ہوں۔

**جناب سپیکر:** جناب محمد وارث شاد! اس طرح آپ move نہیں کر سکتے بلکہ اس کو پڑھیں I move that in Clause 3 of the Bill. اس کو پورا پڑھنا پڑے گا۔

**MR MUHAMMAD WARIS SHAD:** Mr Speaker! I move:

> "That in Clause 3 of the Bill, as recommended by the Standing Committee..."

**جناب سپیکر:** جناب محمد وارث شاد! نہیں، نہیں، یہ نہیں ہے۔

**جناب محمد وارث شاد:** جناب سپیکر! مجھے ترمیم مل نہیں رہی۔

**جناب سپیکر:** ان کی اپنی دی ہوئی ترمیم بھی نہیں مل رہی۔

**وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا):** جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

**جناب سپیکر:** جی، فرمائیں!

**وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا):** جناب سپیکر! جب پہلی ترمیم پر بات ہو رہی تھی تو میں نے جان بوجھ کر یہ کہا تھا کہ میں نام نہیں لینا چاہتا کیونکہ اصولی

اور اخلاقی طور پر اس بل کو متفقہ طور پر پاس ہونا چاہئے کیونکہ اس بل پر جو سٹینڈنگ کمیٹی کام کر رہی تھی اس میں آپ کے ممبران نے باقاعدہ شرکت کی ہے جن میں قیصر اقبال، پی پی۔60 اور محترمہ خالدہ منصور نے شرکت کی اور ان کی consent سے یہ بل متفقہ طور اس ہاؤس میں آیا ہے۔

**جناب سپیکر:** جناب محمد وارث شاد! آپ بیٹھ کر بات سنیں۔ آپ کی پارٹی کی اچھی تجاویز جو کہ اس بل میں پیش کی گئی تھیں وہ وزیر قانون نے accept کر لی تھیں کہ واقعی انہوں نے صحیح نشاندہی کی ہے وہ ساری تجاویز آگئی ہیں جو کہ آپ کی پارٹی نے recommend کی تھیں۔

**جناب محمد وارث شاد:** جناب سپیکر! اب بل میں ہم نے بہت اہم ترمیم دی ہے لہٰذا آپ مہربانی کریں۔۔۔

**جناب سپیکر:** جناب محمد وارث شاد! یہ ترمیم تو بہت اہم ہے لیکن آپ کے پاس پڑھنے کے لئے کچھ موجود ہی نہیں ہے۔

**جناب محمد وارث شاد:** جناب سپیکر! میں نے ابھی پڑھ دی ہے۔

**جناب سپیکر:** جناب محمد وارث شاد! آپ نے کب زبانی پڑھی ہے؟ یہ تو اب ہم نے آپ کو ترمیم کی کاپی دی ہے۔

**جناب محمد وارث شاد:** جناب سپیکر! ہم چار ماہ تک اس کی کاپی مانگتے رہے ہیں۔

**جناب سپیکر:** چلیں۔ آپ پڑھ دیں۔ یہ ہاؤس کی پراپرٹی اس وقت تک نہیں بنے گی جب تک آپ اس کو پڑھیں گے نہیں۔

**جناب محمد وارث شاد:** جناب سپیکر! آپ کی مہربانی ہے لہٰذا میں پڑھ دیتا ہوں۔

**جناب سپیکر:** جناب محمد وارث شاد! جی، پڑھ دیں۔

**MR MUHAMMAD WARIS SHAD:** Mr Speaker! I move:

That in Clause 3 of the Bill:

(i) in sub-clause (4), for the words "ten years', the words "five years" be substituted; and

(ii) for sub-clause (6), the following be substituted;

(6) All employees, regular or on contract basis, serving at the sub-campus of University of Sargodha at Mianwali immediately before coming in to force of this Act, shall be considered on deputation with the University, but they shall not be entitled to any deputation allowance and shall be liable to be transferred to their parent university at any time."

MR SPEAKER: The motion moved is:

That in Clause 3 of the Bill:

(i) in sub-clause (4), for the words "ten years', the words "five years" be substituted; and

(ii) for sub-clause (6), the following be substituted;

(6) All employees, regular or on contract basis, serving at the sub-campus of University of Sargodha at Mianwali immediately before coming in to force of this Act, shall be considered on deputation with the University, but they shall not be entitled to any deputation allowance and shall be liable to be transferred to their parent university at any time."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja):

Mr Speaker! I oppose it.

**جناب سپیکر:** جی اب جناب محمد وارث شاد! بات کریں۔

**جناب محمد ارشد ملک:** جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

**جناب سپیکر:** جی، فرمائیں!

**جناب محمد ارشد ملک:** جناب سپیکر! میں آپ کی ایک منٹ توجہ چاہتا ہوں کہ پریس گیلری والے صاحبان اوپر تشریف فرما نہیں ہیں۔

**جناب سپیکر:** جناب محمد ارشد ملک! وہ ابھی آجائیں گے لہذا آپ تشریف رکھیں۔ جتنی پریس گیلری کی آپ کو فکر ہے اس سے زیادہ مجھے فکر ہے۔ جی، جناب محمد وارث شاد!

**جناب محمد وارث شاد:** جناب سپیکر! میں اس پر یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ میانوالی ہمارا far-flung area ہے اور وہاں سرائیکی بولی جاتی ہے اور میلوں کا سفر ہے۔

**وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا):** جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

**جناب سپیکر:** جی، فرمائیں!

**وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا):** جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ اس کے بالکل identical ہماری بھی ایک ترمیم ہے تو عرض یہ کرنا چاہتا ہوں کہ جناب محمد وارث شاد اپنی ترمیم move کر چکے ہیں لہذا میں بھی move کر لیتا ہوں تو دونوں ترامیم کو آپ approve کر دیں۔

**جناب سپیکر:** منسٹر صاحب! آپ والی بھی وہی ترمیم ہے۔

**وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا):** جناب سپیکر! جی، وہی ترمیم ہے لہذا میں پڑھ دیتا ہوں۔

**جناب سپیکر:** منسٹر صاحب! آپ پڑھ دیں پھر پہلی ترمیم withdraw ہو جائے گی اور یہ ترمیم متفقہ طور پر پاس ہو جائے گی۔ جی، وزیر قانون!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

That in the said Bill, in Clause 3, for sub-clause (6), the following be substituted:

"(6) All employees, regular or on contract basis, serving the sub-campus of University of Sargodha at Mianwali, immediately before coming into force of the Act shall be considered on deputation with the University; but they shall not be entitled to any deputation allowance and shall be liable to be transferred to their parent University or Department at any time."

**MR SPEAKER:** The motion moved is:

That in the said Bill, in Clause 3, for sub-clause (6), the following be substituted:

"(6) All employees, regular or on contract basis, serving the sub-campus of University of Sargodha at Mianwali, immediately before coming into force of the Act shall be considered on deputation with the University; but they shall not be entitled to any deputation allowance and shall be liable to be transferred to their parent University or Department at any time."

Now, the question is:

That in the said Bill, in Clause 3, for sub-clause (6), the following be substituted:

"(6) All employees, regular or on contract basis, serving the sub-campus of University of Sargodha at Mianwali, immediately before coming into force of the Act shall be considered on deputation with the University; but they shall not be entitled to any deputation allowance and shall be liable to be transferred to their parent University or Department at any time."

(The motion was carried unanimously.)

Now, the question is:

"That Clause 3 of the Bill, as amended, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

## CLAUSES 4 TO 6

**MR SPEAKER:** Now, Clauses 4 to 6 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these Clauses, the question is:

"That Clauses 4 to 6 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

## CLAUSE 7

**MR SPEAKER:** Now, Clause 7 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from: Mr Tanveer Aslam Malik, Khuwaja Muhammad Mansha Ullah Butt, Mr Zeeshan Rafique, Chaudhary Adil Buksh Chattha, Mr Bilal Farooq Tarar,

Chaudhary Ashraf Ali, Chaudhary Mohammad Iqbal, Mr Sohaib Ahmad Malik, Mian Manazar Hussain Ranjha, Rana Munawar Hussain, Mr Muhammad Waris Shad, Mr Jaffar Ali, Mr Muhammad Tahir P:ervaze, Mr Ali Abbas Khan, Mr Faqir Hussain, Mr Muhammad Ashraf Rasool, Mr Sajjad Haider Nadeem, Mr Sami Ullah Khan, Mr Mujtaba Shuja ur Rehman, Rana Mashhood Ahmad Khan, Malik Muhammad Waheed, Mr Naseer Ahmad, Mr Ramzan Saddique, Mr Muzaffer Ali Sheikh, Khawaja Imran Nazeer, Malik Khalid Mehmood Babar, Rana Muhammad Tariq, Malik Ahmad Saeed Khan, Malik Muhammad Ahmad Khan, Sheikh Alla ud Din, Rana Muhammad Iqbal Khan, Mr Javed Allo-ud-Din Sajid, Ch Iftikhar Hussain Chhachhar, Mr Noor ul Amin Wattoo, Mr Muneeb ul Haq, Mr Naveed Ali, Malik Nadeem Kamran, Mr Muhammad Arshad Malik, Mr Muhammad Yousaf, Mr Khalid Mehmood, Mr Muhammad Saqib Khurshed, Mr Muhammad Jamil, Chaudhary Mazhar Iqbal, Mr Zaheer Iqbal, Mr Muhammad Kazim Peerzada, Ch Muhammad Shafiq Anwar, Mr Ijaz Ahmad, Sardar Awais Ahmad Khan Laghari, Ms Zakia Khan, Ms Mehwish Sultana and Ms Azma Zahid Bokhari, Ms Ishrat Ashraf, Ms Hina Pervaiz Butt, Ms Sania Ashiq Jabeen, Ms Tahia Noon, Ms Saba Sadiq, Ms Kanwal Pervaiz Ch, Mrs. Faiza Mushtaq, Ms Bushra Anjum Butt, Mrs Raheela Naeem, Ms Aneeza Fatima, Mr Khalil Tahir Sindhu, Mr Muhammad Safdar Shakir and Ms Rukhsana Kausar. Any mover may move it.

**MR MUHAMMAD WARIS SHAD:** Mr Speaker! I move:

> That in Clause 7 of the Bill, the following paras (a) and (b) be added at the end:

"(a) the University shall impart free education to at least 25 percent deserving students in each discipline; and

(b) each sub-campus of the University shall impart free education to at least 15 percent deserving students in each discipline."

MR SPEAKER: The motion moved is:

That in Clause 7 of the Bill, the following paras (a) and (b) be added at the end:

"(a) the University shall impart free education to at least 25 percent deserving students in each discipline; and

(b) each sub-campus of the University shall impart free education to at least 15 percent deserving students in each discipline."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I oppose it.

**جناب سپیکر:** جی، جناب محمد وارث شاد! وزیر قانون نے oppose کیا ہے لہٰذا اب آپ بات کریں۔

**جناب محمد وارث شاد:** جناب سپیکر! میں تو expect کر رہا تھا کہ جناب محمد بشارت راجا نیکی کما رہے ہیں۔ ماشاء اللہ آپ پورے پنجاب کو جانتے ہیں، یقین کریں میں کوئی لفاظی نہیں کر رہا ہمارے خوشاب، بھکر اور میانوالی میں انتہائی poor economy ہے یہ تینوں پسماندہ اضلاع ہیں۔ جس طرح سرگودھا یونیورسٹی ہے بچے ہمارے پاس آتے ہیں تو ہم وائس چانسلر کے پاس جا کر ان کی منتیں کرتے رہتے ہیں لیکن کوئی نہیں مانتا اور deserving سٹوڈنٹس جن کے بہت high marks ہوتے ہیں انہیں بھی کوئی relaxation نہیں ملتی۔ اچھا نہیں لگتا لیکن یونیورسٹیوں میں جو

کچھ ہو رہا ہے یا ہو تا رہا ہے یا ابھی سامنے آ رہا ہے وہ سارے پنجاب کو پتا ہے یونیورسٹیاں بہت پیسا کماتی ہیں اور lavish قسم کے اخراجات کئے جاتے ہیں چونکہ ان کی power سنڈیکیٹ کے پاس ہوتی ہے اور ہمارے جو تین ایم پی ایز ہمیشہ جاتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں بھی دو دفعہ سنڈیکیٹ کا ممبر رہا ہوں ایک دفعہ آپ نے مہربانی کر کے مجھے سرگودھا یونیورسٹی کی سنڈیکٹ کا ممبر بنایا تھا پھر میاں محمد شہباز شریف نے مہربانی کی لیکن میں نے یہ دیکھا ہے کہ سنڈیکیٹ میں ہمارے ایم پی ایز۔۔۔

**وزیر سکولز ایجوکیشن** (جناب مراد راس): جناب سپیکر! اب یہ غلطی دوبارہ نہیں ہو گی۔

**جناب سپیکر:** ایسے نہ بولیں۔ جناب محمد وارث شاد! آپ بات کریں۔

**جناب محمد وارث شاد:** جناب سپیکر! یقین کریں ہمارے سامنے اتنی بلائیں لیتے تھے، واری واری جاتے تھے لیکن میں آخری سیٹ پر پڑا ہوتا تھا۔ میں حسن مرتضیٰ کی جگہ لطیفہ سنا کر جاؤں گا، جب ایم پی ایز اکٹھے کر رہے تھے تو میں 180 ماڈل ٹاؤن گیا تو مجھے کہا گیا کہ ہمارے ممبر پورے ہو گئے ہیں۔ میں نے پوچھا کس طرح پورے ہو گئے ہیں تو انہوں نے کہا کہ ہم نے سارے ممبر پورے کروا کر جناب شوکت علی لالیکا کے پیچھے لگا دیئے ہیں اور لالیکا صاحب سارے ممبر اکٹھے کر کے ہمارے ساتھ آ رہے ہیں اور ہماری گورنمنٹ بن جائے گی۔

جناب سپیکر! میں نے کہا کہ جناب شوکت علی لالیکا تو بنی گالہ پہنچے بیٹھے ہیں اور آپ کو پتا ہی نہیں ہے۔ لالیکا صاحب کی مخبری میں نے کی تھی، میں نے بتایا کہ وہ تو بنی گالہ بیٹھے ہیں لیکن وہ کہتے رہے کہ وہ بنی گالہ نہیں بلکہ وہ تو ہمارے ساتھ ہیں۔ میں نے کہا کہ وہ اُدھر گئے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر! میں صرف یہ عرض کروں گا کہ۔۔۔

**وزیر زکوٰۃ و عشر** (جناب شوکت علی لالیکا): جناب سپیکر! اس میں لطیفہ کیا ہوا؟

**جناب محمد وارث شاد** جناب سپیکر! یہ غریب علاقہ ہے لہٰذا جناب محمد بشارت راجا مہربانی کر کے اس ترمیم کو accept کریں۔ جو غریب اور deserving سٹوڈنٹس ہیں کم از کم ان کے لئے یہ provision موجود ہونی چاہئے تاکہ وائس چانسلر اور سنڈیکیٹ اس پر عمل کر سکیں۔

جناب سعید اکبر خان اُدھر بیٹھے تھے اور رندھاوا صاحب بھی ہمارے پڑوس میں ہیں۔ آپ سے استدعا ہے کہ آپ جناب محمد بشارت راجا کو سفارش کر دیں۔

**جناب سپیکر:** جی، وزیر قانون!

**جناب خلیل طاہر سندھو:** جناب سپیکر! میں اس پر logic دوں گا۔

**جناب سعید اکبر خان:** جناب سپیکر! جناب محمد وارث شاد نے جو بات کی ہے اس میں logic نہیں تھا؟

**جناب خلیل طاہر سندھو:** جناب سپیکر! جناب سعید اکبر خان! ہائر ایجوکیشن کمیشن نے سکالرشپ پہلے سے بہت زیادہ کم کر دیئے ہیں۔ وزیر قانون سے میری humble submission ہو گی کہ اس دور میں جہاں ٹماٹر بھی کم از کم -/300 روپے کلو مل رہے ہیں، لوگوں کے پاس کھانے پینے کے لئے کچھ نہیں ہے۔ جو بچے اعلیٰ تعلیم حاصل کرنا چاہتے ہیں جس طرح پڑھا لکھا پنجاب کی بات ہے یا اس طرح کی کوئی اور بات ہو۔

جناب سپیکر! جناب محمد بشارت راجا تو نہیں سن رہے چونکہ ان کے ذہن میں ہے کہ ہم نے عددی اکثریت سے بل منظور کروالینا ہے لیکن میری humble submission ہو گی کہ خدا کے لئے بہت سے ایسے بچے ہیں جن بے چاروں کے بہت اچھے نمبر آتے ہیں لیکن وہ آگے پڑھ نہیں سکتے۔ چلو آپ 25 فیصد نہیں کر سکتے تو جتنا بھی کر سکتے ہیں کریں ضرور تاکہ پاکستان کا future تابناک ہو سکے۔ ورنہ جس طرح سے عباس تابش نے کہا تھا:

بھوک چہرے پہ لئے چاند سے پیارے بچے
بیچتے پھرتے ہیں گلیوں میں غبارے بچے
یہ ضروری ہے کہ کل کی ضمانت دی جائے
ورنہ سڑکوں پہ نکل آئیں گے سارے بچے

بہت شکریہ

**جناب سپیکر:** جی، وزیر قانون!

**وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا):** جناب سپیکر! میں جناب محمد وارث شاد کی سوچ سے کیا اتفاق کروں؟ اس میں بڑی عجیب سی بات ہے ابھی جناب محمد وارث شاد نے فرمایا کہ یہ خود سنڈیکیٹ کے ممبر رہے ہیں۔ انہوں نے فرمایا ہے کہ میاں محمد شہباز شریف نے انہیں سنڈیکیٹ کا ممبر نامزد کیا تھا۔

**جناب محمد وارث شاد:** جناب سپیکر! ایک دفعہ چودھری صاحب نے اور دوسری دفعہ میاں محمد شہباز شریف نے مجھے سنڈیکیٹ کا ممبر نامزد کیا تھا۔

**وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا):** جناب سپیکر! اب میری بات سن لی جائے، میں ان سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ۔۔۔

**جناب سپیکر:** جناب محمد بشارت راجا! جناب محمد وارث شاد کہہ رہے ہیں کہ انہیں ایک دفعہ میں نے بھی سنڈیکیٹ کا ممبر بنایا تھا۔

**وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا):** جناب سپیکر! میں ان کو یہ بتانا چاہ رہا تھا کہ چونکہ میاں صاحب نے انہیں سنڈیکیٹ کا ممبر بنا دیا تھا لیکن ان کو با اختیار نہیں بنایا تھا۔ ہمارا یہ قانون باقاعدہ سنڈیکیٹ کو اس بات کا اختیار دیتا ہے کہ وہ فیسوں میں کمی بیشی اور اس کا تعین کر سکتے ہیں۔ یہ بدلا ہوا وقت ہے اگر وہاں ہمارے سنڈیکیٹ کے ممبر ہوں گے تو وہ با اختیار ہوں گے فیسوں کا تعین کرنا ان کا اختیار ہے۔

**جناب محمد وارث شاد:** جناب سپیکر! میں تمام کو دیکھ چکا ہوں۔

**وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا):** جناب سپیکر! آپ پرانا وقت بھول جائیں اور نئے وقت کے ساتھ چلنا سیکھیں۔

جناب سپیکر! ان کی یہ ترمیم بے بنیاد ہے لہٰذا استدعا ہے کہ اسے reject کیا جائے۔

**MR SPEAKER:** Now, the amendment moved and the question is:

That in Clause 7 of the Bill, the following paras (a) and (b) be added at the end:

"(a) the University shall impart free education to at least 25 percent deserving students in each discipline; and

(b) each sub-campus of the University shall impart free education to at least 15 percent deserving students in each discipline."

(The motion was lost.)

Now, the question is:

"That Clause 7 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

## CLAUSES 8 TO 13

**MR SPEAKER:** Now, Clauses 8 to 13 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these Clauses, the question is:

"That Clauses 8 to 13 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

## CLAUSE 14

**MR SPEAKER:** Now, Clause 14 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from: Mr Tanveer Aslam Malik, Khuwaja Muhammad Mansha Ullah Butt, Mr Zeeshan Rafique, Chaudhary Adil Buksh Chattha, Mr Bilal Farooq Tarar, Chaudhary Ashraf Ali, Chaudhary Mohammad Iqbal, Mr Sohaib Ahmad Malik, Mian Manazar Hussain Ranjha, Rana Munawar Hussain, Mr Muhammad Waris Shad, Mr Jaffar Ali, Mr Muhammad Tahir P:ervaze, Mr Ali Abbas Khan, Mr Faqir Hussain, Mr Muhammad Ashraf Rasool, Mr Sajjad Haider Nadeem, Mr Sami Ullah Khan, Mr Mujtaba Shuja ur Rehman, Rana Mashhood Ahmad Khan, Malik

Muhammad Waheed, Mr Naseer Ahmad, Mr Ramzan Saddique, Mr Muzaffer Ali Sheikh, Khawaja Imran Nazeer, Malik Khalid Mehmood Babar, Rana Muhammad Tariq, Malik Ahmad Saeed Khan, Malik Muhammad Ahmad Khan, Sheikh Alla ud Din, Rana Muhammad Iqbal Khan, Mr Javed Allo ud Din Sajid, Ch Iftikhar Hussain Chhachhar, Mr Noor ul Amin Wattoo, Mr Muneeb ul Haq, Mr Naveed Ali, Malik Nadeem Kamran, Mr Muhammad Arshad Malik, Mr Muhammad Yousaf, Mr Khalid Mehmood, Mr Muhammad Saqib Khurshed, Mr Muhammad Jamil, Chaudhary Mazhar Iqbal, Mr Zaheer Iqbal, Mr Muhammad Kazim Peerzada, Ch Muhammad Shafiq Anwar, Mr Ijaz Ahmad, Sardar Awais Ahmad Khan Laghari, Ms Zakia Khan, Ms Mehwish Sultana and Ms Azma Zahid Bokhari, Ms Ishrat Ashraf, Ms Hina Pervaiz Butt, Ms Sania Ashiq Jabeen, Ms Tahia Noon, Ms Saba Sadiq, Ms Kanwal Pervaiz Ch, Mrs. Faiza Mushtaq, Ms Bushra Anjum Butt, Mrs Raheela Naeem, Ms Aneeza Fatima, Mr Khalil Tahir Sindhu, Mr Muhammad Safdar Shakir and Ms Rukhsana Kausar. Any mover may move it.

**MS MEHWISH SULTANA:** Mr Speaker! I move:

> That in Clause 14 of the Bill, for sub-clause (6) the following be substituted:
>
> "(6) The Government shall appoint the Vice-Chancellor for a term of three years."

**MR SPEAKER:** The motion moved is:

> That in Clause 14 of the Bill, for sub-clause (6) the following be substituted:
>
> "(6) The Government shall appoint the Vice-Chancellor for a term of three years."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I oppose it sir.

**جناب سپیکر:** جناب محمد بشارت راجانے اسے oppose کیا ہے لہٰذا اب آپ بات کر لیں۔

**محترمہ مہوش سلطانہ:** جناب سپیکر! شکریہ۔ میں اس کلاز کے حوالے سے صرف یہ add کرنا چاہوں گی کہ اس میں جو تین سال کا پیریڈ رکھا گیا ہے یہ ایک normal اور sensible period لگتا ہے اور اگر تین سال کے بعد extend کرنا ہو تو وہ کیا جا سکتا ہے لیکن چار سال ایک long term of period ہے اور پہلے بھی تین سال کی پریکٹس چلی آ رہی ہے۔اس کے علاوہ ایک اور important چیز selection of Vice Chancellor ہے، میں نے اس حوالے سے پہلے بھی بات کی ہے اور ہم نے اس بارے میں ترمیم بھی دی ہوئی تھی لیکن وہ ادھر شامل نہیں کی گئی وہ یہ ہے کہ for the eligibility of the Vice Chancellor he should be at least a P.HD جو کہ اس میں mention نہیں کیا گیا حالانکہ یہ بہت important ہے۔اس کے علاوہ کلاز 6 کی second part of line میں pleasure of the Chancellor ہے۔اب pleasure کا کیا مطلب ہے؟ اگر کسی کی وائس چانسلر سے کوئی ناراضگی ہو جاتی ہے otherwise وہ qualify کرتا ہے لیکن چانسلر کو یہ اختیار ہو گا کہ وہ وائس چانسلر کو ہٹا دے۔

جناب سپیکر! میں نے ترمیم میں بھی دیا تھا جو یہاں add نہیں ہوا اسے ضرور دیکھنا چاہئے چونکہ یہ دونوں چیزیں بہت important ہیں اس لئے آپ انہیں ضرور consider کریں اور ہماری اس ترمیم کو accept کریں۔ بہت شکریہ

**جناب سپیکر:** جی، وزیر قانون!

**وزیر قانون و پارلیمانی امور/ سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا):** جناب سپیکر! گزارش ہے کہ اس وقت تک ہماری پبلک سیکٹرز کی جتنی بھی یونیورسٹیز ہیں تمام کا پیریڈ چار سال ہے۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اگر تھوڑا سا پڑھ لیتے تو اس وقت تک یہی معزز ایوان جتنی بھی یونیورسٹیز کی منظوری دے چکا ہے تقریباً ان سب کے مندرجات ایک سے ہیں چونکہ باقی یونیورسٹیز میں بھی چار سال ہے اس لئے ہم نے اس میں بھی چار سال رکھا ہے۔

**MR SPEAKER:** Now, the motion moved and question is:

That in Clause 14 of the Bill, for sub-clause (6) the following be substituted:

"(6) The Government shall appoint the Vice-Chancellor for a term of three years."

(The motion was lost.)

Now, the question is:

"That Clause 14 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

## CLAUSE 15

**MR SPEAKER:** Now, Clause 15 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from: Mr Tanveer Aslam Malik, Khuwaja Muhammad Mansha Ullah Butt, Mr Zeeshan Rafique, Chaudhary Adil Buksh Chattha, Mr Bilal Farooq Tarar, Chaudhary Ashraf Ali, Chaudhary Mohammad Iqbal, Mr Sohaib Ahmad Malik, Mian Manazar Hussain Ranjha, Rana Munawar Hussain, Mr Muhammad Waris Shad, Mr Jaffar Ali, Mr Muhammad Tahir Pervaze, Mr Ali Abbas Khan, Mr Faqir Hussain, Mr Muhammad Ashraf Rasool, Mr Sajjad Haider Nadeem, Mr Sami Ullah Khan, Mr Mujtaba Shuja-ur-Rehman, Rana Mashhood Ahmad Khan, Malik Muhammad Waheed, Mr Naseer Ahmad, Mr Ramzan Saddique, Mr Muzaffer Ali Sheikh, Khawaja Imran Nazeer, Malik Khalid Mehmood Babar, Rana Muhammad Tariq, Malik Ahmad Saeed Khan, Malik Muhammad Ahmad Khan, Sheikh Alla-ud-Din, Rana Muhammad Iqbal Khan, Mr Javed Allo ud Din Sajid, Ch Iftikhar Hussain Chhachhar, Mr Noor-

ul-Amin Wattoo, Mr Muneeb-ul-Haq, Mr Naveed Ali, Malik Nadeem Kamran, Mr Muhammad Arshad Malik, Mr Muhammad Yousaf, Mr Khalid Mehmood, Mr Muhammad Saqib Khurshed, Mr Muhammad Jamil, Chaudhary Mazhar Iqbal, Mr Zaheer Iqbal, Mr Muhammad Kazim Peerzada, Ch Muhammad Shafiq Anwar, Mr Ijaz Ahmad, Sardar Awais Ahmad Khan Laghari, Ms Zakia Khan, Ms Mehwish Sultana and Ms Azma Zahid Bokhari, Ms Ishrat Ashraf, Ms Hina Pervaiz Butt, Ms Sania Ashiq Jabeen, Ms Tahia Noon, Ms Saba Sadiq, Ms Kanwal Pervaiz Ch, Mrs. Faiza Mushtaq, Ms Bushra Anjum Butt, Mrs Raheela Naeem, Ms Aneeza Fatima, Mr Khalil Tahir Sindhu, Mr Muhammad Safdar Shakir and Ms Rukhsana Kausar. Any mover may move it.

**MR MUHAMMAD WARIS SHAD:** Mr Speaker! I move:

> "That in Clause 15 of the Bill, in sub-clause (5), in para (b), after the word "amount", the words "up to rupees fifty thousand" be added."

**MR SPEAKER:** The motion moved is:

> "That in Clause 15 of the Bill, in sub-clause (5), in para (b), after the word "amount", the words "up to rupees fifty thousand" be added."

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja):** Mr Speaker! I oppose it.

**جناب سپیکر:** وزیر قانون نے اسے oppose کیا ہے لہٰذا اب آپ بات کریں۔

**جناب محمد وارث شاد:** جناب سپیکر! جس طرح میں نے پہلے بھی بتایا ہے کہ میں بطور سنڈیکیٹ ممبر دو terms گزار چکا ہوں۔ وائس چانسلر کے پاس پہلے بھی Clause-13(3) کے تحت بہت زیادہ اختیارات تھے اور اب یہی اختیارات Clause-15(5) کے تحت اسے دیئے جا رہے ہیں۔ اس Clause کے تحت وائس چانسلر کے پاس unlimited powers ہیں۔ وائس چانسلر صاحبان کو یہ سمجھ نہیں آتی کہ یہ powers اصل میں unlimited نہیں بلکہ limited ہیں۔ وہ اس حاصل شُدہ اختیار کے تحت بہت زیادہ اخراجات کرتے ہیں حالانکہ انہوں نے within certain time اس کی سنڈیکیٹ سے منظوری لینی ہوتی ہے۔ بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ وائس چانسلر کی سنڈیکیٹ کے ساتھ نہیں بنتی۔

جناب سپیکر! میں اس حوالے سے سرگودھا یونیورسٹی کی مثال دوں گا۔ سرگودھا یونیورسٹی کے وائس چانسلر چوہدری اکرم نے Clause-13(3) کے تحت اپنا اختیار استعمال کرتے ہوئے بہت زیادہ اخراجات کئے تھے اور اب اس کی انہوں نے سنڈیکیٹ سے منظوری لینی تھی۔ جب یہ معاملات سنڈیکیٹ کو منظوری کے لئے پیش کئے گئے تو انہوں نے اس کی منظوری دینے سے انکار کر دیا۔ انہوں نے کہا کہ وائس چانسلر! یہ سب کچھ آپ نے کیا ہے لہٰذا اب آپ ہی اسے بھگتیں تو میں یہ تجویز دوں گا کہ Clause-15(5) کے تحت اس بل میں وائس چانسلر کو اخراجات کرنے کے لئے جو unlimited اختیارات دیئے جا رہے ہیں ان کو 50 ہزار روپے تک restrict کریں۔ یونیورسٹی کا جو بھی وائس چانسلر ہو گا یہ اس کی security and safety کے لئے ہے۔

**جناب سپیکر:** جی، وزیر قانون!

**وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا):** جناب سپیکر! میں نے پہلی بھی گزارش کی ہے کہ ہماری تمام یونیورسٹیوں میں یہی طریق کار ہے جو کہ اس بل میں وضع کیا گیا ہے۔ یہ تمام اختیارات سنڈیکیٹ کے پاس موجود ہیں اور وہ جب چاہیں اپنے اختیارات کو استعمال کر سکتے ہیں۔

**MR SPEAKER:** Now, the motion moved and the question is:

"That in Clause 15 of the Bill, in sub-clause (5), in para (b), after the word "amount", the words "up to rupees fifty thousand" be added."

(The motion was lost.)

Now, the question is:

"That Clause 15 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

## CLAUSES 16 TO 22

**MR SPEAKER:** Now, Clauses 16 to 22 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these Clauses, the question is:

"That Clauses 16 to 22 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

## CLAUSE 23

**MR SPEAKER:** Now, Clause 23 of the Bill is under consideration. There are two amendments in it. The first amendment is from: Mr Tanveer Aslam Malik, Khuwaja Muhammad Mansha Ullah Butt, Mr Zeeshan Rafique, Chaudhary Adil Buksh Chattha, Mr Bilal Farooq Tarar, Chaudhary Ashraf Ali, Chaudhary Mohammad Iqbal, Mr Sohaib Ahmad Malik, Mian Manazar Hussain Ranjha, Rana Munawar Hussain, Mr Muhammad Waris Shad, Mr Jaffar Ali, Mr Muhammad Tahir P:ervaze, Mr Ali Abbas Khan, Mr Faqir Hussain, Mr Muhammad Ashraf Rasool, Mr Sajjad Haider Nadeem, Mr Sami Ullah Khan, Mr Mujtaba Shuja ur Rehman, Rana Mashhood Ahmad Khan, Malik Muhammad Waheed, Mr Naseer Ahmad, Mr Ramzan Saddique, Mr Muzaffer Ali Sheikh, Khawaja Imran Nazeer, Malik Khalid

Mehmood Babar, Rana Muhammad Tariq, Malik Ahmad Saeed Khan, Malik Muhammad Ahmad Khan, Sheikh Alla ud Din, Rana Muhammad Iqbal Khan, Mr Javed Allo-ud-Din Sajid, Ch Iftikhar Hussain Chhachhar, Mr Noor ul Amin Wattoo, Mr Muneeb ul Haq, Mr Naveed Ali, Malik Nadeem Kamran, Mr Muhammad Arshad Malik, Mr Muhammad Yousaf, Mr Khalid Mehmood, Mr Muhammad Saqib Khurshed, Mr Muhammad Jamil, Chaudhary Mazhar Iqbal, Mr Zaheer Iqbal, Mr Muhammad Kazim Peerzada, Ch Muhammad Shafiq Anwar, Mr Ijaz Ahmad, Sardar Awais Ahmad Khan Laghari, Ms Zakia Khan, Ms Mehwish Sultana and Ms Azma Zahid Bokhari, Ms Ishrat Ashraf, Ms Hina Pervaiz Butt, Ms Sania Ashiq Jabeen, Ms Tahia Noon, Ms Saba Sadiq, Ms Kanwal Pervaiz Ch, Mrs. Faiza Mushtaq, Ms Bushra Anjum Butt, Mrs Raheela Naeem, Ms Aneeza Fatima, Mr Khalil Tahir Sindhu, Mr Muhammad Safdar Shakir and Ms Rukhsana Kausar. Any mover may move it.

**MR MUHAMMAD WARIS SHAD:** Mr Speaker! I move:

That in Clause 23 of the Bill, in sub-clause (1):

(i) in para (d), the word "women", be omitted and the words "including one member from the opposition" be added at the end; and

(ii) in para (l), for the word " five", the word "three" and for the word "two" the word "one" be substituted respectively.

**MR SPEAKER:** The motion moved is:

That in Clause 23 of the Bill, in sub-clause (1):

(i) in para (d), the word "women", be omitted and the words "including one member from the opposition" be added at the end; and

(ii) in para (l), for the word " five", the word "three" and for the word "two" the word "one" be substituted respectively.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I oppose it.

**جناب سپیکر:** جی، جناب محمد وارث شاد!

**جناب محمد وارث شاد:** جناب سپیکر! میں نے اپنی پہلی ترمیم میں لفظ "women" کو omit کرنے کے لئے کہا ہے اور اسی طرح میں نے اپنی دوسری ترمیم میں لفظ "five" کی جگہ "three" تجویز کیا ہے۔ یہ بالکل logical ہے۔ میری بس یہی دو ترامیم ہیں۔

**MR SPEAKER:** Now, the motion moved and the question is:

That in Clause 23 of the Bill, in sub-clause (1):

(i) in para (d), the word "women", be omitted and the words "including one member from the opposition" be added at the end; and

(ii) in para (l), for the word " five", the word "three" and for the word "two" the word "one" be substituted respectively.

(The motion was lost.)

**MR SPEAKER:** The second amendment is from Minister for Law. He may move it.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja):

Mr Speaker! I move:

In the said Bill, in Clause 23, in sub-clause (1), for paragraph (d), the following be substituted:

"(d) three members of Provincial Assembly of the Punjab including at least one woman member to be nominated by the Speaker of the Assembly;".

MR SPEAKER: The motion moved is:

In the said Bill, in Clause 23, in sub-clause (1), for paragraph (d), the following be substituted:

"(d) three members of Provincial Assembly of the Punjab including at least one woman member to be nominated by the Speaker of the Assembly;".

Now, the question is:

In the said Bill, in Clause 23, in sub-clause (1), for paragraph (d), the following be substituted:

"(d) three members of Provincial Assembly of the Punjab including at least one woman member to be nominated by the Speaker of the Assembly;".

(The motion was carried.)

Now, the question is:

"That Clause 23 of the Bill, as amended, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

## CLAUSES 24 & 25

**MR SPEAKER:** Now, Clauses 24 & 25 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these Clauses, the question is:

"That Clauses 24 and 25 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

## CLAUSE 26

**MR SPEAKER:** Now, Clause 26 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Mr Tanveer Aslam Malik, Khuwaja Muhammad Mansha Ullah Butt, Mr Zeeshan Rafique, Chaudhary Adil Buksh Chattha, Mr Bilal Farooq Tarar, Chaudhary Ashraf Ali, Chaudhary Mohammad Iqbal, Mr Sohaib Ahmad Malik, Mian Manazar Hussain Ranjha, Rana Munawar Hussain, Mr Muhammad Waris Shad, Mr Jaffar Ali, Mr Muhammad Tahir P:ervaze, Mr Ali Abbas Khan, Mr Faqir Hussain, Mr Muhammad Ashraf Rasool, Mr Sajjad Haider Nadeem, Mr Sami Ullah Khan, Mr Mujtaba Shuja ur Rehman, Rana Mashhood Ahmad Khan, Malik Muhammad Waheed, Mr Naseer Ahmad, Mr Ramzan Saddique, Mr Muzaffer Ali Sheikh, Khawaja Imran Nazeer, Malik Khalid Mehmood Babar, Rana Muhammad Tariq, Malik Ahmad Saeed Khan, Malik Muhammad Ahmad Khan, Sheikh Alla ud Din, Rana Muhammad Iqbal Khan, Mr Javed Allo ud Din Sajid, Ch Iftikhar Hussain Chhachhar, Mr Noor ul Amin Wattoo, Mr Muneeb ul Haq, Mr Naveed Ali, Malik Nadeem Kamran, Mr Muhammad Arshad Malik, Mr Muhammad Yousaf, Mr Khalid Mehmood, Mr Muhammad Saqib Khurshed, Mr Muhammad Jamil, Chaudhary Mazhar Iqbal, Mr Zaheer Iqbal, Mr Muhammad Kazim Peerzada, Ch Muhammad Shafiq Anwar, Mr Ijaz Ahmad, Sardar Awais Ahmad Khan Laghari, Ms Zakia Khan, Ms Mehwish Sultana and Ms Azma Zahid Bokhari, Ms Ishrat Ashraf,

Ms Hina Pervaiz Butt, Ms Sania Ashiq Jabeen, Ms Tahia Noon, Ms Saba Sadiq, Ms Kanwal Pervaiz Ch, Mrs. Faiza Mushtaq, Ms Bushra Anjum Butt, Mrs Raheela Naeem, Ms Aneeza Fatima, Mr Khalil Tahir Sindhu, Mr Muhammad Safdar Shakir and Ms Rukhsana Kausar. Any mover may move it.

**MS MEHWISH SULTANA:** Mr Speaker! I move:

> That in Clause 26 of the Bill, in sub-clause (2), in para (i), for the word "advise", the words "brief" be substituted.

**MR SPEAKER:** The motion moved is:

> That in Clause 26 of the Bill, in sub-clause (2), in para (i), for the word "advise", the words "brief" be substituted.

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja):** Mr Speaker! I oppose it.

**جناب سپیکر:** جی، محترمہ مہوش سلطانہ!

**محترمہ مہوش سلطانہ:** جناب سپیکر! اصل میں سنڈیکیٹ decision making body ہے جیسا کہ وزیر قانون نے کچھ دیر پہلے فرمایا ہے کہ ہم سنڈیکیٹ کو بہت زیادہ اختیارات دے رہے ہیں تو ان کے لئے advise کی جگہ brief زیادہ suitable word لگتا ہے۔ یونیورسٹی کے وائس چانسلر یا سٹاف کے ممبران ان کو brief کر سکتے ہیں advise نہیں کر سکتے۔ اگر آپ یہاں پر word "brief" لگائیں گے تو وہ زیادہ suitable ہو گا۔ بہت شکریہ

**جناب سپیکر:** جی، وزیر قانون!

**وزیر قانون و پارلیمانی امور/ سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا):** جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی گزارش کی ہے کہ تمام یونیورسٹیوں کے bills میں لفظ advise ہی لکھا گیا ہے اس لئے ہم نے اس یونیورسٹی کے بل میں بھی اسے repeat کیا ہے۔

**MR SPEAKER:** Now, the motion moved and the question is:

That in Clause 26 of the Bill, in sub-clause (2), in para (i), for the word "advise", the words "brief" be substituted.

(The motion was lost.)

Now, the question is:

"That Clause 26 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSES 27 TO 54

**MR SPEAKER:** Now, Clauses 27 to 54 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these Clauses, the question is:

"That Clauses 27 to 54 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2, CLAUSE 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

**MR SPEAKER:** Now, Clause 2, Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That Clause 2, Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

**MR SPEAKER:** Third reading starts. Minister for Law!

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja):**

Mr Speaker! I move:

"That the University of Mianwali Bill 2019, as amended, be passed."

**MR SPEAKER:** The motion moved is:

"That the University of Mianwali Bill 2019, as amended, be passed."

Now, the question is:

"That the University of Mianwali Bill 2019, as amended, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill, as amended, is passed.)

Applause!

## مسودہ قانون اینیمل ہیلتھ پنجاب 2019

**MR SPEAKER:** Now, we take up the Punjab Animal Health Bill 2019. First reading starts. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja):** Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Animal Health Bill 2019, as introduced and referred to Standing Committee on Livestock and Dairy Development on 22 April 2019, may be taken into consideration at once under rule

154(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997."

**MR SPEAKER:** The motion moved is:

"That the Punjab Animal Health Bill 2019, as introduced and referred to Standing Committee on Livestock and Dairy Development on 22 April 2019, may be taken into consideration at once under rule 154(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997."

Since there is no amendment in it. Now, the question is:

"That the Punjab Animal Health Bill 2019 be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

## CLAUSES 3 to 22

**MR SPEAKER:** Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clauses 3 to 22 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these clauses, the question is:

"That Clauses 3 to 22 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

## ADDITION OF NEW CLAUSES

**MR SPEAKER:** Now, Addition of New Clauses is under consideration. There is an amendment from the Law Minister. He may move it.

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja):** Mr Speaker! I move:

In the said Bill, after Clause 22, the following new Clauses 23, 24, 25 and 26 be inserted and the subsequent clauses be renumbered accordingly:

"23. **The Tribunal.**- (1) An offence punishable under the Act shall be exclusively triable by the Tribunal constituted under section 38 of the Punjab Livestock Breeding Act 2014 (XIII of 2014), in accordance with the provisions of the Code of Criminal Procedure 1898 (V of 1898), as if the Tribunal were a court of sessions.

(2) The Tribunal may try an offence under the Act in a summary manner in terms of Chapter XXII of the Code of Criminal Procedure 1898 (V of 1898).

24. **Cognizance of offence.**- The Tribunal shall not take cognizance of an offence punishable under the Act except on the complaint of the Deputy Director Livestock concerned.

25. **Appeal.**- Any person aggrieved by a final order of the Tribunal may, within thirty days from the date of communication of the sentence, prefer an appeal to Lahore High Court.

26. **Indemnity.**- A suit, prosecution or other legal proceeding shall not lie against an officer of the Livestock and Dairy Development Department of the Government for anything done or intended to be done in good faith under the Act."

**MR SPEAKER:** The motion moved is:

In the said Bill, after clause 22, the following new clauses 23, 24, 25 and 26 be inserted and the subsequent clauses be renumbered accordingly:

"23. **The Tribunal.-** (1) An offence punishable under the Act shall be exclusively triable by the Tribunal constituted under section 38 of the Punjab Livestock Breeding Act 2014 (XIII of 2014), in accordance with the provisions of the Code of Criminal Procedure 1898 (V of 1898), as if the Tribunal were a court of sessions.

(2) The Tribunal may try an offence under the Act in a summary manner in terms of Chapter XXII of the Code of Criminal Procedure 1898 (V of 1898).

24. **Cognizance of offence.-** The Tribunal shall not take cognizance of an offence punishable under the Act except on the complaint of the Deputy Director Livestock concerned.

25. **Appeal.-** Any person aggrieved by a final order of the Tribunal may, within thirty days from the date of communication of the sentence, prefer an appeal to Lahore High Court.

26. **Indemnity.-** A suit, prosecution or other legal proceeding shall not lie against an officer of the Livestock and Dairy Development Department of the Government for anything done or intended to be done in good faith under the Act."

Now, the question is:

In the said Bill, after Clause 22, the following new Clauses 23, 24, 25 and 26 be inserted and the subsequent Clauses be renumbered accordingly:

"23. **The Tribunal.**- (1) An offence punishable under the Act shall be exclusively triable by the Tribunal constituted under section 38 of the Punjab Livestock Breeding Act 2014 (XIII of 2014), in accordance with the provisions of the Code of Criminal Procedure 1898 (V of 1898), as if the Tribunal were a court of sessions.

(2) The Tribunal may try an offence under the Act in a summary manner in terms of Chapter XXII of the Code of Criminal Procedure 1898 (V of 1898).

24. **Cognizance of offence.**- The Tribunal shall not take cognizance of an offence punishable under the Act except on the complaint of the Deputy Director Livestock concerned.

25. **Appeal.**- Any person aggrieved by a final order of the Tribunal may, within thirty days from the date of communication of the sentence, prefer an appeal to Lahore High Court.

26. **Indemnity.**- A suit, prosecution or other legal proceeding shall not lie against an officer of the Livestock and Dairy Development Department of the Government for anything done or intended to be done in good faith under the Act."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: New Clauses 23, 24, 25 and 26 of the Bill, do stand part of the Bill and subsequent Clauses stand renumbered accordingly.

## RENUMBERED CLAUSES 27 TO 31

MR SPEAKER: Now, renumbered Clauses 27 to 31 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these Clauses, the question is:

"That renumbered Clauses 27 to 31 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

## SCHEDULE, CLAUSE 2, CLAUSE 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, Schedule, Clause 2, Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That Schedule, Clause 2, Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Animal Health Bill 2019, as amended, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Animal Health Bill 2019, as amended, be passed."

Now, the question is:

"That the Punjab Animal Health Bill 2019, as amended, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill, as amended, is passed.)

Applause!

## مسودہ قانون(ترمیم)فورٹ منرو ڈویلپمنٹ اتھارٹی2019

**MR SPEAKER:** Now, we take up the Fort Munroe Development Authority (Amendment) Bill 2019. First reading starts. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja):** Mr Speaker! I move:

"That the Fort Munroe Development Authority (Amendment) Bill 2019, as introduced and referred to Standing Committee on Housing, Urban Development & Public Health Engineering on 29 July 2019, may be taken into consideration at once under rule 154(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997."

**MR SPEAKER:** The motion moved is:

"That the Fort Munroe Development Authority (Amendment) Bill 2019, as introduced and referred to Standing Committee on Housing, Urban Development & Public Health Engineering on 29 July 2019, may be taken into consideration at once under rule 154(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997."

Since there is no amendment in it. Now, the question is:

"That the Fort Munroe Development Authority (Amendment) Bill 2019 be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

## CLAUSES 2 to 5

**MR SPEAKER:** Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clauses 2 to 5 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these Clauses, the question is:

"That Clauses 2 to 5 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

## ADDITION OF NEW CLAUSE

**MR SPEAKER:** Now, Addition of New Clause is under consideration. There is an amendment from the Law Minister. He may move it.

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja):** Mr Speaker! I move:

In the said Bill, after Clause 5, the following new Clause 6 shall be added:

"**6. Amendment in long title and preamble of Act XXIII of 2016.-** In the Act, in long title and preamble, for the words "Fort Monroe" the words "Koh-e-Suleman" shall be substituted."

**MR SPEAKER:** The motion moved is:

In the said Bill, after Clause 5, the following new Clause 6 shall be added:

"**6. Amendment in long title and preamble of Act XXIII of 2016.-** In the Act, in long title and preamble, for the words "Fort Monroe" the words "Koh-e-Suleman" shall be substituted."

Now, the question is:

In the said Bill, after Clause 5, the following new Clause 6 shall be added:

"**6. Amendment in long title and preamble of Act XXIII of 2016.-** In the Act, in long title and preamble, for the words "Fort Monroe" the words "Koh-e-Suleman" shall be substituted."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Now, the question is:

"That New Clause 6 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja):

Mr Speaker! I move:

"That the Fort Munroe Development Authority (Amendment) Bill 2019, as amended, be passed."

**MR SPEAKER:** The motion moved is:

"That the Fort Munroe Development Authority (Amendment) Bill 2019, as amended, be passed."

Now, the question is:

"That the Fort Munroe Development Authority (Amendment) Bill 2019, as amended, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill, as amended, is passed.)

Applause!

**جناب سپیکر:** محترمہ عظمیٰ کاردار! آپ ایک منٹ کے لئے اپنی بات کر لیں۔

**محترمہ عظمیٰ کاردار:** جناب سپیکر! بہت شکریہ۔so kind of you آج ہماری gender based violence کے خلاف commitment ہے کہ پوری دنیا میں ایک wave چل رہی ہے۔ ہم اس حوالے سے پورے پاکستان کے لئے پنجاب اسمبلی سے اپنی commitment show کر رہے ہیں۔ آج جیسے ہی اجلاس ختم ہو گا آپ لوگوں سے request ہے کہ آپ باہر آئیں اور ہمارے ساتھ شامل ہوں۔ ہم باہر میڈیا کے پاس جائیں گے۔ پنجاب اسمبلی کی بلڈنگ کو اسی سلسلہ میں orange lights سے روشن کیا گیا ہے اور ہم اس دن کو کشمیر کی ماؤں، بہنوں اور بیٹیوں کے نام کر رہے ہیں کیونکہ ان پر سب سے زیادہ ظلم ہو رہا ہے۔ بہت شکریہ۔

**جناب سپیکر:** آج کے اجلاس کا وقت اور ایجنڈا ختم ہو گیا ہے لہٰذا اب اجلاس کل بروز منگل مورخہ 26-نومبر 2019 صبح 11:00 تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔